# فہرست مضامین کتاب عربی کا معلّم حصّۂ اوّل

# دیباچہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ وَاَلْھَمَنَا فَھْمَ قَوَاعِدِ اللِّسَانِ وَالتَّبْیِیْنِ وَاَنْزَلَ لِھِدَایَتِنَا قُرْاٰنًا بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ عَلٰی مُحَمَّدٍ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ۔ خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ۔

اَمّا بعد کمترین راقم الحروف کے پاس ہندوستان کے ہر گوشے سے جو سیکڑوں خطوط آئے ہیں اُن سے پتہ چلتا ہے کہ اِس زمانے میں بھی عربی زبان سیکھنے اور اللہ تعالےٰ کا آخری پیغام قرآن حکیم سمجھ کر پڑھنے کا احساس بہت کچھ موجود ہے ۔ لیکن اقتضائے وقت کے مطابق طالبین عربی کے سامنے کوئی ابتدائی نصاب پیش نہیں کیا گیا جو ان کا حوصلہ بڑھانے کا باعث ہوتا ۔

عربی تعلیم کا پُرانا طریقہ اور نصاب تو حوصلہ شکن تھے ہی مگر جدید کتابیں بھی طلبہ کی حوصلہ افزائی سے قاصر رہیں ۔

تجربے سے معلوم ہوا کہ طالب عربی کی حوصلہ افزائی وہی نصاب کر سکتا ہے جس میں آسان قواعد کے ساتھ ساتھ زبان دانی کی بھی تعلیم ہوتی جائے ۔ اور وہ بھی اس خوبی سے کہ قواعد سے زبان دانی میں مدد ملتی جائے اور زبان دانی کے ضمن میں قواعد ذہن نشین ہوتے چلے جائیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اِس قسم کے اسباق کا انتخاب اور ان کی ترتیب کوئی معمولی کام نہیں ہے ۔ یہ تو محض اُس قادرِ مطلق کا فضل ہے جس نے اس عاجز بندے سے اتنا بڑا کام لیا ۔ ذٰلِكَ فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ، ورنہ من آنم کہ من دانم ۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ یہ کتاب جہاں جہاں پڑھی گئی یا پڑھائی گئی بے حد مفید ثابت ہوئی ۔ بہتیرے شائقین عربی نے لکھا ہے کہ ہم بارہا کوشش کر کے مایوس ہو چکے تھے ۔ اگر آپ کی کتاب ہمیں نہ ملتی تو شاید ہم کبھی بھی عربی حاصل نہ کر سکتے ۔

اب یہ کتاب چوتھی دفعہ چھپی ہے۔ پہلے تو اس کتاب کو صرف دو حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا اب اسے چار حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے تاکہ ہائی سکولوں میں چوتھی جماعت سے میٹرک کلاس تک کے لئے ایک معقول نصاب ہو جائے۔

سابق ایڈیشن کے ناظرین اس ایڈیشن میں بعض اسباق اپنی قدیم جگہ پر نہ پا کر پریشان نہ ہوں، اسباق سب آجائیں گے مگر خاص مصلحت کی بنا پر ان میں تقدیم و تاخیر کرنی پڑی ہے۔

اس وقت آپ کے ہاتھ میں پہلا حصہ ہے۔ اسباق تو سابق کی نسبت کم کر دیئے ہیں مگر مشقیں اور تمرینات اس قدر بڑھا دی گئی ہیں کہ ایک حد تک عربی ریڈر کے قائم مقام ہو جاتی ہیں تاہم اگر اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی تو اس کتاب کی مطابقت کا لحاظ رکھتے ہوئے قراءۃ کا ایک سلسلہ بھی پیش کر دیا جائے گا جو اب تک زیرِ تالیف ہے وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ وَھُوَ الْمُسْتَعَانُ۔

(یہ دیباچہ ۱۹۴۱ء میں مصنف نے لکھا ہے۔ مصنف کا ۱۹۵۷ء میں انتقال ہوا۔ علالت کی وجہ سے وہ "قراءۃ کا سلسلہ" نہ لکھ سکے اسی لئے طبع نہ ہو سکا۔ اور اب یہ کتاب سولہویں [۱۶] بار چھپ رہی ہے۔ ناشران)۔

اس حصہ میں صرف پندرہ سبق ہیں۔ مگر آپ تعجب سے دیکھیں گے کہ اتنے ہی اسباق کے ذریعے عربی کتنی کافی مقداریں سکھلا دی گئی ہے اور کس خوبی سے اعراب سمجھنے، ترکیب پہچاننے اور عربی سے اردو اور اردو سے عربی بنانے کی اتنی تعلیم دی گئی ہے کہ مروّجہ صرف و نحو کی متعدد کتابیں پڑھانے سے بھی یہ بات حاصل نہ ہوتی۔

اس کتاب کے ہر حصے کی کلید بھی لکھی گئی ہے جس کی مدد سے سینکڑوں شائقین نے بطور خود عربی پر عبور حاصل کر لیا ہے۔

خانگی طور پر تو ایک شائق طالبِ علم یہ حصہ مہینہ ڈیڑھ مہینہ میں پڑھ سکتا ہے۔ مگر ہائی سکولز میں چونکہ متعدد مضامین یاد کرنے ہوتے ہیں اس لئے چوتھی جماعت کیلئے اسے ایک سال کا کورس بنا دینا بہت ہی موزوں ہوگا۔ البتہ عربی مدارس میں جہاں



عربی ہی عربی پڑھائی جاتی ہے ایک سال میں اس کتاب کے چاروں حصے بآسانی پڑھ سکتے ہیں

بہرحال یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر صوبے کی ٹیکسٹ بک کمیٹیاں اور وہ محترم حضرات جن کے قبضے میں کسی مدرسہ کی درس و تدریس و انتخابِ کتب درسیہ کی زمام ہے اور ہر ممکن تعلیمی سہولت کی بہم رسانی جن کے فرائض میں داخل ہے، اس کتاب کو درس میں شامل فرما کر عزیز طلبہ کی مشکلات کو دور کریں اور عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔

ہندوستان کے ہر صوبے کے علمائے کرام، معتمد جرائد و رسائل اور شیدایانِ عربی نے اس کتاب کی نسبت جو خیالات ظاہر فرمائے ہیں ان کا خلاصہ یہی ہے کہ تسہیل عربی کے لئے جس قدر کوششیں کی گئی ہیں ان سب میں یہ کوشش زیادہ کامیاب ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ اسے سرکاری و غیر سرکاری مدارس میں داخل نصاب کر دیا جائے تاکہ عربی کی تعلیم زیادہ آسان ہو جائے۔

بندۂ ناچیز ان تمام حضرات کی قدر شناسی اور ان کے مفید مشوروں کا شکر گذار ہے۔

جزاھم اللہ عنی خیر الجزاء۔

ان میں سے چند بزرگوں کی قیمتی رائیں اگلے صفحات میں درج کی جاتی ہیں تاکہ طالبین عربی کی ترغیب کا موجب ہو اور دیگر حضرات کو اس کتاب کی خوبیاں سمجھنے میں زیادہ وقت ضائع کرنا پڑے۔

خادم الطلبہ

عبد الستار خان

محرم الحرام ۱۳۶۱ھ

# علمائے کرام، پروفیسران عربی، معتمد جرائد اور شیدایان عربی کے تبصرے

**١- حضرۃ العلامہ مولانا شبیر احمد عثمانی دیوبندی**

یہ کتاب مدارس کے نصاب میں داخل کرنے کے لائق ہے۔ اس موضوع میں شاید ہی کوئی کتاب اس سے بہتر لکھی گئی ہو۔ طالبین عربی پر آپ نے بڑا احسان کیا ہے۔

**٢- حضرۃ العلّامہ مولانا مناظر حسن گیلانی استاذ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن**

جزاک اللہ بڑا کام کیا ہے۔ مسلمانوں پر بڑا احسان کیا ہے۔ آپ نے میری گردن سے ایک بوجھ اتارا۔

**٣- حضرۃ العلامہ مولانا خواجہ عبدالحیٔ فاروقی سابق پروفیسر جامعہ ملّیہ اسلامیہ دہلی**

تجربے کے طور پر طلبا کو پہلا حصّہ پڑھایا۔ میں نے اب تک اس موضوع پر جتنی کتابیں دیکھی ہیں ان سب میں اس کتاب کو آسان و سہل تر پایا۔

**٤- حضرۃ العلامہ مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودی مدیر ترجمان القرآن لاہور**

لغت عرب کے قواعد کو مختصر اور سہل طریق پر بیان کرنے کی جتنی کوششیں کی گئی ہیں ان میں یہ کوشش کامیاب تر ہے

**٥- الادیب اللبیب مولانا مولوی محمد ناظم ندوی استاذ ادب دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ**

ہندوستان میں عربی زبان کو سہل طریقہ پر کم از کم مدت میں حاصل کرنے کے لئے متعدد کتابیں لکھی گئیں، لیکن اس وقت تک کوئی ایسی کتاب جو جامعیت کے ساتھ وقت کی ضرورت پورا کرسکے نظر سے نہیں گذری۔ مولانا عبدالستار خان ہندوستانی طلبا و معلّمین کے شکریہ و امتنان کے مستحق ہیں کہ موصوف نے ایک بہت مفید و سہل اور جامع کتاب لکھ کر یہ کمی پوری کردی ..... ذاتی تجربے سے ہمیں معلوم ہے کہ یہ کتاب افادیت کے اعتبار سے بہت قیمتی ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ عربی مدارس اور انگریزی سکولوں میں داخل کی جائے تاکہ طلبہ کم از کم مدت میں زبان کو سیکھ لیں۔



**٦- حضرۃ العلامہ مولانا عبدالقدیر صدّیقی استاذ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن**

اگر اس کتاب کو امتحان وسطانیہ میں رکھیں تو نہایت مناسب ہوگی۔ یہ کتاب دوسری کتابوں سے بہتر ہے۔

**٧- حضرۃ العلامہ مولانا محمد عبدالواسع استاذ جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن**

مجھے مولوی عبدالقدیر صاحب کی رائے سے کامل اتفاق ہے۔

**٨- علامہ شیخ عبدالقادر ایم۔اے سابق پروفیسر ایلفنسٹن کالج بمبئی**

کامیاب کوشش ہے۔ اگر یہ کتاب عربی کے ابتدائی نصاب میں داخل کی جائے تو نسبتاً زیادہ مفید ہوگی۔

**٩- حضرۃ الاستاذ مولانا غلام احمد صاحب ملیانی صدر مدرس مدرسۂ محمدیہ جامع مسجد بمبئی**

ہم نے اپنے مدرسہ کے نصاب میں یہ کتاب داخل کرلی ہے۔ تجربے سے ثابت ہوا کہ یہ کتاب نہایت مفید ہے۔

**١٠- نواب صدر یار جنگ مولانا حبیب الرحمٰن شروانی سابق صدر الصدور حیدر آباد دکن**

میں نے کتاب عربی کا معلّم کا مطالعہ کیا۔ اپنی پیشرو کتابوں سے بہتر معلوم ہوتی ہے۔

**١١- جناب مولوی لطف الرحمٰن سابق صاحبزادگان پائگاہ حیدر آباد دکن**

عربی کو سہل التحصیل کرنے میں جو کامیابی آپ کو ہوئی ہے۔ وہ کسی کو بلکہ کسی یورپین مستشرق کو بھی نصیب نہ ہوئی۔ یہ کتاب محض خشک گرامر نہیں ہے بلکہ ایک عمدہ گرامر اور علم و ادب کا دلچسپ مجموعہ ہے۔

**١٢- جناب غلام علی صاحب وکیل ہائیکورٹ بمبئی**

عربی گرامروں میں ایسی سہل اور دلچسپ کتاب نہیں دیکھی گئی۔ میرے بچے اس کو بڑی دلچسپی سے پڑھتے ہیں۔

**١٣- جناب مولوی سیّد محمد صاحب یحییٰ پور۔ الہ آباد**

اس میں شک نہیں کہ یہ تصنیف آپ کی یادگار رہ کر رہے گی اور آخرت میں ثواب عظیم کا باعث ہوگی۔

### ۱۴۔ جناب مولوی محمد سعید صاحب ہیڈ مولوی پرمجیت ہائی سکول سلطان پور لودی

پنجاب۔ یو۔پی وغیرہ میں جو کتابیں ملتی ہیں اور میرٹھ سے کتاب کلام عربی آئی ہے۔ آپ کی کتاب کے سامنے ہیچ ہیں۔

### ۱۵۔ مولٰنا مولوی محمد صدّیق کیرانوی

خاکسار کے پاس اس قسم کی متعدد کتابیں موجود ہیں۔ مثلاً تحفۃ الادب' کلام عربی وغیرہ لیکن میزان سے کافیہ تک کا خلاصہ جس خوبی سے آپنے درج فرمایا ہے وہ کتب مذکورہ میں نہیں ہے۔

### ۱۶۔ جناب مولوی سعید الدین خان ہیڈ مولوی ہائی سکول شہر اندور

واقعی عربی آسان ہوگئی۔ آپ کی محنت قابلِ داد ہے۔

### ۱۷۔ اخبار زمیندار لاہور

ہم بلا مبالغہ کہہ سکتے ہیں کہ فاضل مؤلّف کو اپنے مقصد میں غیر معمولی کامیابی ہوئی ہے۔ ہماری رائے میں یہ کتاب اِس قابل ہے کہ تمام سرکاری وغیر سرکاری مدارس جن میں عربی کی تعلیم دی جاتی ہو اپنے نصاب میں داخل کرلیں۔ ہم پنجاب کی ٹیکسٹ بک کمیٹی سے خصوصاً سفارش کرتے ہیں کہ طلبہ کو اس سے مستفید ہونے کا موقع دے۔

### ۱۸۔ اخبار الجمعیۃ دہلی۔

"عربی کا معلّم" واقعی اسم بامسمّٰی ہے۔ کاش کہ مدارس عربیہ کے مہتمم اس کو داخلِ نصاب کرلیں۔

### ۱۹۔ رسالہ ادبی دُنیا دہلی

جدید طرز پر زبان عربی کی تسہیل کے لئے اب تک کتابیں تو بہت لکھی جاچکی ہیں جو تقریباً سب میری نظر سے گذری ہیں لیکن عربی جیسی ادّق زبان کو جتنا سہل مولوی عبد الستّار خان نے کر دیا ہے اس کی نظیر دوسری کتابوں میں نہیں مِل سکتی۔

### ۲۰۔ اخبار زمزم لاہور

تعلیم و تفہیم کا ایسا انداز رکھا گیا ہے کہ ذہن پر کوئی بار محسوس نہیں ہوتا۔ اور جانی بوجھی چیز کی طرح یہ بات ذہن نشین ہوتی جاتی ہے۔ ہمارے خیال میں عربی زبان کو مروّج کرنے کے لئے اس سے بہتر کوئی سِلسلہ نہیں ہوسکتا۔



### ۲۱۔ بلاغ امرتسر

مولٰنا عبد الستّار خان مستحق مبارک باد ہیں جنھوں نے اس پتھر (عربی گرامر) کو پانی کر دیا اور نہایت دلنشین طریق سے میزان سے کافیہ تک کے تمام اہم مسائل بیان کر دیئے۔

### ۲۲۔ شیدائے عربی جناب الٰہی بخش صاحب (ایپوہ۔ ملایا)

مَیں نے بہت سی کتابیں عربی صرف ونحو کی اردو اور انگریزی میں منگائیں اور بہت سا روپیہ ان پر صرف کیا۔ مگر واللہ آپ کی کتاب کے مقابلے میں ان کتابوں کی وقعت نہیں۔ عربی زبان سیکھنے میں آپ کی کتاب نے جو مجھے مدد دی ہے اس کے بیان کے لئے میرے پاس کافی زوردار الفاظ نہیں ہیں۔ اب بھی کوئی مسلمان عربی زبان کو مشکل سمجھے وہ نہایت بدنصیب اور کم ہمّت ہے۔

### ۲۳۔ جناب ماسٹر محمد حنیف صاحب اپر پرائمری سکول بنیادیہ ضلع ہزاری باغ

مجھے مدّت سے عربی زبان سیکھنے کا شوق تھا۔ بہت سی کتابوں سے کام لیا لیکن بے سود۔ جب آپ کی کتاب کا مطالعہ کیا تو نہایت قلیل مدّت میں عربی زبان آب رواں کی طرح آگئی، بطرفہ یہ کہ کسی استاد نے مجھے کوئی مدد نہ دی۔ آپ کی یہ کتاب حقیقت میں عربی زبان کا آئینہ ہے۔

### ۲۴۔ مسٹر محمد شرف الدّین متعلّم جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

عربی کو مَیں اس قدر مشکل سمجھے ہوئے تھا کہ اس کے سیکھنے کا وہم وگمان بھی نہیں کرسکتا تھا مگر آپ کی کتاب دیکھتے ہی میرا حوصلہ بڑھا اور پڑھنا شروع کردیا۔ تھوڑے ہی دنوں میں پہلا حصّہ ختم کرلیا اب دوسرا حصّہ بھیج دیں۔ میرے خیال میں اس سے زیادہ آسان کوئی کتاب نہیں ہے۔

### ۲۵۔ ڈاکٹر محمد عبد القدّوس صاحب۔ ینتھارانور ضلع گنٹور (مدراس)

(ڈاکٹر صاحب نے عربی میں لکھا ہے) مَیں نے آپ کی کتاب کا پہلا جز پڑھا۔ مجھے اس کتاب نے بڑی مدد دی۔ یہاں تک کہ اب چند سطور عربی میں لکھنے کے لائق ہوگیا ہوں۔ بیشک آپ کی کتاب ایک انقلاب عظیم پیدا کرے گی۔

---

سمجھنے والے کے لئے اتنی ہی تقریظیں کافی ہیں ورنہ تقریظیں تو اس کثرت سے آئی ہیں کہ ایک مستقل کتاب بن جائے۔

# اشارات

۱ - مثال دیتے وقت لفظ "مثلاً" کے عوض صرف دو(۲) نقطے لکھ دیئے جائیں گے اس طرح :

۲ - سلسلۂ الفاظ میں کسی اسم کی جمع کی طرف (ج) سے اشارہ کیا جائے گا ۔

۳ - کسی مضمون کا حوالہ دینے کیلئے قوس میں اس کے سبق کا اور اس کے بعد اس کے فقرہ کا نمبر لکھا جائے گا۔ مثلاً (سبق ۵-۲) سے یہ مطلب ہے کہ فلاں مضمون پانچویں سبق کے دوسرے فقرہ میں تلاش کرو ۔

۴ - سلسلۂ الفاظ میں افعال کے سامنے قوس میں بعض حروف لکھ دیئے گئے ہیں اُن حروف سے اُن افعال کے ابواب کی طرف اشارہ ہے ۔

# ھدایات

۱ - جب تک ایک سبق خوب ذہن نشین نہ ہو دوسرا سبق نہ پڑھیں ۔

۲ - ہر ایک مشق کا خاص توجہ سے ترجمہ کریں اور پھر اس کتاب کی کلید سے مقابلہ کر کے جانچیں ۔

۳ - انگریزی خوانوں کے لئے صرف و نحو کے اصطلاحی الفاظ کا ترجمہ ٹائیٹل کے اندرونی حصہ میں لکھ دیا گیا ہے ۔ بوقتِ ضرورت اِس سے فائدہ اٹھائیں ۔

۴ - بعض باتیں مزاولت بغیر جلد سمجھ میں نہیں آتیں ۔ ایسے موقع پر مستقل مزاج رہو کسی سے حل کرالو یا ہمت سے قدم آگے اُٹھاؤ ۔ عجب نہیں کہ آگے چل کر خود ہی سمجھ میں آجائیں ۔

# التماس

محترم اساتذہ سے التماس ہے کہ تعلیم سے پیشتر اس کتاب کا خوب مطالعہ کر کے مواضعِ مسائل پر حاوی ہو جائیں تاکہ اثنائے تعلیم میں طالب علم کو پچھلے اسباق کا ٹھیک حوالہ دے سکیں ۔ نیز یہ گذارش ہے کہ اس کتاب میں صرف میر، نحو میر وغیرہ کتب درسیہ کی طرح قواعد کی عبارت زبانی رٹوانے کی ضرورت نہیں بلکہ ہر سبق کی مشقی مثالوں میں ان کا اچھی طرح استعمال ہوتا رہے اور ہر مثال میں ان کی تکرار ہوا کرے تو بے رٹے قواعد ذہن نشین ہو جائیں گے ۔ ساتھ ہی عربی الفاظ بھی یاد ہو جائیں گے تعلیم کی بڑی خوبی بھی یہی ہے مناسب ہو تو اس کتاب کو دوبارہ پڑھائیں پہلے دور میں سرسری طور پر اور دوسرے دور میں زیادہ پختگی کے ساتھ ۔



# اِصْطَلاحات

۱ - حَرَكَة = زبر (ـَ) زیر (ـِ) اور پیش (ـُ) میں سے ہر ایک کو حرکت کہتے ہیں اور اکٹھا تینوں کو حَرَكَاتِ ثَلٰثَه کہتے ہیں ۔

۲ - مُتَحَرِّك = حرکت والے حرف کو مُتَحَرِّك کہتے ہیں ۔

۳ - سُكُوْن = جزم (ـْ) کو کہتے ہیں ۔

۴ - فَتْحَه یا نَصْب = زبر (ـَ) کو کہتے ہیں ۔

۵ - كَسْرَه یا جَرّ = زیر (ـِ) کو کہتے ہیں ۔

۶ - ضَمَّه یا رَفْع = پیش (ـُ) کو کہتے ہیں ۔

۷ - تَنْوِيْن = دو زبر (ـً) دو زیر (ـٍ) دو پیش (ـٌ) میں سے ہر ایک کو تنوین کہتے ہیں ۔

۸ - نُون تَنْوِيْن = دو زبر دو زیر یا دو پیش کے تلفظ میں جو نُون کی آواز پیدا ہوتی ہے اُسے نون تنوین کہتے ہیں : اً = اَنْ اٍ = اِنْ ، اٌ = اُنْ ۔

۹ - مَفْتُوْح = وہ حرف جس پر زبر ہو : كَتِفٌ میں كَ ۔

۱۰ - مَكْسُوْر = وہ حرف جس کو زیر ہو : كَتِفٌ میں ت ۔

۱۱ - مَضْمُوْم = وہ حرف جس پر پیش ہو : كَتِفٌ میں ف ۔

۱۲ - سَاكِنْ یا مَجْزُوْم = وہ حرف جس پر جزم ہو : وَرْدٌ میں ر ۔

۱۳ - مُشَدَّدْ = وہ حرف جس پر تشدید (ـّ) ہو : مُحَمَّدٌ میں دوسرا میم ۔

۱۴ - تَعْرِيْف = کسی اسم نکرہ (اسم عام) کو معرفہ (اسم خاص) بنانا یا کسی اسم کا معرفہ ہونا ۔

۱۵ - تَنْكِيْر = کسی اسم کو نکرہ بنانا یا کسی اسم کا نکرہ ہونا ۔

۱۶ - لَام تَعْرِيْف = "اَلْ" جو کسی اسم پر لگایا جاتا ہے : اَلْكِتَابُ میں اَلْ ۔

۱۷۔ مُعَرَّفْ بِاللَّام = وہ اسم ہے جس پر لامِ تعریف داخل ہو: اَلْكِتَابُ۔

۱۸۔ وَحْدَت = کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے ایک چیز سمجھی جائے اس وقت اس کو واحد یا مُفْرَد کہیں گے: رَجُلٌ (ایک مرد)۔

۱۹۔ تَثْنِيَه = کسی اسم کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو چیزیں سمجھی جائیں: رَجُلَانِ (دو مرد) اس صورت میں اس اسم کو مُثَنّٰی یا تَثْنِيَه کہتے ہیں۔

۲۰۔ جَمع = کسی لفظ کا ایسی حالت میں ہونا جس سے دو سے زیادہ چیزیں سمجھی جائیں: رِجَالٌ (دو سے زیادہ مرد) ایسے لفظوں کو جمع یا مَجْمُوْع کہتے ہیں۔

۲۱۔ اِسْمِ جَمْع = وہ لفظ ہے جو بظاہر لفظ مُفْرَد ہو مگر ایک جماعت پر بولا جائے: قَوْمٌ (قوم) رَهْطٌ (گروہ۔ جماعت)۔

۲۲۔ تَذْكِير = کسی اسم کو مُذَكَّر بنانا یا کسی اسم کا مُذَكَّر ہونا۔

۲۳۔ تَاْنِيث = کسی اسم کو مُؤَنَّث بنانا یا کسی اسم کا مُؤَنَّث ہونا۔

۲۴۔ حُرُوْف تَهَجِّي = الف با کے کل حروف کو حروف تهجي کہتے ہیں۔

۲۵۔ حُرُوْف عِلَّت = ا، و، ي، حروف علّت ہیں۔

۲۶۔ حُرُوْف صَحِيْح = حروف عِلّت کے سوا بقیہ حروف تهجي کو حروف صحیح کہتے ہیں۔

۲۷۔ هَمْزَه = ایک همزه (ء) تو وہی ہے جو حروف تهجي کا ایک حرف ہے۔ دوسرے وہ الف جو متحرّك ہو: (اَ۔اِ۔اُ) جزم والا ہو: (رَأْسٌ میں الف) همزه کہلاتا ہے۔ ہاں جزم والے الف پر اکثر اور متحرّك پر بعض اوقات حرف همزه (ء) بھی لکھتے ہیں۔ رَأْسٌ اور أَمَرَ۔

۲۸۔ هَمْزَةُ الْوَصْل = کسی لفظ کے شروع کا وہ ہمزہ جو ماقبل سے ملنے کی حالت میں تلفظ سے ساقط ہو جائے: اَلْكِتَابُ کا ہمزہ وَرَقُ الْكِتَاب میں۔



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

# عربی کا مُعلّم حصّۂ اوّل

# اَلدَّرْسُ الْأَوَّلُ

## کَلِمہ اور اس کی قِسمیں

تم نے اردو یا فارسی کی صرف و نحو میں کلمہ اور اس کے اقسام کا بیان تو پڑھ ہی لیا ہوگا۔ اُنہی باتوں کو ہم یہاں دوبارہ یاد دلاتے ہیں۔

۱۔ بامعنیٰ لفظ کو کَلِمَہ کہتے ہیں اور وہ تین (۳) قسم کا ہوتا ہے اسمؔ فِعْل اور حَرْف۔

اِسْم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنیٰ بتانے میں دوسرے کلمہ کا محتاج نہ ہو۔ اور اس میں تین زمانوں میں سے کوئی زمانہ سمجھا نہ جائے: رَجُلٌ (مرد) حَامِدٌ (خاص نام) ضَرْبٌ (مارنا)، طَيِّبٌ (اچھا) هُوَ (وہ) اَنَا (میں)۔

فِعْل وہ کلمہ ہے جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا سمجھا جائے۔ اور تین (۳) زمانوں[1] میں سے کوئی زمانہ بھی اس میں پایا جائے: ضَرَبَ (اس نے مارا)

[1] اگر کام کا کرنا سمجھا جائے، مگر زمانہ نہیں سمجھا جاتے تو وہ اسم ہی ہوگا۔ جیسے ضَرْبٌ (مارنا) اسم ہے۔

ذَھَبَ (وہ گیا) یَذْھَبُ (وہ جاتا ہے یا جائے گا)۔

حرف وہ کلمہ ہے جس کے معنی اسم یا فعل کے ساتھ ملے بغیر سمجھ میں نہ آئیں: مِنْ (سے) عَلٰی (پر) فِيْ (میں) اِلٰی (تک۔ طرف): ذَھَبَ زَیْدٌ اِلَی الْمَسْجِدِ (زید مسجد کی طرف گیا)۔

## اِسم کی قِسمیں

۲۔ اِسم دو قسم کا ہوتا ہے (۱) نَکِرَہ (۲) مَعْرِفَہ۔

نَکِرَہ وہ اسم ہے جو عام چیز پر بولا جائے: رَجُلٌ (مرد) اِس لفظ سے کوئی خاص مرد نہیں سمجھا جاتا بلکہ ہر ایک اور کسی ایک مرد کو رَجُلٌ کہہ سکتے ہیں۔ طَیِّبٌ (اچھا) اِس سے کوئی خاص اچھی چیز نہیں سمجھی جاتی بلکہ ہر ایک اور کسی ایک اچھی چیز کو طَیِّبٌ کہہ سکتے ہیں۔

معرفہ وہ اسم ہے جو خاص چیز پر بولا جائے: زَیْدٌ (ایک خاص مرد کا نام ہے) مَکَّۃُ (ایک خاص شہر کا نام ہے) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

## اِسمِ مَعْرِفَہ کی قِسمیں

۳۔ معرفہ کی سات قسمیں ہیں:۔

(۱) اسمِ عَلَم: زَیْدٌ، حَامِدٌ وغیرہ۔

(۲) اِسمِ ضَمِیر: ھُوَ (وہ) اَنْتَ (تو) اَنَا (میں) وغیرہ۔

(۳) اِسمِ اِشَارَۃ: ھٰذَا (یہ) ذَاکَ (وہ) وغیرہ۔



(۴) اسمِ مَوْصُول: اَلَّذِیْ (جو ایک مرد) اَلَّتِيْ (جو ایک عورت)۔

(۵) وہ اسم جو مُنَادٰی ہو: یَارَجُلُ (اے مرد) یَاوَلَدُ (اے لڑکے)۔

(۶) وہ اسم جو مُعَرَّف بِاللَّام (دیکھو اصطلاح نمبر ۱۷) ہو: اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اَلرَّجُلُ (مخصوص مرد)۔

(۷) وہ اسم جو معرفہ کی مذکورہ قسموں میں سے کسی ایک کی طرف مضاف ہو: کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب) کِتَابُ ھٰذَا (اس کی کتاب) کِتَابُ الرَّجُلِ (مخصوص مرد کی کتاب)۔

تنبیہ: اِن مثالوں میں لفظ کتاب بھی معرفہ ہوگیا ہے۔

۴۔ اقسامِ مذکورہ کے سوا بقیہ تمام اسماء نکرہ ہیں۔ اُن کی بھی کئی قسمیں ہیں جن میں سے دو بڑی قسمیں یہ ہیں:۔

(۱) اسمِ ذات وہ ہے جو جاندار یا بے جان چیزوں کی خود ذات کا نام ہو: اِنْسَانٌ (آدمی) فَرَسٌ (گھوڑا) حَجَرٌ (پتھر)۔

(۲) اسمِ صِفَت وہ ہے جو کسی شے کی صفت بتائے: حَسَنٌ (خوبصورت) قَبِیْحٌ (بدصورت)۔

# اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ

## حرفِ تنکیر اور حرفِ تعریف

۱- عربی میں اسم نکرہ پر عموماً تنوین (دیکھو اصطلاح نمبر۷) پڑھی جاتی ہے۔ اس حالت میں اس تنوین کو حرفِ تنکیر[۱] سمجھا جاتا ہے۔ اُردو میں اس کا ترجمہ "کوئی ایک" یا "ایک" یا "کچھ" کیا جاتا ہے = رَجُلٌ (کوئی ایک مرد یا ایک مرد) مَاءٌ (کچھ پانی)۔ مگر ہر جگہ تنوین کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں۔

تنبیہ ۱۔ بعض اوقات اسم عَلَم پر بھی تنوین آتی ہے: مُحَمَّدٌ عَمْرٌو زَيْدٌ وغیرہ۔ ایسی صورت میں تنوین کو حرف تنکیر نہ سمجھیں۔

۲- اَلْ عربی کا حرفِ تعریف[۲] ہے جسے لام تعریف بھی کہتے ہیں۔ لام تعریف کسی اسم نکرہ پر داخل ہو تو وہ معرفہ ہو جاتا ہے اور اُسے مُعَرَّفْ بِاللَّام (لام کے ذریعہ معرفہ بنایا ہوا) کہتے ہیں۔ چنانچہ فَرَسٌ (کوئی ایک گھوڑا) اسم نکرہ اور اَلْفَرَسُ (مخصوص گھوڑا) اسم معرفہ۔

۳- تنوین والے لفظ پر اَلْ داخل ہو تو تنوین ساقط ہو جاتی ہے چنانچہ اوپر کی مثال سے تم سمجھ سکتے ہو۔

۴- معرّف باللّام کے ماقبل (پہلے) کوئی لفظ آئے تو اُسے اَلْ کے

(۱) جیسا کہ انگریزی میں A ہے (۲) جیسے انگریزی THE ہے۔



لام میں مِلا کر پڑھنا چاہئے۔ اس وقت اَلْ کا ہمزہ جسے هَمْزَةُ الْوَصْل (دیکھو اصطلاح نمبر۲) کہتے ہیں تلفّظ سے ساقط ہو جائے گا: بَابُ الْبَيْتِ (گھر کا دروازہ) یہاں بَابُ اَلْبَيْتِ پڑھنا غلط ہوگا۔

تنبیہ ۲- لام تعریف کے پہلے حرف ساکن ہو تو ساکن کو عموماً زیر لگا کر مِلا دیتے ہیں۔ مگر مِنْ کو زبر دیا جاتا ہے۔ عَنْ کو عَنِ الْبَيْتِ (گھر سے) اور مِنْ کو مِنَ الْبَيْتِ (گھر سے) پڑھیں گے۔

۵- جب تنوین والا لفظ مُعَرَّف باللَّام کے ماقبل ہو تو نون تنوین (دیکھو اصطلاح نمبر۸) کو کسرہ ـِ دے کر لام کے ساتھ مِلا کے پڑھیں: زَيْدٌ (زَيْدُنْ) کے بعد اَلْعَالِمُ ہو تو پڑھیں گے زَيْدُ نِ الْعَالِمُ (علم والا زید)۔

تنبیہ ۳- اِبْنٌ (لڑکا) اِبْنَةٌ (لڑکی) اور اِسْمٌ (نام) کا الف بھی همزة الوصل ہے جو ماقبل سے ملنے کے وقت گرا دیا جاتا ہے:۔ هُوَ ابْنٌ (وہ ایک لڑکا ہے) هٰذَا اسْمٌ (یہ ایک نام ہے) زَيْدُنِ ابْنٌ (زید ایک لڑکا ہے) حَامِدُ نِ اسْمٌ (حامد ایک نام ہے)۔

اِبْنٌ اور اِسْمٌ پر اَل داخل ہو تو اَلْ کے لام کو زیر لگا کر ب اور س میں مِلا کر پڑھو: اَلْاِبْنُ کو اَلِابْنُ (= اَلِبْنُ) اَلْاِسْمُ کو اَلِاسْمُ (= اَلِسْمُ) پڑھنا چاہئے۔ اگرچہ عام بول چال میں اس کا خیال کم رکھا جاتا ہے۔

۶ - اَلْ جب ایسے لفظ پر داخل ہو جس کا پہلا حرف شمسی ہے تو اَلْ کا لام حرفِ شمسی میں مُدغَم ہو جاتا ہے۔ یعنی تلفّظ کے وقت لام کی بجائے حرفِ شمسی ہی کا تلفّظ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں لام پر جزم نہیں لکھی جاتی بلکہ حرفِ شمسی پر تشدید لکھی جاتی ہے: اَلشَّمْسُ (سورج) اَلرَّجُلُ وغیرہ۔

حروفِ شمسیّہ یہ ہیں:- ت ث د ذ ر ز س ش ص ض ط ظ ل اور ن ۔ اِن کے سوا باقی حروف قمریہ ہیں اَلْقَمَرُ (چاند) اَلْجَمَلُ (اونٹ)۔

## سلسلۂ الفاظ نمبر ۱

تنبیہ ۴ - ذیل کے اسموں پر حرفِ تعریف لگا کر بھی تلفّظ کرو۔

| اسم | معنی | اسم | معنی |
|---|---|---|---|
| اِنْسَانٌ | آدمی | خُبْزٌ | روٹی |
| بَيْتٌ | گھر - مکان | دَرْسٌ | سبق |
| تَمْرٌ | کھجور | ذَنْبٌ | گناہ |
| ثَمَرٌ | پھل | رَسُوْلٌ | پیغمبر |
| جَاهِلٌ | جاہل - بے علم | زَكوٰةٌ | زکوٰۃ |
| حَسَنٌ | اچھا - خوبصورت | سَهْلٌ | آسان |



| اسم | معنی | اسم | معنی |
|---|---|---|---|
| شَيْءٌ | چیز | كَرِيْمٌ | بزرگ - سخی |
| صَلوٰةٌ | نماز | لَبَنٌ - حَلِيْبٌ | دودھ |
| ضَوْءٌ | روشنی - چمک | مَاءٌ | پانی |
| طَيِّبٌ | اچھا - پاک | نَهَارٌ | دن |
| ظَالِمٌ | ظلم کرنے والا | وَلَدٌ | لڑکا |
| عَادِلٌ | انصاف کرنے والا | هِرٌّ | بِلّا |
| غَفُوْرٌ | بڑا بخشنے والا | يَوْمٌ | دن |
| فَاسِقٌ | بدکار | صَالِحٌ | نیک |
| قَبِيْحٌ | بُرا - بدصورت | اَوْ - وَ | یا - اور |

## مشق نمبر ۱ - اُردو میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۵ - بولتے وقت ہمیشہ آخری لفظ پر وقف کیا کرو یعنی اس کے آخر میں کوئی حرکت نہ پڑھو: اَلْبَيْتُ کو اَلْبَيْتْ، اَلزَّكوٰةُ کو اَلزَّكوٰةْ پڑھا کرو۔ اگر ایک ہی لفظ بول کر ٹھیرنا ہو تو ایک ہی لفظ پر وقف کر لیں ورنہ سب سے آخری لفظ پر: خُبْزٌ وَلَبَنْ۔

سلسلۂ الفاظ میں لفظ کے آخر میں کوئی اعراب نہ پڑھو۔

(۱) اَلْبَيْتُ (۲) اَلتَّمْرُ (۳) اَلصَّلوٰةُ وَالزَّكوٰةُ (۴) خُبْزٌ وَلَبَنٌ

(۵) صَالِحٌ اَوْفَاسِقٌ (۶) اَلْحَسَنُ اَوِالْقَبِيْحُ (۷) اَلْمَاءُ وَالْخُبْزُ (۸) اَلتَّمْرُ وَاللَّبَنُ (۹) جَاهِلٌ وَعَالِمٌ (۱۰) اَلْاِنْسَانُ وَالْفَرَسُ (۱۱) دَرْسٌ وَكِتَابٌ (۱۲) اَلْعَادِلُ اَوِالظَّالِمُ (۱۳) جَمَلٌ وَفَرَسٌ

## عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ۔ ذیل کے فقروں میں جس اسم پر لفظ "کوئی" یا "ایک" یا "کچھ" نہ لگا ہو اس کے ترجمے میں حرفِ تعریف لگاؤ۔

(۱) کوئی ایک گھوڑا (۲) کوئی ایک آدمی (۳) ایک مرد اور ایک گھوڑا (۴) کچھ روٹی اور کچھ پانی (۵) ایک آدمی اور ایک پھل اور ایک گھر (۶) نماز اور عالم (۷) نیک یا بد (۸) آدمی یا گھوڑا (۹) دودھ اور روٹی (۱۰) ایک انسان اور ایک گھوڑا (۱۱) بدصورت اور خوبصورت (۱۲) ایک بلّا اور ایک لڑکا (۱۳) چاند اور سورج (۱۴) اونٹ یا گھوڑا۔



# سوالات نمبر ۱

(۱) کلمہ کی تعریف کرو۔

(۲) کلمہ کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک قسم کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۳) اسم اور فعل میں بڑا فرق کیا ہے؟

(۴) زمانے کتنے ہیں؟

(۵) الفاظ ذیل میں اسم، فعل اور حرف کی تمیز کرو:۔
هُوَ، مِنْ، ضَرَبَ، يَذْهَبُ، بَلَدٌ (شہر)، اَلْفَرَسُ، اِلٰى، سَمِعَ (سننا)۔

(۶) اسم معرفہ اور نکرہ کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۷) اسم معرفہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۸) ذیل کے اسموں میں معرفہ اور نکرہ پہچانو:۔
زَيْدٌ، مَكَّةُ، بَلَدٌ، رَجُلٌ، اَلطَّيِّبُ، نَحْنُ (ہم)، اَلْفَرَسُ، حَسَنٌ، قَبِيْحٌ، هٰذَا۔

(۹) مذکورہ الفاظ میں کون کونسی قسم کے معرفہ اور نکرہ ہیں؟

(۱۰) اَلْ کے اَ کو کیا کہتے ہیں؟

(۱۱) هُوَ کو اَلْوَلَدُ، اِسْمٌ اور اِبْنٌ کے ساتھ ملا کر پڑھو۔

(۱۲) اِسْمٌ اور اِبْنٌ پر اَلْ داخل ہو تو کس طرح پڑھیں گے؟

(۱۳) نون تنوین کسے کہتے ہیں؟

(۱۴) تنوین والا لفظ معرّف باللام کے ساتھ کس طرح ملایا جائے؟

(۱۵) حروف قمریہ کون سے ہیں اور حروف شمسیہ کون سے

# اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ

## مُرَکَّبات

۱۔ دو یا زیادہ لفظوں کے آپس کے تعلّق کو ترکیب کہتے ہیں اور اس مجموعے کو مُرَکَّب ۔

۲۔ مُرَکَّب دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ناقص اور تامّ ۔

(۱) مُرَکَّب ناقص وہ ہے جس کے سُننے سے نہ کوئی خبر معلوم ہو نہ کوئی حکم سمجھا جائے نہ خواہش ۔ بلکہ وہ ایک ادھوری بات ہو : رَجُلٌ حَسَنٌ (کوئی ایک اچھا مرد) کِتَابُ رَجُلٍ (کسی ایک مرد کی کتاب) ۔

(۲) مُرَکَّب تامّ وہ ہے جس کے سُننے سے یا تو کوئی خبر معلوم ہو یا کوئی حکم یا خواہش سمجھ میں آجائے : اَلرَّجُلُ حَسَنٌ (مرد اچھا ہے) کہنے سے ایک بات یا ایک خبر معلوم ہوئی کہ فلاں شخص اچھا ہے ۔ خُذِ الْکِتَابَ (کتاب لے) کہنے سے کتاب لینے کا حکم معلوم ہوا ۔ رَبِّ ارْزُقْنِیْ (اے میرے رب مجھے روزی دے) کہنے سے ایک خواہش اور التماس معلوم ہوئی ۔ مرکّب تامّ کو جملہ یا کلام بھی کہتے ہیں ۔

۳۔ مرکّب ناقص کئی قسم کا ہوتا ہے ۔ توصیفی ۔ اضافی ۔ عددی وغیرہ جن میں سے مرکّب توصیفی کا بیان یہاں کیا جاتا ہے ۔ باقی مرکّبات ناقصہ کا نیز جملہ کا بیان آئندہ ہوگا ۔



## مُرَکَّب تَوْصِیْفِی

۴۔ جس مرکّب میں دوسرا لفظ پہلے کی صفت بتائے وہ مرکّب توصیفی ہے : رَجُلٌ صَالِحٌ (کوئی ایک مرد نیک) ۔ دیکھو اِس مثال میں لفظ صَالِح لفظ رَجُل کی نیکی کی صفت بتاتا ہے ۔

۵۔ مرکّب توصیفی میں پہلا جزو اسم ذات (دیکھو سبق ۱-۴) ہوتا ہے اور دوسرا اسم صفت ۔ دیکھو اوپر کی مثال میں رَجُل اسم ذات ہے اور صَالِح اسم صفت ۔

۶۔ مرکّب توصیفی میں پہلے جزو کو موصوف اور دوسرے کو صفت کہتے ہیں ۔ چنانچہ اوپر کی مثال میں رَجُلٌ موصوف ہے اور صَالِحٌ صفت ہے ۔

۷۔ موصوف نکرہ ہو تو صفت بھی نکرہ ہوگی ورنہ معرفہ جیسے رَجُلٌ صَالِحٌ اس میں دونوں جزو نکرہ ہیں ۔ اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ دونوں جزو معرفہ ہیں ۔

۸۔ جو[۱] اعرابی حالت موصوف کی ہوگی وہی صفت کی ہوگی ۔

۹۔ مرکّب توصیفی اور دیگر مرکّبات ناقصہ ہمیشہ جملہ کا جزو ہوا کرتے ہیں ۔

### سلسلۂ الفاظ نمبر ۲

| | | | |
|---|---|---|---|
| بُسْتَانٌ | باغ | کَبِیْرٌ | بڑا |
| بَحْرٌ | سمندر ۔ دریا | عَمِیْقٌ | گہرا |

۱ اس کی تفصیل سبق ۱۰ میں آئے گی ۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| بِطِّیْخٌ | تربوز | رَدِیْءٌ | نکما۔ ردی |
| تُفَّاحٌ | سیب | جَیِّدٌ | عمدہ |
| رُمَّانٌ | انار | حُلْوٌ | میٹھا |
| شَارِعٌ | بڑا راستہ۔شاہراہ | عَرِیْضٌ | چوڑا |
| قَصْرٌ | محل۔حویلی | مَتِیْنٌ | مضبوط |
| مَحَلٌّ | جگہ | نَظِیْفٌ | ستھرا |
| مَسْجِدٌ | مسجد | وَسِیْعٌ | کشادہ |
| مَلِکٌ | بادشاہ | عَظِیْمٌ | بزرگی والا۔بڑا۔شاندار |
| جُبْنَۃٌ | پنیر | مَالِحٌ | کھارا۔نمکین |
| قَلَمٌ | قلم | صَغِیْرٌ | چھوٹا |
| وَرْدٌ | گلاب کا پھول | اَحْمَرُ (بغیر تنوین کے) | سرخ |

تنبیہ۔ اوپر کے سلسلۂ الفاظ میں ایک طرف اسم ذات اور دوسری طرف اسم صفت ہے۔ دونوں کو جوڑ کر بہت سے مرکب توصیفی تیار کر سکتے ہیں۔

## مشق نمبر۲

(۱) اَللّٰہُ الْعَظِیْمُ (۲) اَلرَّسُوْلُ الْکَرِیْمُ (۳) قَصْرٌ عَظِیْمٌ (۴) اَلْبَیْتُ الصَّغِیْرُ (۵) بُسْتَانٌ نَظِیْفٌ (۶) تَمْرٌ حُلْوٌ



(۷) اَلتَّمْرُ الْحُلْوُ (۸) مَلِکٌ صَالِحٌ (۹) اَلْبَحْرُ الْمَالِحُ (۱۰) شَیْءٌ طَیِّبٌ (۱۱) اَلرَّجُلُ الطَّیِّبُ (۱۲) مُحَمَّدٌ نِالرَّسُوْلُ (۱۳) رَبٌّ غَفُوْرٌ (۱۴) ذَنْبٌ عَظِیْمٌ (۱۵) رَجُلٌ قَبِیْحٌ (۱۶) اَلْجُبْنُ الرَّدِیْءُ (۱۷) خُبْزٌ جَیِّدٌ وَتَمْرٌ حُلْوٌ (۱۸) اَلرَّجُلُ الصَّالِحُ وَالْمَلِکُ الْکَرِیْمُ (۱۹) تُفَّاحٌ اَحْمَرُ (۲۰) اَلْبِطِّیْخُ الْحُلْوُ (۲۱) اَلْوَرْدُ الْاَحْمَرُ۔

## عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مضبوط مکان (۲) چھوٹا گھر (۳) ایک خوبصورت پھول (۴) بدصورت مرد (۵) چوڑا راستہ (۶) کوئی ایک نیک مرد (۷) میٹھا دودھ (۸) انصاف کرنے والا بادشاہ (۹) شاندار محل (۱۰) آسان سبق (۱۱) ایک خوبصورت گھوڑا (۱۲) ایک میٹھا پھل (۱۳) چھوٹی جگہ (۱۴) عمدہ گھوڑا (۱۵) کشادہ گھر (۱۶) عمدہ روٹی یا اچھا دودھ (۱۷) ایک نیک لڑکا اور ایک بدکار لڑکا (۱۸) بڑی مسجد اور ایک چھوٹا باغ۔

# اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ

## تذکیر و تانیث[1]

۱۔ جنس کے اعتبار سے اسم ۲ دو قسم کا ہوتا ہے (۱) مُذَکَّر (۲) مُؤَنَّث

[1] دیکھو اصطلاح نمبر ۲۲ و ۲۳۔

جیسے اِبْنٌ (بیٹا) مذکر ہے ۔ اِبْنَةٌ (بیٹی) مؤنث ہے ۔

۲۔ اسم مذکر کے آخر میں ۃ (تائے تانیث) بڑھانے سے مؤنث ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اِبْنٌ سے اِبْنَةٌ ہو گیا۔ اسی طرح حَسَنٌ سے حَسَنَةٌ۔ مَلِكٌ (بادشاہ) سے مَلِكَةٌ (ملکہ یا بادشاہ بیگم) وغیرہ (اس قاعدہ کا استعمال زیادہ تر اسم صفت میں ہوتا ہے۔ لیکن اسم ذات میں بہت کم)۔

۳۔ بعض اسموں کے آخر میں الف مقصورہ (ی)، یا الف ممدودہ (ـاء) تانیث کی علامت ہوتی ہے۔ مثلاً حُسْنٰی (بہت خوبصورت عورت) زَهْرَاءُ (آب و تاب والی)۔ (فقرہ ۲ اور ۳ کے مؤنث قیاسی کہلاتے ہیں)۔

۴۔ بعض اسماء بغیر کسی علامت تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔ (ایسے مؤنث سماعی کہلاتے ہیں)۔

(الف) جو اسم کسی عورت (مؤنث) پر بولا جائے: اُمٌّ (ماں)، عَرُوْسٌ (دلہن) هِنْدٌ (ایک عورت کا نام ۔ ہندوستان)۔

(ب) ملکوں کے نام: مِصْرُ (بغیر تنوین کے۔ ملک مصر) اَلشَّامُ (ملک شام) اَلرُّوْمُ (ملک روم)۔

(ج) ان اعضا کے نام جو جفت جفت ہیں: يَدٌ (ہاتھ) رِجْلٌ (پاؤں)، اُذُنٌ (کان)، عَيْنٌ (آنکھ)۔

(د) اسماء مذکورہ کے علاوہ بھی بعض اسم ایسے ہیں جن کو اہل عرب



مؤنث استعمال کرتے ہیں[1]۔ جن میں سے چند ذیل میں درج ہیں:۔

| اَرْضٌ | زمین | دَارٌ | گھر | شَمْسٌ | سورج |
|---|---|---|---|---|---|
| حَرْبٌ | لڑائی | رِيْحٌ | ہوا | نَارٌ | آگ |
| خَمْرٌ | شراب | سُوْقٌ | بازار | نَفْسٌ | جان |

۵۔ بعض اسموں کے آخر میں ۃ ہوتی ہے مگر ان کا استعمال مذکر کے جیسا ہوتا ہے۔ اس لئے کہ وہ مردوں پر بولے جاتے ہیں: طَرَفَةُ (ایک شاعر کا نام ہے) خَلِيْفَةٌ (مسلمانوں کا بادشاہ) عَلَّامَةٌ[2] (بہت بڑا عالم)۔

۶۔ یاد رکھو جس طرح اعراب اور تعریف و تنکیر میں صفت اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے اسی طرح تذکیر و تانیث میں بھی مطابق ہوتی ہے۔

## سلسلۂ الفاظ نمبر ۳

| بَلْدَةٌ | شہر | فَاطِمَةُ (بغیر تنوین کے) | خاص نام عورت کا |
|---|---|---|---|
| اَلْحَكِيْمُ | حکمت سے بھرا ہوا۔ دانا | اَلْقُرْاٰنُ | قرآن (شریف) |
| شَدِيْدٌ | سخت، تند | قَصِيْرٌ | کوتاہ |
| صَادِقٌ | سچا | قَلْبٌ | دل |
| طَالِعٌ | طلوع ہونے والا | مُطْمَئِنٌّ | اطمینان والا |

۱ تمام حروف تہجی (اَلِفٌ، بَاءٌ، تَاءٌ، ثَاءٌ، جِيْمٌ، حَاءٌ وغیرہ) کے نام بھی مؤنث سماعی میں شامل ہیں۔ ۲ یہ مؤنث کے لئے بھی بولا جاتا ہے۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| طَوِیْلٌ | لمبا | مُوْقَدَةٌ | بھڑکائی ہوئی |
| غَارِبٌ | غروب ہونے والا | نَهْرٌ | نہر ۔ ندی |
| فَرِیْضَةٌ | فرض ضروری کام | لَیْلَةٌ | رات |
| | | قَمَرٌ | چاند |

## مشق نمبر ۳

(۱) اَلنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ (۲) لَیْلَةٌ طَوِیْلَةٌ (۳) اَلْقُرْاٰنُ الْحَکِیْمُ (۴) رِیْحٌ شَدِیْدَةٌ (۵) اَلْخَلِیْفَةُ الْعَادِلُ (۶) بَلْدَةٌ طَیِّبَةٌ وَ رَبٌّ غَفُوْرٌ (۷) دَارٌ عَظِیْمَةٌ (۸) نَارٌ مُوْقَدَةٌ (۹) اِبْنَةٌ صَالِحَةٌ (۱۰) هِنْدُ نِالصَّادِقَةُ (۱۱) اَلْعَرُوْسُ الْحَسَنَةُ (۱۲) اَلشَّمْسُ الطَّالِعَةُ وَالْقَمَرُ الْغَارِبُ (۱۳) اَلصَّلٰوةُ الْفَرِیْضَةُ (۱۴) فَاطِمَةُ الزَّهْرَاءُ (۱۵) اَلْاِبْنَةُ الْحُسْنٰی (۱۶) حَرْبٌ طَوِیْلَةٌ (۱۷) طَرَفَةُ الشَّاعِرُ (۱۸) رَشِیْدُ نِالْعَلَّامَةُ ۔

## عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک خوبصورت لڑکی (۲) نیک خلیفہ (۳) دانا مرد (۴) فرض زکوٰۃ (۵) کوئی ایک فرض نماز (۶) ایک چھوٹی رات (۷) بڑا دن (۸) اچھی چیز (۹) بدصورت دُلہن (۱۰) غروب ہونے والا آفتاب اور طلوع ہونے والا چاند (۱۱) تُند ہوا (۱۲) دراز ندی (۱۳) لمبی لڑائی (۱۴) کوتاہ ہاتھ (۱۵) ایک اطمینان والا دل (۱۶) محمّد جو نیک ہے (۱۷) بہت علم والی فاطمہ ۔



# اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ

## وحدت و جمع

۱۔ تعداد ظاہر کرنے کے لحاظ سے عربی میں اسم تین قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) واحد یا مُفْرَدْ جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ ایک[۱] مرد۔

(۲) تثنیہ جو دو پر دلالت کرے جیسے رَجُلَانِ دو مرد۔

(۳) جمع جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جیسے رِجَالٌ دو سے زیادہ مرد۔

۲۔ واحد کے آخر میں ـَانِ (حالتِ رفعی میں۔ دیکھو سبق ۱۰۔۴) یا ـَیْنِ (حالتِ نصبی و جرّی میں۔ دیکھو سبق ۱۰۔۴) بڑھانے سے تثنیہ ہو جاتا ہے: مَلِكٌ (ایک بادشاہ) مَلِكَانِ یا مَلِكَیْنِ (دو بادشاہ) اسی طرح مَلِكَةٌ سے مَلِكَتَانِ یا مَلِكَتَیْنِ ۔

تنبیہ ۱۔ صرف و نحو کی مروّجہ کتابوں میں ـَانِ اور ـَیْنِ نہیں لکھتے بلکہ تشریح کے ساتھ اس طرح لکھتے ہیں "الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور" یا "یائے ماقبل مفتوح اور نون مکسور" لگانے سے تثنیہ بنتا ہے۔ ہم نے اختصار کے لئے مذکورہ علامت کا لکھنا مناسب جانا۔

[۱] بخلاف انگریزی و فارسی وغیرہ کے۔ کیونکہ ان میں تثنیہ نہیں ہوتا۔

ـَ انِ اور ـَ یْنِ کے تلفظ کے لئے عارضی طور پر زبر کے ساتھ ہمزہ
کی آواز مِلاکر اَنِ اور اَیْنِ کہہ سکتے ہو۔ اس قسم کی علامتیں آئندہ بہت
آئیں گی۔ ہر جگہ اسی طرح تلفظ کر لیا کرو۔

۳۔ **جمع** ۲دو قسم کی ہوتی ہے: (۱) **جمع سالم** (اَلْجَمْعُ السَّالِمُ)
(۲) **جمع مکسّر** (اَلْجَمْعُ الْمُکَسَّرُ = توڑی ہوئی جمع)۔

جمع سالم وہ ہے جس میں واحد کی صورت **سلامت** رہ کر آخر میں
کچھ اضافہ ہوا ہو اور اس کی ۲دو قسمیں ہیں:۔

(۱) مذکّر جس کے آخر میں ـُوْنَ (حالتِ رفعی میں) یا ـِیْنَ
(حالتِ نصبی و جرّی میں) بڑھائیں: مُسْلِمٌ (ایک مسلمان مرد) سے مُسْلِمُوْنَ یا
مُسْلِمِیْنَ۔

(۲) مؤنّث جس کے آخر میں ـَ اتٌ (حالتِ رفعی میں) ـَ اتٍ
(حالتِ نصبی و جرّی میں) بڑھایا جائے: مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ یا مُسْلِمَاتٍ۔

جمع مکسّر وہ ہے جس میں واحد کی صورت ٹوٹ جاتی یعنی بدل جاتی[1]
ہے اس کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ کبھی تو کچھ حروف بڑھا گھٹا
دیئے جاتے ہیں اور کبھی محض حرکات و سکنات و تغیّر و تبدّل ہو جاتا ہے۔

[1] مگر بعض الفاظ میں واحد اور جمع کی صورت ایک ہی رہتی ہے جیسے فُلْکٌ (کشتی) واحد
بھی ہے اور جمع بھی۔ ان کا شمار بھی جمع مکسّر میں ہے۔



نَھْرٌ سے اَنْھُرٌ۔ رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔ وَزِیْرٌ سے وُزَرَاءُ۔ کِتَابٌ
سے کُتُبٌ۔ خَشَبٌ (لکڑی) سے خُشُبٌ وغیرہ۔ جمع مکسّر کا مفصّل
بیان سبق ۹ میں ہوگا۔

تنبیہ ۲۔ بعض اسمائے مؤنث کی جمع سالم مذکّر کی طرح بھی آتی
ہے مثلاً سَنَۃٌ (برس) کی جمع سالم سِنُوْنَ یا سِنِیْنَ ہوتی
ہے کبھی سَنَوَاتٌ بھی۔

تنبیہ ۳۔ یاد رکھو تثنیہ اور جمع مذکّر سالم کے آخر میں جو نون
ہوتا ہے وہ نون اعرابی کہلاتا ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۲)۔

۴۔ **بعض اسماء واحد کی صورت** میں ہوتے ہیں لیکن وہ ایک جماعت پر
بولے جاتے ہیں۔ اُن کے واحد کے لئے بھی کوئی لفظ نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ
در حقیقت **جمع** نہیں ہیں۔ ایسے **اسم** کو **اسم جمع** کہتے ہیں: قَوْمٌ (قوم)
رَھْطٌ (گروہ۔ جماعت) عبارت میں ان کا استعمال عموماً جمع کی طرح ہوگا:
قَوْمٌ صَالِحُوْنَ۔

۵۔ تیسرے اور چوتھے سبقوں میں تم پڑھ چکے ہو کہ اعراب، تعریف و
تنکیر اور تذکیر و تانیث میں صفت اپنے **موصوف** کے مطابق ہوتی
ہے۔ اب یہ بھی یاد رکھو کہ **وحدت**، تثنیہ و جمع میں بھی صفت کو
اپنے **موصوف** کے موافق ہونا چاہئے (جیسا کہ آنے والی مثال سے تم
سمجھ لوگے)۔

لیکن جبکہ موصوف غیر عاقل[1] کی جمع ہو (خواہ مذکر ہو خواہ مؤنث) تو صفت عموماً واحد مؤنث ہوتی ہے۔ اگرچہ بعض اوقات جمع بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ اَیَّامٌ مَعْدُوْدَةٌ (گنے ہوئے دن) بھی کہا جاتا ہے اور اَیَّامٌ مَعْدُوْدَاتٌ بھی۔

## سلسلۂ الفاظ نمبر ۴

| لفظ | معنی | لفظ | معنی |
|---|---|---|---|
| اَلْاٰتِیْ | آئندہ۔ آنے والا | كَسْلَانُ | تھکا ماندہ۔ سُست |
| اٰیَةٌ | نشان۔ قرآن کی آیت | لَاعِبٌ | کھیلنے والا |
| بَیِّنَةٌ | ظاہر۔ کھلی ہوئی | لَامِعٌ | چمکدار |
| اَلْجَارِیْ | رواں بہنے والا | مَبْسُوْطٌ | خوش دل |
| اَلْمَاضِیْ | گذشتہ | مُجْتَهِدٌ | محنتی۔ چست |
| حَارَةٌ | محلہ | مُسَنَّدٌ | سہارا لگائے ہوئے |
| خَادِمٌ | خدمتگار | مَشْغُوْلٌ | مشغول۔ مصروف |
| خَبَّازٌ | نانبائی | مُظْلِمٌ | اندھیرا۔ اندھیرا کرنے والا |
| خَیَّاطٌ | درزی | | |
| تَعْبَانُ | تھکا ماندہ | مُعَلِّمٌ | سکھانے والا۔ اُستاد |
| زَعْلَانُ | ناخوش۔ ناراض | مُنِیْرٌ | روشن۔ روشن کرنے والا |
| شَهْرٌ | مہینہ | نَجَّارٌ | بڑھئی۔ |

[1] عموماً انسان کو عاقل کہتے ہیں۔ نیز جن اور فرشتوں کا شمار عقلا میں ہے۔ باقی مخلوق غیر عاقل مانی جاتی ہے۔



## مشق نمبر ۴

(۱) اَلْمُعَلِّمُ الصَّالِحُ (۲) اَلْمُعَلِّمَتَانِ الصَّالِحَتَانِ (۳) اَلْمُعَلِّمُوْنَ الصَّالِحُوْنَ (۴) مُعَلِّمَاتٌ مُجْتَهِدَاتٌ (۵) اَللَّیْلَةُ الْمُظْلِمَةُ (۶) قَمَرٌ مُنِیْرٌ (۷) اَلشَّمْسُ الْمُنِیْرَةُ (۸) اَلْعَیْنَانِ اللَّامِعَتَانِ (۹) اَلسَّنَةُ الْمَاضِیَةُ (۱۰) اَلشَّهْرُ الْجَارِیْ (۱۱) اَلْاَنْهُرُ الْجَارِیَةُ[1] (۱۲) حَارَاتٌ نَظِیْفَةٌ[2] (۱۳) خَیَّاطَةٌ كَسْلَانَةٌ (۱۴) اَلْاِبْنَتَانِ اللَّاعِبَتَانِ (۱۵) اِبْنَتَانِ تَعْبَانَتَانِ (۱۶) رَجُلَانِ زَعْلَانَانِ (۱۷) اَلسِّنُوْنَ الْاٰتِیَةُ[3] (۱۸) اَلْحَیَوَانَاتُ الصَّغِیْرَةُ[4] (۱۹) اَلنَّجَّارُوْنَ الْكَسْلَانُوْنَ وَالْخَادِمُوْنَ الْمُجْتَهِدُوْنَ (۲۰) زَیْدُنِ الزَّعْلَانُ (۲۱) عَمْرُوْنِ الْمَبْسُوْطُ (۲۲) اٰیَاتٌ بَیِّنَاتٌ* (۲۳) خُشُبٌ مُسَنَّدَةٌ[5]۔

## عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک چمکدار آنکھ (۲) دو محنتی مرد (۳) مشغول نانبائی (۴) دو تھکے ہوئے بڑھئی (۵) روشن دن (۶) خوبصورت درزن (۷) تھکے ہوئے نوکر (۸) سست درزی (۹) بہتی نہریں (۱۰) بڑے جانور (۱۱) سالِ رواں (۱۲) ماہِ گذشتہ (۱۳) گزرے ہوئے سال (۱۴) خوش دل خادم۔

[1] سے [5] تک موصوف غیر عاقل کی جمع ہے اس لئے اس کی صفت واحد مؤنث ہے

* موصوف غیر عاقل کی جمع اور اس کی صفت بھی جمع ہے۔

# سوالات نمبر ۲

(۱) مُرکّب کسے کہتے ہیں؟

(۲) مُرکّب کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف کرو اور مثالیں دو۔

(۳) مُرکّب توصیفی کیا ہے؟ اور اس کے ہر ایک جزو کو کیا کہتے ہیں؟

(۴) صفت کو کون کون سی باتوں میں موصوف کے مطابق ہونا چاہئے؟ اور مستثنیٰ صورتیں کون کونسی ہیں؟ مثالوں کے ساتھ بیان کرو۔

(۵) علامتِ تانیث کیا ہے؟

(۶) کونسے الفاظ بغیر علامتِ تانیث کے مؤنث مانے جاتے ہیں؟

(۷) علامتِ تانیث کی موجودگی میں کون سے الفاظ مذکر مانے جاتے ہیں؟

(۸) تثنیہ اور جمع سالم بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

(۹) جمع مکسّر کسے کہتے ہیں اور اس کے بنانے کا کیا قاعدہ ہے؟

(۱۰) نَهْرٌ۔ رَجُلٌ اور خَشَبٌ کی جمع مکسّر کیا ہوگی؟

(۱۱) سَنَةٌ کی جمع کیا ہوگی؟

(۱۲) اسم جمع اور جمع میں کیا فرق ہے؟

(۱۳) ذیل میں لکھے ہوئے اسموں اور صفتوں سے جس قدر ممکن ہو مرکّب توصیفی بناؤ:۔ قَمَرٌ، شَمْسٌ، عِنَبٌ (انگور) لَبَنٌ، عَسَلٌ (شہد) حَرْبٌ، اَرْضٌ، بِنْتَانِ، رِجَالٌ: سِنُوْنَ، كُتُبٌ، اَيَّامٌ، حُلْوٌ، صَالِحٌ، نَافِعٌ، مُنِيْرٌ، مُدَوَّرٌ (گول)، مَاضِيَةٌ، جَارِيَةٌ۔



# اَلدَّرْسُ السَّادِسُ

## اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ

تم پڑھ چکے ہو کہ پوری بات کو جملہ کہتے ہیں (دیکھو سبق ۳-۲)

اب یہ بھی یاد رکھو کہ جملہ ۲ دو قسم کا ہوتا ہے: اِسْمِيَّه اور فِعْلِيَه

جملۂ اسمیہ (اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزو اسم ہو: زَيْدٌ حَسَنٌ (زید خوبصورت ہے)۔

جُملۂ فعلیہ (اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ) وہ ہے جس میں پہلا جزو فعل ہو حَسُنَ زَيْدٌ (زید خوبصورت ہوا)۔

ذیل میں جملۂ اسمیہ کے متعلق ضروری باتیں لکھی جاتی ہیں اور جملۂ فعلیہ کا بیان سبق ۱۴ میں ہوگا۔

۱- جملۂ اسمیہ عموماً پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ ہوتا ہے چنانچہ اوپر کی مثال میں زَيْدٌ اسم معرفہ ہے اور حَسَنٌ اسم نکرہ۔

تنبیہ ۱- جملۂ اسمیہ اور مرکّب توصیفی میں اتنا ہی فرق ہے کہ مرکّب توصیفی میں دونوں اجزا تعریف و تنکیر میں یکساں ہوتے ہیں اور جملۂ اسمیہ میں پہلا جزو معرفہ اور دوسرا نکرہ۔ چنانچہ مثال مذکورہ میں اگر پہلے جزو زید کی جگہ کوئی اسم نکرہ رکھیں

اور کہیں رَجُلٌ حَسَنٌ (اچھا مرد)۔ یا دوسرے جزو حَسَنٌ پر اَلْ لگا کر معرفہ کر دیں اور کہیں زَیْدُنِ الْحَسَنُ تو یہ دونوں صورتیں مرکّب توصیفی ہو جائیں گی۔

البتہ جب جملۂ اسمیّہ کا دوسرا جزو ایسا لفظ نہ ہو جو کسی موصوف کی صفت واقع ہو سکے[1] تو جائز ہے کہ جملۂ اسمیّہ کا دوسرا جزو بھی معرفہ ہو مثلاً اَنَا یُوْسُفُ (میں یوسف ہوں) یا مبتدا اور خبر کے درمیان ایک ضمیر فاصل لائی جائے: اَلرَّجُلُ هُوَ الصَّالِحُ (مرد نیک ہے) اَلرِّجَالُ هُمُ الصَّالِحُوْنَ (مرد نیک ہیں) اگر یہاں سے ضمیر نکال لیں تو مرکّب توصیفی ہو جائیں گے۔

تنبیہ ۲۔ جیسا کہ فارسی میں "است - اند" وغیرہ اور اردو میں "ہے - ہیں" وغیرہ کلماتِ ربط ہیں، اس طرح عربی میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ یہ معنی جملے میں خود پیدا ہوتے ہیں۔ چنانچہ زَیْدٌ عَالِمٌ کے معنی ہیں "زید عالم ہے"۔

۲۔ جملۂ اسمیّہ کے پہلے جزو کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔

۳۔ عموماً مبتدا اور خبر مرفوع (حالتِ رفع میں) ہوتے ہیں۔

۴۔ صفت کی طرح خبر بھی وحدت، تثنیہ وجمع اور تذکیر و تانیث میں اپنے مبتدا کے مطابق ہوتی ہے۔ مگر جبکہ مبتدا غیر عاقل کی جمع

[1] جیسے علم یا ضمیر یا اسم اشارہ ہو۔



ہو تو خبر عموماً واحد مؤنّث ہوا کرتی ہے۔ مثلاً

| اَلرَّجُلُ صَادِقٌ | مرد سچا ہے | مبتدا واحد مذکّر عاقل |
|---|---|---|
| اَلرَّجُلَانِ صَادِقَانِ | دو مرد سچے ہیں | " تثنیہ " " |
| اَلرِّجَالُ صَادِقُوْنَ | بہت مرد سچے ہیں | " جمع " " |
| اَلْمَرْءَةُ صَادِقَةٌ | عورت سچی ہے | " واحد مؤنّث " |
| اَلْمَرْءَتَانِ صَادِقَتَانِ | دو عورتیں سچی ہیں | " تثنیہ " " |
| اَلنِّسَاءُ صَادِقَاتٌ | بہت عورتیں سچی ہیں | " جمع " " |
| اَلرِّيْحُ شَدِيْدَةٌ | ہوا تند ہے | " واحد " غیر عاقل |
| اَلرِّيْحَانِ شَدِيْدَتَانِ | دو ہوائیں تند ہیں | " تثنیہ " " |
| اَلرِّيَاحُ شَدِيْدَةٌ | ہوائیں تند ہیں | " جمع " " |

تنبیہ ۳۔ مذکورہ مثالوں میں دوسرے جزو کو مُعَرَّف بِاللّام کر دیں یا پہلے جزو پر سے اَلْ نکال ڈالیں تو سب مثالیں مرکّب توصیفی کی ہو جائیں گی۔

۵۔ اگر مبتدا دو ہوں اور جنس میں مختلف یعنی ایک مذکّر دوسرا مؤنّث تو خبر میں مذکّر کا لحاظ رکھا جائے گا۔ یعنی خبر مذکّر ہوگی جیسے اَلْاِبْنُ وَالْاِبْنَةُ حَسَنَانِ (بیٹا اور بیٹی خوبصورت ہیں)۔

۶۔ مبتدا اور خبر کبھی مفرد ہوتے ہیں کبھی مرکّب۔ مفرد کی

مثالیں تو لکھی گئیں ۔ مرکب کی مثالیں یہ ہیں :-

اَلرَّجُلُ الطَّيِّبُ ۔ حَاضِرٌ (اچھا مرد حاضر ہے) مبتدا مرکب توصیفی ہے۔

زَيْدٌ ۔ رَجُلٌ طَيِّبٌ (زید ایک اچھا مرد ہے) خبر مرکب توصیفی ہے۔

۷ ۔ جملۂ اسمیہ پر مَا یا لَيْسَ داخل ہونے سے اس میں نفی کے معنی پیدا ہوتے ہیں ۔ ایسی صورت میں اکثر خبر پر بِ لگا کر خبر کو جر دیتے ہیں ۔ اِس بِ کے کچھ معنی نہیں لئے جاتے : مَا زَيْدٌ بِعَالِمٍ (زید عالم نہیں ہے) ۔ لَيْسَ زَيْدٌ بِرَجُلٍ قَبِيْحٍ (زید برا مرد نہیں ہے) ۔

۸ ۔ جملۂ اسمیہ پر اکثر حرف اِنَّ (بیشک) بھی داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے مبتدا کو نصب پڑھا جاتا ہے اور خبر بدستور مرفوع ہوتی ہے اِنَّ الْاَرْضَ مُدَوَّرَةٌ (بیشک زمین گول ہے) ۔

تنبیہ ۴ ۔ کسی جملے میں استفہام کے معنی پیدا کرنے ہوں تو اُس پر ھَلْ یا اَ لگا دو : اَزَيْدٌ عَالِمٌ؟ (کیا زید عالم ہے؟)

هَلِ الرَّجُلُ عَالِمٌ؟ (کیا مرد عالم ہے؟)

## سِلسلۂ الفاظ نمبر ۵

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَمْ | یا (استفہام کے موقع پر) | جِدًّا | بہت ہی |
| بَقَرٌ (اسم جنس) | گائے ۔ بیل | جَالِسٌ ۔ قَاعِدٌ | بیٹھا ہوا یا بیٹھنے والا |
| بَلٰی | ہاں کیوں نہیں | حَارِسٌ | نگہبانی کرنے والا |
| جَدِيْدٌ | نیا | شَاةٌ | بکری |



| | | | |
|---|---|---|---|
| فِيْلٌ | ہاتھی | مَشْهُوْرٌ | مشہور |
| قَائِمٌ | کھڑا | مُؤْمِنٌ | ایماندار ۔ مسلمان |
| قَدِيْمٌ | پرانا | نَعَمْ | ہاں ۔ جی ہاں |
| كَلْبٌ | کتا | ضَخْمٌ | بڑی جسامت والا |

## ضَمَائِرِ مَرْفُوْعَہ مُنْفَصِلَہ

| | * | غائب | مخاطب | متکلم |
|---|---|---|---|---|
| مذکر | واحد | هُوَ (وہ ایک مرد) | اَنْتَ (تو ایک مرد) | اَنَا (میں ایک مرد) |
| | تثنیہ | هُمَا (وہ دو مرد) | اَنْتُمَا (تم دو مرد) | نَحْنُ (ہم دو مرد) |
| | جمع | هُمْ (وہ بہت مرد) | اَنْتُمْ (تم بہت مرد) | نَحْنُ (ہم بہت مرد) |
| مؤنث | واحد | هِيَ (وہ ایک عورت) | اَنْتِ (تو ایک عورت) | اَنَا (میں ایک عورت) |
| | تثنیہ | هُمَا (وہ دو عورتیں) | اَنْتُمَا (تم دو عورتیں) | نَحْنُ (ہم دو مرد) |
| | جمع | هُنَّ (وہ بہت عورتیں) | اَنْتُنَّ (تم بہت عورتیں) | نَحْنُ (ہم بہت عورتیں) |

تنبیہ ۵ ۔ یہ ضمیریں جملوں میں اکثر مبتدا واقع ہوتی ہیں اس لئے انھیں مرفوع فرض کر لیا گیا (دیکھو سبق ٦ ۔ ۳) اور چونکہ تلفظ میں مستقل ہیں اس لئے منفصل کہلاتی ہیں ۔

یہ بھی یاد رکھو کہ اَنَا کو ہمیشہ اَنَ بغیر الف کے پڑھنا چاہئے ۔

* یہ گردان اوپر سے نیچے پڑھو ۔

## مشق نمبر ۵

تنبیہ ۶۔ بولتے وقت جملوں کے آخر میں ہمیشہ وقف کیا کرو جیسا کہ مشق نمبر ۱ میں لکھا گیا مگر لکھنے میں ابتداءً حرکتیں ضرور لکھا کرو۔

| | |
|---|---|
| (۱) اَلْوَلَدُ قَائِمٌ | (۲) اَلْاِبْنَةُ جَالِسَةٌ |
| (۳) هَلِ الْوَلَدُ قَائِمٌ | نَعَمْ هُوَ قَائِمٌ |
| (۴) هَلِ الْاِبْنَةُ قَائِمَةٌ ؟ | لَا - هِيَ جَالِسَةٌ |
| (۵) اَهٰذَا الرَّجُلُ نَجَّارٌ اَمْ خَبَّازٌ ؟ | هُوَ خَبَّازٌ مَا هُوَ بِنَجَّارٍ |
| (۶) اَطَرَفَةُ شَاعِرٌ ؟ | نَعَمْ هُوَ شَاعِرٌ مَعْرُوْفٌ |
| (۷) هَلْ اَنْتُمْ خَيَّاطُوْنَ ؟ | مَا نَحْنُ بِخَيَّاطِيْنَ بَلْ نَحْنُ مُعَلِّمُوْنَ |
| (۸) هَلْ هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ ؟ | نَعَمْ - هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ صَالِحَاتٌ |
| (۹) اَاَنْتَ يُوْسُفُ الْعَلَّامَةُ ؟ | اَنَا يُوْسُفُ لٰكِنْ مَا اَنَا بِعَلَّامَةٍ |
| (۱۰) هَلْ زَيْنَبُ مُعَلِّمَةٌ كَسْلَانَةٌ ؟ | لَا - هِيَ مُعَلِّمَةٌ مُجْتَهِدَةٌ |
| (۱۱) هَلِ الْحَارَاتُ نَظِيْفَةٌ ؟ | نَعَمْ - هِيَ حَارَاتٌ نَظِيْفَةٌ |
| (۱۲) اَلَيْسَ الْبَقَرُ بِحَيَوَانٍ نَافِعٍ ؟ | بَلٰى - اَلْبَقَرُ حَيَوَانٌ نَافِعٌ جِدًّا |

(۱۳) اِنَّ الْكَلْبَ حَيَوَانٌ حَارِسٌ (۱۴) اِنَّ الْمَرْءَةَ الصَّالِحَةَ جَالِسَةٌ (۱۵) اِنَّ الْمَرْءَتَيْنِ الصَّالِحَتَيْنِ (دیکھو سبق ۵-۲) جَالِسَتَانِ (۱۶) اِنَّ الْمُعَلِّمِيْنَ وَالْمُعَلِّمَاتِ (دیکھو سبق ۵-۲) مُجْتَهِدُوْنَ۔



ذیل کی مثالوں میں مبتدا یا خبر کی خالی جگہ کو پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پُر کرو:۔

| | |
|---|---|
| اَلدَّارُ ........ | اَلْوَلَدَانِ الصَّالِحَانِ ........ |
| اَلْبَيْتُ لَيْسَ بِ ...... | ........ كَسْلَانَةٌ |
| هَلِ النَّجَّارُ ........ ؟ | اَنَا ........ |
| نَعَمْ هُوَ ........ | هُمَا ........ |
| هَلِ ........ كَسْلَانٌ ؟ | هَلِ الْاِبْنَةُ .... اَمْ |
| اَلَيْسَ الْكَلْبُ بِ ....... ؟ | اَلشَّاةُ وَالْكَلْبُ |
| بَلٰى ........ حَارِسٌ | اَلْخَيَّاطُ .... وَالْخَيَّاطَةُ |
| اَلْفِيْلُ ........ ضَخْمٌ | اَهٰذَا الْوَلَدُ .... اَمْ ...... ؟ |
| اَلْمَرْءَةُ الصَّادِقَةُ ........ | اِنَّ ...... مُجْتَهِدٌ |
| اَلْاِبْنَتَانِ ........ | اِنَّ .... كَسْلَانَتَانِ |
| | اِنَّ .... مُجْتَهِدَاتٌ |

## عربی میں ترجمہ کرو

| | |
|---|---|
| (۱) کیا لڑکا کھڑا ہے ؟ | نہیں وہ بیٹھا ہے۔ |
| (۲) کیا لڑکی بیٹھی ہے ؟ | نہیں وہ کھڑی ہے۔ |
| (۳) کیا دو لڑکے حاضر ہیں ؟ | جی ہاں ! وہ دونوں حاضر ہیں۔ |

| سوال | جواب |
|---|---|
| (۴) کیا دو لڑکیاں ایماندار ہیں؟ | جی ہاں! وہ دونوں ایماندار ہیں |
| (۵) کیا عورتیں سچی ہیں؟ | جی ہاں! وہ سچی ہیں۔ |
| (۶) کیا معلّم غائب ہے؟ | نہیں! معلّم حاضر ہے۔ |
| (۷) کیا وہ (جمع) بڑھئی ہیں؟ | نہیں! وہ درزی ہیں۔ |
| (۸) کیا وہ یوسف ہے؟ | جی ہاں! وہ یوسف ہے۔ |
| (۹) کیا تو محمود ہے؟ | نہیں! میں حامد ہوں۔ |
| (۱۰) کیا مکان پرانا ہے؟ | نہیں! مکان نیا ہے۔ |
| (۱۱) کیا وہ عورتیں درزنیں ہیں؟ | نہیں! وہ اُستانیاں ہیں۔ |
| (۱۲) تم عالم ہو یا جاہل؟ | ہم جاہل نہیں ہیں۔ |
| (۱۳) کیا ہاتھی ایک شاندار جانور نہیں ہے؟ | کیوں نہیں! ہاتھی ایک شاندار جانور ہے۔ |
| کُتّا کھڑا ہے یا بیٹھا ہے؟ | کُتّا کھڑا نہیں بلکہ بیٹھا ہے۔ |

# اَلدَّرْسُ السَّابِعُ

## مُرَکَّبِ اضافی

۱۔ جس مرکب میں دونوں جزو اسم ہوں اور پہلا دوسرے کی طرف منسوب ہو اُسے مرکّب اضافی کہتے ہیں۔ مثلاً کِتَابُ زَیْدٍ (زید کی کتاب)، خَاتَمُ فِضَّةٍ (چاندی کی انگوٹھی)، مَاءُ النَّهْرِ (نہر کا پانی)



۲۔ دو اسموں میں اس قسم کی نسبت کا نام اضافت (اَلْاِضَافَةُ) ہے۔

۳۔ مُرکّب اضافی کے پہلے جزو کو مضاف (منسوب) اور دوسرے کو مُضَافٌ اِلَیْهِ (جس کی طرف کوئی چیز منسوب ہو) کہا جاتا ہے۔

۴۔ مضاف پر نہ تو لام تعریف (اَلْ) داخل ہوتا ہے نہ تنوین برخلاف مُضَافٌ اِلَیْهِ کے (دیکھو اوپر کی مثالیں)۔

۵۔ مُضَافٌ اِلَیْهِ ہمیشہ مجرور (زیر والا) ہوتا ہے۔

۶۔ مُضَاف ہمیشہ مُضَافٌ اِلَیْهِ سے پہلے آتا ہے۔

۷۔ مرکّب اضافی بھی مرکب توصیفی کی طرح پورا جملہ نہیں ہوتا (دیکھو سبق ۳-۹) بلکہ جملہ کا جزو ہوا کرتا ہے۔ مثلاً مَاءُ النَّهْرِ عَذْبٌ (نہر کا پانی میٹھا ہے) اِس جملے میں مَاءُ النَّهْرِ مبتدا ہے اور عَذْبٌ خبر۔

۸۔ بعض اوقات ایک ترکیب میں کئی مضاف الیہ ہوتے ہیں جیسے بَابُ بَیْتِ الْاَمِیْرِ (امیر کے گھر کا دروازہ) بَابُ بَیْتِ ابْنِ الْوَزِیْرِ (وزیر کے بیٹے کے گھر کا دروازہ)۔

مگر درمیانی مضاف الیہ اپنے مابعد کے مضاف ہوا کرتے ہیں۔
اس لئے اُن پر لامِ تعریف یا تنوین نہیں لگا سکتے۔

۹۔ پہلے سبق میں تم پڑھ چکے ہو کہ اسم نکرہ جب معرفہ کی طرف مضاف ہو تو وہ بھی معرفہ ہو جاتا ہے: غُلَامُ زَیْدٍ یا غُلَامُ الرَّجُلِ

میں لفظ غلام بھی معرفہ ہوگیا ہے۔

۱۰۔ چونکہ عربی میں مضاف اپنے مضاف الیہ سے پہلے آتا ہے اور ان دونوں کے درمیان کوئی لفظ حائل نہیں ہو سکتا اس لئے مضاف کی صفت مضاف الیہ کے بعد لانا چاہئے: غُلَامُ الْمَرْءَةِ الصَّالِحُ (عورت کا نیک غلام)۔ اِس مثال میں "اَلصَّالِحُ" غلام کی صفت ہے اِس لئے مرفوع ہے (دیکھو سبق ۱۰ تنبیہ ۱) اور اسی واسطے واحد ہے مذکر ہے اور معرفہ بھی ہے۔

ذیل میں چند اور مثالیں لکھی جاتی ہیں ہر ایک کا فرق خوب سمجھ لو۔

مضاف کی صفت — مضاف الیہ کی صفت

| وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحُ | وَلَدُ الرَّجُلِ الصَّالِحِ |
| --- | --- |
| مرد کا نیک لڑکا | نیک مرد کا لڑکا |
| بِنْتُ الرَّجُلِ الصَّالِحَةُ | بِنْتُ الْمَرْءَةِ الصَّالِحَةِ |
| مرد کی نیک لڑکی | نیک عورت کی لڑکی |

مضاف کی صفت — مضاف الیہ کی صفت

تنبیہ۔ اضافت کے چند اور ضروری مسائل سبق ۱۱ میں دیکھو۔

## سلسلۂ الفاظ نمبر ۶

| اَسَدٌ | شیر | اَعُوْذُ | مَیں پناہ مانگتا ہوں |
| --- | --- | --- | --- |
| اِطَاعَةٌ | فرمانبرداری | اَلَا | سُنو۔ آگاہ ہو جاؤ |



| حِكْمَةٌ | دانائی | طَلَبٌ | طلب کرنا |
| --- | --- | --- | --- |
| حَمْدٌ | تعریف | طِيْبٌ | خوشبو |
| ذَاهِبٌ | جانے والا | ظِلٌّ | سایہ |
| رَأْسٌ | سر | قَدِيْرٌ | بہت قدرت والا |
| رَحْمٰنُ (بغیر تنوین کے) | بہت ہی رحم کرنے والا | كُلٌّ | ہر ایک۔ سب |
|  |  | كُلُّ شَيْءٍ | ہر چیز |
| رَحِيْمٌ | بہت مہربان | لَحْمٌ | گوشت |
| رَجِيْمٌ | مردود۔ ہانکا ہوا | مَا (موصولہ) | جو کچھ |
| زَوْجٌ | شوہر | مَخَافَةٌ | خوف |
| زَوْجَةٌ | بیوی | مِرْاٰةٌ | آئینہ |
| سُخْطٌ یا سَخَطٌ | غصّہ | مِلْحٌ | نمک۔ کھارا |
| سُلْطَانٌ | بادشاہ۔ غلبہ | نِسْيَانٌ | بھولنا۔ بھول |
| سَمَاءٌ (جمع سَمٰوَاتٌ) | آسمان | وَالِدَانِ وَالِدَيْنِ | ماں باپ |

چند حروفِ جارّہ جو اسم پر داخل ہوتے اور اُسے جرّ (زیر) دیتے ہیں:۔

| بِ = ساتھ۔ سے۔ میں۔ کو مثلاً | بِرَجُلٍ (مرد کے ساتھ) | بِالْقَلَمِ (قلم سے) |
| --- | --- | --- |
| فِيْ = میں ″ | فِيْ بَيْتٍ (گھر میں) | فِي الْبُسْتَانِ (باغ میں) |
| عَلٰى = پر ″ | عَلٰى جَبَلٍ (پہاڑ پر) | عَلَى الْعَرْشِ (عرش پر) |

مِنْ = سے — مثلاً مِنْ زَيْدٍ (زید سے) مِنَ الْمَسْجِدِ (مسجد سے)

اِلٰى = طرف ۔ تک — " اِلٰى بَلَدٍ (شہر کی طرف) اِلَى الْكُوْفَةِ (کوفہ تک)

لِ = کے واسطے ۔ کو ۔ کے — " لِزَيْدٍ (زید کے واسطے) قُلْتُ لِزَيْدٍ (میں نے زید کو کہا)

كَ = مانند ۔ جیسا — " كَرَجُلٍ (مرد کے جیسا) كَالْاَسَدِ (شیر کے جیسا)

عَنْ = سے ۔ کی طرف سے — " عَنْ زَيْدٍ (زید سے ۔ زید کی طرف سے)

## مشق نمبر ۶

(۱) مَاءُ الْبَحْرِ (۲) لَبَنُ الْبَقَرِ (۳) لَحْمُ الشَّاةِ (۴) اُذُنُ الْفَرَسِ (۵) اِطَاعَةُ الْوَالِدَيْنِ (دیکھو سبق ۲-۵) (۶) بَيْتُ اللّٰهِ (۷) ضَوْءُ الشَّمْسِ (۸) فِي السُّوْقِ وَالْبَيْتِ (۹) اِلَى الْمَسْجِدِ (۱۰) كَالْفَرَسِ (۱۱) بِالْمَاءِ وَالْمِلْحِ (۱۲) لِلْعَرُوْسِ (۱۳) عَنْ اَنَسٍ (نام ایک صحابی کا) (۱۴) مَاءُ الْبَحْرِ مِلْحٌ يَا مَالِحٌ (۱۵) لَبَنُ الْبَقَرِ وَلَحْمُ الشَّاةِ طَيِّبَانِ (۱۶) اِسْمُ الْوَلَدِ مَحْمُوْدٌ (۱۷) اَلطِّيْبُ لِلْعَرُوْسِ (۱۸) نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ (۱۹) اَلْمُعَلِّمُ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِيِّ (۲۰) اَلْمُسْلِمُ[۱] مِرْاٰةُ الْمُسْلِمِ (۲۱) سَخَطُ[۲] الرَّبِّ فِي سَخَطِ الْوَالِدَيْنِ (۲۲) اٰفَةُ[۳] الْعِلْمِ النِّسْيَانُ (۲۳) رَأْسُ[۴] الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ (۲۴) اِنَّ السُّلْطَانَ الْعَادِلَ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ (۲۵) طَلَبُ[۵] الْعِلْمِ

۱ سے ۵ تک حدیثیں ہیں۔



فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَّمُسْلِمَةٍ (۲۶) لَيْسَ الْكَلْبُ كَالْاَسَدِ (۲۷) لَيْسَ الْمَالُ لِزَيْدٍ (۲۸) فَاطِمَةُ رضی بِنْتُ مُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلِ اللّٰهِ هِيَ زَوْجَةُ عَلِيٍّ رضی وَالْحَسَنُ رضی وَالْحُسَيْنُ رضی اِبْنَانِ لِعَلِيٍّ رضی (۲۹) اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ (۳۰) بِسْمِ (بِاسْمِ) اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (۳۱) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (۳۲) وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ (۳۳) اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (۳۴) اَلَا اِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ۔

## عربی میں ترجمہ کرو

(۱) بکری کا دودھ (۲) گائے کا سر (۳) ماں کی فرمانبرداری (۴) زید کا مال (۵) ہاتھی کا کان (۶) چاند کی روشنی (۷) گھر میں (۸) بازار تک (۹) اللہ اور رسولؐ کے واسطے (۱۰) سر اور آنکھ پر (۱۱) لڑکے کا نام حامد ہے (۱۲) وہ گھر جا رہے ہیں (۱۳) ہم مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں (۱۴) بکری کا دودھ لڑکی کے واسطے ہے (۱۵) رسولؐ کی فرمانبرداری میں اللہ کی فرمانبرداری ہے (۱۶) عائشہ (عَائِشَةُ) بنتِ ابی بکرؓ محمد رسولِ خدا کی بیوی ہیں (۱۷) وہ امیر کا لڑکا ہے (۱۸) ظالم بادشاہ پر اللہ کا غضب ہے (۱۹) جاہل عالم کے جیسا (برابر) نہیں ہے (۲۰) خوشبو لڑکے کے لئے نہیں ہے (۲۱) وہ حامد کے لڑکے کی لڑکی ہے۔

# سوالات نمبر ۳

(۱) جملۂ اسمیّہ اور فعلیّہ میں فرق کیا ہے؟

(۲) جملۂ اسمیّہ اور مرکّب توصیفی کا فرق بتاؤ۔

(۳) جملۂ اسمیّہ کے کتنے جزو ہوتے ہیں اور ہر ایک جزو کو کیا کہتے ہیں؟

(۴) مبتدا اور خبر کا اعراب عموماً کیا ہوتا ہے؟

(۵) عربی میں کلمۂ ربط کیا ہے؟

(۶) مبتدا اور خبر میں مطابقت کتنی باتوں میں ہونی چاہیئے؟

(۷) اگر جملے میں دو مبتدا مختلف الجنس ہوں تو خبر میں کس کی رعایت ہوگی؟

(۸) لفظ اِنَّ کا مبتدا پر کیا اثر ہوتا ہے؟

(۹) کسی تثنیہ پر اور کسی لفظ کی جمع سالم مذکّر ومؤنّث پر اِنَّ لگا کر پڑھو۔

(۱۰) جملۂ اسمیّہ میں نفی کے معنی کیوں کر اور استفہام کے معنی کیوں کر پیدا ہو سکتے ہیں؟

(۱۱) ضمائر مرفوعہ منفصلہ کی گردان کرو۔

(۱۲) ضمیر کی گردان میں کون کون سے صیغے باہم مشابہ ہیں؟

(۱۳) أَنَا کا تلفّظ کس طرح کروگے؟

(۱۴) مختلف قسم کے دس جملۂ اسمیّہ بناؤ۔

(۱۵) مرکّب اضافی اور اضافۃ کی تعریف کرو۔

(۱۶) مضاف پر کیا داخل نہیں ہوتا؟

(۱۷) مضاف الیہ کے آخر میں کیا اعراب ہوتا ہے؟

(۱۸) حروف جارّہ کا اسم پر کیا اثر ہوتا ہے؟



# اَلدَّرْسُ الثَّامِنُ

## اَوزانِ کلمات

۱۔ عربی اسموں اور فعلوں میں اصلی حروف تین سے کم نہیں ہوتے اور زیادہ سے زیادہ اسم میں پانچ اور فعل میں چار ہوتے ہیں۔ پھر اصلی حروف کے ساتھ زائد حروف بھی مِل جاتے ہیں۔ اُس وقت اسم اور فعل میں پانچ سے زائد حروف بھی جمع ہو جاتے ہیں[1]۔

تنبیہ ا۔ حرف اصلی وہ ہے جو تمام تصریفات ومشتقات میں موجود رہے۔ اِلّاشاذ ونادر موقع پر حذف ہو جائے یا دوسرے حرف سے بدل دیا جائے۔ اور زائد وہ حرف ہے جو کسی صیغہ اور کسی مشتق میں ہو اور کسی میں نہ ہو جیسے حَمْدٌ میں تینوں حرف اصلی ہیں اور حَامِدٌ میں الف اور مَحْمُوْدٌ میں پہلا میم اور واو زائد ہیں۔

۲۔ جن کلمات میں اصلی حروف تین ہوں وہ ثلاثی کہلاتے ہیں: فَرَسٌ ۔ ضَرَبَ ۔ چار ہوں تو رُباعي: فُلْفُلٌ (مرچ) دَحْرَجَ (لڑھکایا اُس نے) پانچ ہوں تو خُماسي: سَفَرْجَلٌ۔

[1] لیکن سب مِل مِلا کر اسموں میں سات تک اور فعلوں میں چھ تک ہوتے ہیں۔ اس سے زائد نہیں۔ گردانوں کے ہیر پھیر سے کچھ اور حروف بڑھ جائیں تو وہ کسی شمار میں نہیں۔

جو کلمے محض حروفِ اصلیہ سے مرکّب ہوں وہ مجرّد اور جن میں حروفِ زوائد بھی ہوں وہ مزید فیہ کہے جاتے ہیں : کِبْرٌ (بڑائی) ثلاثی مُجرّد ہے۔ تَکَبُّرٌ (بڑائی ظاہر کرنا) ثلاثی مزید فیہ ہے کیوں کہ اس میں ت اور ایک ب زائد ہے۔

تنبیہ ۲۔ افعال، اسماء مُشتقّہ[1] اور مصادر کا مجرّد یا مزید فیہ ہونا ان کے ماضی کے صیغۂ واحد مذکّر غائب سے پہچانا جاتا ہے یعنی اگر وہ صیغہ حروف زوائد سے خالی ہو تو اس کے مشتقّات اور مصدر بھی مجرّد سمجھے جائیں گے : نَصَرَ (مدد کی اُس نے) فعل ثلاثی مجرّد ہے تو اس کا مضارع یَنْصُرُ۔ اسم فاعل نَاصِرٌ۔ اسم مفعول مَنْصُوْرٌ اور مصدر نُصْرَۃٌ بھی ثلاثی مجرّد کہے جائیں گے گو اُن میں حروف زوائد بھی ہیں۔ اسی طرح گردان کی وجہ سے مجرّد میں حروفِ زوائد آئیں تو وہ مجرّد ہی رہے گا: رَجُلٌ ثلاثی مجرّد ہے تو رَجُلَانِ اور رِجَالٌ بھی ثلاثی مجرّد ہیں۔ کَبَّرَ (اُس نے تکبیر کہی) اَکْرَمَ (اُس نے تعظیم کی) ثُلاثی مزید فیہ ہیں۔ پہلے میں

[1] جو اسم کسی مصدر سے بنایا جاوے وہ مشتق ہے جیسے اسم فاعل، اسم مفعول اسم صفت وغیرہ



ایک ب اور دوسرے میں الف زائد ہے۔

۳۔ الفاظ کا وزن معلوم کرنے اور اُن کے حروف اصلیّہ کو زوائد سے الگ بتلانے کے لئے ف۔ع اور ل کو میزان قرار دیا گیا ہے۔ کلمات میں ف پہلے حرف کی جگہ، ع دوسرے حرف کی جگہ اور ل تیسرے حرف کی جگہ رکھا جاتا ہے مثلاً

قَلَمٌ کَتِفٌ[1] عَضُدٌ[2] کَلْبٌ

فَعَلٌ فَعِلٌ فَعُلٌ فَعْلٌ

کلمۂ موزون (جس کا وزن نکالا جائے) کا جو حرف ف کے مقابلے میں ہو وہ فاء کلمہ کہلاتا ہے (جیسے قَلَمٌ میں ق)۔ جو ع کے مقابلے میں ہو وہ عین کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں ل) اور جو ل کے مقابلے میں ہو وہ لام کلمہ (جیسے قَلَمٌ میں م)۔

جب لفظ رُباعی کا وزن معلوم کرنا ہو تو ف۔ع کے بعد ایک ل کے بجائے دو ل لگاؤ۔ اور خُماسی میں تین ل۔ مثلاً جَعْفَرٌ[3] کا وزن فَعْلَلٌ اور سَفَرْجَلٌ کا وزن فَعَلَّلٌ ہوگا۔

۴۔ وزن نکالتے وقت حروف اصلیہ کے مقابلے میں تو ف۔ع اور ل رکھے جائیں گے۔ باقی جو حروف زائد ہوں وہ اپنی اپنی جگہ بحال رہیں گے۔

[1] کاندھا [2] بازو [3] خاص نام۔

كَبُرَ  كَبِيْرٌ  اَكْبَرُ  تَكْبِيْرٌ

فَعُلَ  فَعِيْلٌ  اَفْعَلُ  تَفْعِيْلٌ

مگر جب عین کلمہ یا لام کلمہ کو دُہرا کر ایک حرف زائد کیا گیا ہو تو وزن میں عین یا لام ہی دُہرا لیتے ہیں: كَبَّرَ (= كَبْ بَرَ) میں پہلی ب عین کلمہ ہے اور دوسری زائد۔ قاعدے سے تو اس کا وزن فَعْبَلَ ہونا چاہیئے لیکن اس کی بجائے اس کا وزن فَعَّلَ کہا جاتا ہے۔ اسی طرح اِحْمَرَّ میں آخر کی ر زائد ہے۔ اس کا وزن اِفْعَلَّ کہا جائے گا۔

۵۔ الفاظ کا وزن پہچاننے سے بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ کسی ایک لفظ کے مادّے (حروف اصلیہ) کے معنی جاننے سے اس کے تمام تصریفات اور مشتقات کے معانی کا جاننا آسان ہو جاتا ہے۔

## مشق نمبر ۷

کلماتِ ذیل کے اوزان نکالو:-

رَجُلٌ۔ شَرَفٌ (بزرگی) شَرِيْفٌ (بزرگ)۔ اَشْرَافٌ (جمع شَرِيْفٌ کی)۔ مَلِكٌ۔ مُلُوْكٌ (جمع مَلِكٌ کی) رَحْمٌ (مہربانی)۔ رَحِيْمٌ۔ رَحْمٰنٌ۔ كَرَمٌ (بزرگی۔ سخاوت)۔ كَرِيْمٌ۔ كِرَامٌ (جمع كَرِيْمٌ کی)۔ عِلْمٌ (جاننا)۔ عَالِمٌ۔ عُلَمَاءُ۔ عَالِمُوْنَ۔ عَقْرَبٌ (بچھو)۔ غَضَنْفَرٌ (شیر) عَلَّامَةٌ۔ عَلَّمَ۔ تَعْلِيْمٌ تَكَبُّرٌ۔ مُتَكَبِّرٌ۔ اِكْرَامٌ (تعظیم کرنا)۔



# اَلدَّرْسُ التَّاسِعُ

## جمعِ مکسّر

۱۔ یہ تو پہلے ہی لکھا گیا کہ جمع مُکسّر کے بنانے کا کوئی قاعدہ مقرر نہیں ہے۔ محض اہلِ زبان سے سُن لینے پر موقوف ہے۔ اس لئے ہم ذیل میں جمع مُکسّر کے چند کثیر الاستعمال اوزان لکھتے ہیں:-

(الف) اَفْعَالٌ: اَوْلَادٌ۔ جمع وَلَدٌ کی۔ اَفْرَاسٌ جمع فَرَسٌ کی۔ اسی طرح شَرِيْفٌ۔ مَطَرٌ[1]۔ وَقْتٌ وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

(ب) فُعُوْلٌ: مُلُوْكٌ جمع مَلِكٌ کی۔ اُسُوْدٌ جمع اَسَدٌ کی۔ حُقُوْقٌ جمع حَقٌّ (دراصل حَقَقٌ) کی۔ اسی طرح شَاهِدٌ[2]۔ قَلْبٌ[3]۔ جُنْدٌ[4] وَجْهٌ[5] وغیرہ۔

(ج) فِعَالٌ: كِلَابٌ جمع كَلْبٌ کی۔ ثِيَابٌ (دراصل ثِوَابٌ) جمع ثَوْبٌ[6] کی۔ اسی طرح رُمْحٌ[7]۔ رَجُلٌ۔ كَبِيْرٌ۔ صَغِيْرٌ۔ بَلَدٌ[8] وغیرہ

(د) فُعُلٌ: كُتُبٌ جمع كِتَابٌ کی۔ مُدُنٌ جمع مَدِيْنَةٌ کی۔ اسی طرح سَفِيْنَةٌ[9]۔ صَحِيْفَةٌ[10]۔ طَرِيْقَةٌ[11]۔ رَسُوْلٌ وغیرہ کی۔

[1] بارش [2] گواہ [3] دل [4] لشکر [5] منہ۔ صورت [6] کپڑا [7] نیزہ [8] شہر [9] کشتی [10] چھوٹی کتاب [11] راستہ۔

(ھ) اَفْعُلٌ : اَشْهُرٌ جمع شَهْرٌ[1] کی ۔ اَرْجُلٌ جمع رِجْلٌ کی۔
اسی طرح نَهْرٌ۔ بَحْرٌ ۔ نَفْسٌ ۔ عَيْنٌ وغیرہ کی ۔

(و) فُعَلَاءُ : وُزَرَاءُ جمع وَزِيْرٌ کی ۔ اُمَرَاءُ جمع اَمِيْرٌ کی۔
اسی طرح شَاعِرٌ۔ عَالِمٌ۔ سَفِيْهٌ[2]۔ اَمِيْنٌ[3] ۔ وَكِيْلٌ[4] ۔ اَسِيْرٌ[5] کی۔

(ز) اَفْعِلَاءُ یہ وزن عموماً ذوی العقول کی صفتوں کے لئے ہے
جوکہ فَعِيْلٌ کے وزن پر آتی ہوں : اَصْدِقَاءُ جمع صَدِيْقٌ[6] کی۔ اَنْبِيَاءُ جمع
نَبِيٌّ کی ۔ اَحِبَّاءُ (دراصل اَحْبِبَاءُ) جمع حَبِيْبٌ[7] کی۔ اسی طرح قَرِيْبٌ[8]۔
غَنِيٌّ[9]۔ وَلِيٌّ[10] وغیرہ کی۔

(ح) فُعْلَانٌ : فُرْسَانٌ جمع فَارِسٌ[11] کی۔ بُلْدَانٌ جمع بَلَدٌ کی۔
قُضْبَانٌ جمع قَضِيْبٌ[12] کی۔

(ط) فَعَالِلُ : عَنَاصِرُ جمع عُنْصُرٌ[13] کی۔ زَلَازِلُ جمع زَلْزَلَةٌ[14] کی۔
اسی طرح كَوْكَبٌ[15] ۔ جَوْهَرٌ[16] وغیرہ کی جمع آتی ہے۔

تنبیہ ۱۔ اسم خماسی کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے لیکن آخر کا
حرف حذف کرنا پڑتا ہے شلاً سَفَرْجَلٌ کی جمع سَفَارِجُ ہے۔
اس میں ل حذف ہے۔

۱ مہینہ ۲ کمینہ۔ جاہل ۳ امانت دار ۴ جس کی طرف کوئی کام سونپ دیا جائے ۵ قیدی
۶ دوست ۷ دوست ۔ پیارا ۸ نزدیک۔ رشتہ دار ۹ تونگر۔ بے پروا ۱۰ سرپرست۔
دوست ۱۱ سوار (گھوڑے کا) ۱۲ شاخ ۱۳ عنصر ۱۴ زلزلہ۔ بھونچال ۱۵ ستارہ ۱۶ قیمتی پتھر



(ی) فَعَالِيْلُ : فَنَاجِيْنُ جمع فِنْجَانٌ[1] کی ۔ صَنَادِيْقُ جمع صُنْدُوْقٌ[2]
کی ۔ اسی طرح قِنْدِيْلٌ[3] ۔ خِنْزِيْرٌ[4]۔ بُسْتَانٌ ۔ سُلْطَانٌ ۔

(ک) فَعَالِلَةٌ (ذوی العقول کے لئے مخصوص ہے) اَسَاتِذَةٌ جمع
اُسْتَاذٌ[5] کی ۔ تَلَامِذَةٌ جمع تِلْمِيْذٌ[6] کی ۔ مَلَائِكَةٌ جمع مَلَكٌ[7] کی ۔

(ل) مَفَاعِلُ (جمع کا یہ وزن اُن لفظوں کے لئے مخصوص ہے جو مَفْعَلٌ
یا مَفْعِلٌ یا مَفْعَلَةٌ کے وزن پر ہوں) مثلاً مَرَاكِبُ جمع مَرْكَبٌ[8] کی ۔ مَسَاجِدُ
جمع مَسْجِدٌ کی ۔ مَكَاتِبُ جمع مَكْتَبَةٌ[9] کی ۔

(م) مَفَاعِيْلُ (یہ وزن اُن کلمات کے لئے ہے جو مِفْعَلٌ یا
مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آئیں) چنانچہ مِفْتَاحٌ[10] کی جمع ہوگی مَفَاتِيْحُ ۔ مَكْتُوْبٌ[11]
کی جمع ہے مَكَاتِيْبُ ۔

تنبیہ ۲۔ جمع کے مذکورہ اوزان میں یہ اوزان غیر منصرف
ہیں ۔ اِن پر تنوین نہیں پڑھی جائے گی ۔
فُعَلَاءُ ۔ اَفْعِلَاءُ ۔ فَعَالِلُ ۔ فَعَالِيْلُ ۔ مَفَاعِلُ اور مَفَاعِيْلُ ۔

۲ ۔ ذیل کے الفاظ کی جمعوں کو خاص طور پر یاد رکھو :۔
اِبْنٌ کی جمع سالم بَنُوْنَ (حالتِ رفعی میں) اور بَنِيْنَ (حالتِ نصبی و

۱ پیالی (چائے کی) ۲ صندوق ۳ قندیل ۴ بدجانور ۵ استاد ۶ شاگرد
۷ فرشتہ ۸ سواری ۹ کتب خانہ ۱۰ کنجی ۱۱ خط۔

جرّی ہیں) آتی ہے۔ اور اس کی جمع مکسر اَبْنَاءٌ ہے۔

اِبْنَۃٌ کی جمع بَنَاتٌ ہے۔

اَخٌ[1] کی جمع اِخْوَانٌ یا اِخْوَۃٌ ہے۔

اُخْتٌ[2] کی جمع اَخَوَاتٌ ہے۔

اِمْرَءَۃٌ[3] کی جمع نِسَاءٌ یا نِسْوَۃٌ ہے۔

اُمٌّ کی جمع اُمَّہَاتٌ ہے۔

۳۔ بعض الفاظ کی جمع کئی وزنوں پر آتی ہے۔ چنانچہ بَحْرٌ کی جمع بِحَارٌ۔ اَبْحَارٌ۔ اَبْحُرٌ اور بُحُوْرٌ ہے۔

۴۔ بعض کلمات کی جمع کے مختلف اوزان مختلف معنوں میں آتے ہیں:

بَیْتٌ (گھر۔ شعر) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے بُیُوْتٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے اَبْیَاتٌ ہے۔

عَبْدٌ (غلام۔ بندہ) کی جمع پہلے معنی کے لحاظ سے عَبِیْدٌ اور دوسرے معنی کے لحاظ سے عِبَادٌ ہے۔

عَیْنٌ (آنکھ۔ چشمہ) کی جمع اَعْیُنٌ (آنکھیں) اور عُیُوْنٌ (چشمے یا آنکھیں)۔

## سلسلۂ الفاظ نمبر ۷

تنبیہ ۳۔ بعض الفاظ کے سامنے اَبجد کے جو حروف لکھے ہیں

[1] بھائی [2] بہن [3] عورت۔



ان سے اُن کے جمع کی طرف اشارہ ہے۔

| لفظ | معنی | لفظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بَائِسٌ | خوف زدہ۔ خوف سے یا فکر سے بگڑا ہوا چہرہ | فَارِغٌ | خالی |
| | | قَاطِعٌ | کاٹنے والا۔ تیز |
| بَعْضٌ[1] (الف) | کوئی کوئی۔ کسی چیز کا حصہ | اَلْمَدْرَسَۃُ الْعَالِیَۃُ | ہائی سکول۔ کالج |
| ثَابِتٌ | ثابت شدہ۔ مضبوط | اَلْمُتَّقِیْ | پرہیزگار |
| جَارٌ (ج: جِیْرَانٌ) | پڑوسی | مُطِیْعٌ | فرمانبردار |
| حَدِیْدٌ | لوہا | مُطَهَّرٌ | پاک |
| خَیْرٌ | بہت اچھا۔ بہتر | مَوْعِظَۃٌ (ل) | نصیحت |
| سَفِیْرٌ (د) | ایلچی | نَاضِرَۃٌ | تروتازہ |
| سَیْفٌ (ب) | تلوار | نَاظِرَۃٌ | دیکھنے والی |
| اَلشَّایُ | چاء | نَفِیْسٌ (ج: نَفَائِسُ) | پاکیزہ |
| شَرْطٌ (ب) | قرارداد | نَافِعٌ | فائدہ مند |
| صَعْبٌ (ج) | سخت۔ دشوار | یَوْمٌ (الف: اَیَّامٌ) | دن |
| طَوِیْلٌ (ج) | دراز | اَلْیَوْمَ | آج |
| عَرَبِیٌّ یا عَرَبِیَّۃٌ | عربی | یَوْمَئِذٍ | اس روز |

[1] یہ لفظ عموماً مضاف ہوتا ہے اور اکثر اس کا مضاف الیہ جمع کا صیغہ ہوتا ہے۔

## مشق نمبر ۸ (الف)

تنبیہ۔ دیکھو ذیل کی مثالوں میں جمع غیر ذوی العقول کی صفت اور خبر کے لئے زیادہ تر واحد مؤنث کا صیغہ استعمال کیا گیا ہے۔

(۱) أَقْلَامٌ طَوِيلَةٌ (۲) اَلْعُلُومُ النَّافِعَةُ (۳) اَلْأَوْلَادُ صِغَارٌ (۴) رِجَالٌ صَالِحُونَ (۵) اَلْكُتُبُ صَعْبَةٌ (۶) اَلشُّرُوطُ الصَّعْبَةُ (۷) طُرُقٌ سَهْلَةٌ (۸) صُحُفٌ مُطَهَّرَةٌ (۹) اَلْحُقُوقُ الثَّابِتَةُ (۱۰) هِيَ الْمُدُنُ الْوَسِيعَةُ (۱۱) اَلرِّمَاحُ الطِّوَالُ مِنَ الْحَدِيدِ (۱۲) نِسَاءٌ مُسْلِمَاتٌ (۱۳) هُنَّ أُمَّهَاتٌ (۱۴) اَلْإِخْوَانُ وَالْأَخَوَاتُ جَالِسُونَ (۱۵) إِنَّ الْبَنِينَ وَالْبَنَاتِ مُطِيعُونَ (۱۶) اَلسُّفَرَاءُ حَاضِرُونَ الْيَوْمَ (۱۷) مَا هُمْ بِغَائِبِينَ (۱۸) بَعْضُ الشُّعَرَاءِ مِنَ الصَّالِحِينَ الصَّادِقِينَ (۱۹) اَلْجَوَاهِرُ النَّفِيسَةُ لَامِعَةٌ (۲۰) إِنَّ الْكِلَابَ الْحَارِسَةَ جَالِسَةٌ عَلَى بَابِ الدَّارِ (۲۱) اَلْمَوَاعِظُ الْحَسَنَةُ نَافِعَةٌ (۲۲) هُمْ عَبِيدُ الْإِنْسَانِ وَنَحْنُ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ (۲۳) فِي الْمَدَارِسِ الْعَالِيَةِ مُعَلِّمُونَ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ (۲۴) اَلصَّنَادِيقُ الْفَارِغَةُ لِفَنَاجِينِ الشَّايِ (۲۵) حُقُوقُ الْجِيرَانِ كَحُقُوقِ الْأَقْرِبَاءِ (۲۶) فِي الْبَسَاتِينِ سَفَارِجُ حُلْوَةٌ (۲۷) إِنَّ الْمُتَّقِينَ



فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ (۲۸) وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاضِرَةٌ إِلَى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ (۲۹) اَلْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ۔

## مشق نمبر ۸ (ب)

### جواب جمع میں دو

| عِنْدَكَ تیرے پاس | عِنْدِي میرے پاس |
| --- | --- |
| (۱) هَلْ عِنْدَكَ كِتَابٌ نَافِعٌ ؟ | نَعَمْ عِنْدِي كُتُبٌ نَافِعَةٌ |
| (۲) هَلْ عِنْدَكَ سَيْفٌ قَاطِعٌ ؟ | لا ما عندي سيوف قاطعة |
| (۳) هَلْ عِنْدَ حَامِدٍ رُمْحٌ طَوِيلٌ ؟ | نعم عند حامد رمح طويل |
| (۴) هَلِ الْأَمِيرُ صَالِحٌ ؟ | لا بل هو حلو |
| (۵) هَلْ عِنْدَكَ ثَوْبٌ نَظِيفٌ ؟ | نعم عندي ثوب نظيف |
| (۶) هَلِ الصُّنْدُوقُ فَارِغٌ ؟ | لا |
| (۷) هَلِ التِّلْمِيذُ حَاضِرٌ الْيَوْمَ ؟ | |
| (۸) هَلْ عِنْدَكَ فِنْجَانٌ ؟ | |
| (۹) هَلْ عِنْدَكَ سَفَرْجَلٌ ؟ | |
| (۱۰) هَلْ هُوَ غَنِيٌّ ؟ | |

(۱۱) هَلْ هِيَ ابْنَةٌ صَالِحَةٌ ؟

(۱۲) اَعِنْدَكَ جَوْهَرٌ نَفِيْسٌ ؟

(۱۳) اَعِنْدَكَ مِفْتَاحُ الصُّنْدُوْقِ ؟

(۱۴) هَلْ فِي الْمَدْرَسَةِ اُسْتَاذٌ ؟

(۱۵) هَلْ فِيْ بُمْبَائِيْ مَكْتَبَةٌ كَبِيْرَةٌ ؟

## عربی میں ترجمہ کرو

(۱) مسلمان مرد (جمع) (۲) بڑی کشتیاں (۳) پاکیزہ کپڑے (۴) بہنے والی نہریں (۵) نہریں جاری ہیں (۶) گذشتہ مہینے (۷) وہ سچے گواہ ہیں (۸) دو بلند پہاڑ (۹) نیزے دراز ہیں اور تلواریں تیز ہیں (۱۰) کیا تم ناخوش ہو؟ (۱۱) نہیں ہم خوش دل ہیں (۱۲) بعض بادشاہ عادل ہیں (۱۳) چائے کی پیالیاں خالی ہیں (۱۴) کیا تم دوست ہو؟ (۱۵) جی ہاں اور ہم رشتہ دار ہیں (۱۶) شاگرد (جمع) اور اُستاد (جمع) مدرسہ میں موجود ہیں (۱۷) وہ کھیلنے والی لڑکیاں ہیں (۱۸) ایمان والے اللہ کے دوست ہیں (۱۹) اونچے گھر (۲۰) عربی اشعار (۲۱) قرآن میں مفید نصیحتیں ہیں۔



# سوالات نمبر۴

(۱) حرف اصلی کسے کہتے ہیں؟

(۲) اسم میں حروف اصلیہ کتنے اور فعل میں کتنے ہوتے ہیں؟

(۳) الفاظ میں حرف اصلی کے علاوہ جو حرف ہو اُسے کیا کہیں گے؟

(۴) حروف اصلیہ کی تعداد کے لحاظ سے کلمہ کتنی قسم کا ہوتا ہے؟

(۵) جس کلمے میں محض حروفِ اصلیہ ہوں اُسے کیا اور جس میں حرف زائد بھی ہو اُسے کیا کہو گے؟

(۶) رَجُلٌ، رَجُلَانِ، تَكْبِيْرٌ، كَبَّرَ، ذَهَبَ، يَذْهَبُ اور ذَاهِبٌ میں کون سے کلمے مجرّد اور کون سے مزید فیہ ہیں؟

(۷) کسی لفظ کا وزن کس طرح نکالا جاتا ہے؟

(۸) الفاظ کا وزن معلوم کرنے سے کیا فائدہ؟

(۹) جمع مکسر کے مشہور اوزان کیا ہیں؟

(۱۰) جمع کے کون کون سے اوزان غیر منصرف ہیں؟

(۱۱) بَحْرٌ، اِمْرَأَةٌ، سَنَةٌ، اَخٌ، عَبْدٌ، فِنْجَانٌ اور اَسِيْرٌ کی جمع بناؤ۔

# اَلدَّرْسُ الْعَاشِرُ

## اسم کی اعرابی حالتیں

١۔ حالتوں کے اختلاف سے اسم کا آخر جن حرکات (زبر۔زیر۔پیش) وغیرہ کے ذریعے سے بدلتا رہتا ہے وہ اعراب کہلاتے ہیں۔

اِعْرَاب کی ٢ دو قسم ہے۔ ایک اِعْرَاب بِالْحَرَکَۃ جو زیر زبر اور پیش سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ دوسرا اِعراب بِالْحُرُوْف جو بعض حروف کی زیادتی سے ظاہر کیا جاتا ہے جیسا کہ ابھی بیان کیا جائے گا۔

٢۔ کوئی اسم :

(١) جب فعل کا فاعل یا مبتدا یا خبر واقع ہو تو اُسے حالتِ رفعی میں سمجھو۔ مبتدا اور خبر کی مثالیں سبق ٦ میں گذر چکی ہیں۔

(٢) جب وہ مفعول واقع ہو یا فاعل یا مفعول کی ہیئت (حالت) بتلائے تو اُسے حالتِ نصبی میں سمجھنا چاہئے۔

(٣) اور جب وہ مضاف الیہ ہو یا کسی حرف جارّ کے بعد واقع ہو تو اُسے حالتِ جرّی میں سمجھو۔ مثالیں آگے آتی ہیں۔

## مختلف اسموں کی علاماتِ اعراب

٣۔ اگر اسم واحد ہو یا جمع مکسّر تو حالت رفعی میں اس کے آخر کو



رفع (ُ) حالت نصبی میں نصب (َ) اور حالت جرّی میں جرّ (ِ) پڑھو۔ مثلاً

| | |
|---|---|
| اَرْسَلَ (بھیجا) زَیْدٌ مَکْتُوْباً اِلیٰ خَالِدٍ<br>فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور | جملۂ فعلیّہ ہے۔ اس میں تینوں اسم واحد ہیں |
| اَرْسَلَ الرِّجَالُ ثِیَاباً اِلَی النِّسَاءِ<br>فعل فاعل مفعول حرف جار مجرور | جملۂ فعلیّہ ہے۔ اس میں تینوں اسم جمع مکسّر ہیں |
| جَاءَ[1] زَیْدٌ رَاکِباً عَلیٰ فَرَسِ حَامِدٍ<br>فعل فاعل حال حرف جار مجرور مضاف الیہ مجرور | جملۂ فعلیہ ہے رَاکِباً فاعل کی حالت بتلاتا ہے اس لئے منصوب ہے۔ |

تنبیہ ١۔ صفت کی اعرابی حالت وہی ہوگی جو موصوف کی ہے۔

اگر موصوف مرفوع ہو تو صفت بھی مرفوع۔ موصوف منصوب ہو تو صفت بھی منصوب اور موصوف مجرور ہو تو صفت بھی مجرور ہوگی : اَرْسَلَ رَجُلٌ عَالِمٌ مَکْتُوْباً طَوِیْلاً اِلیٰ مَلِکٍ عَادِلٍ (ایک مرد عالم نے ایک عادل بادشاہ کے پاس ایک لمبا خط بھیجا) دیکھو عَالِمٌ۔ طَوِیْلاً اور عَادِلٍ صفتیں ہیں جن میں سے ہر ایک کی اعرابی حالت ویسی ہی ہے جیسی اُن کے موصوف رَجُلٌ۔ مَکْتُوْباً اور مَلِکٍ کی ہے۔

٤۔ اگر اسم تثنیہ کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں اس کے آخر میں

[1] زید حامد کے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا۔

ـَ انِ اور حالت نصبی وجرّی میں ـَ يْنِ لگاؤ: كَتَبَ الرَّجُلَانِ مَكْتُوْبَيْنِ اِلَى الْمَرْءَتَيْنِ (دو[2] مردوں نے دو خط دو عورتوں کی طرف لکھے)۔

اِثْنَانِ (دو) اور اِثْنَتَانِ کا اعراب بھی تثنیہ کے جیسا ہے۔ كِلَا[1] (دونوں) اور كِلْتَا (دونوں [مؤنث]) بھی حالت نصبی وجرّی میں كِلَیْ اور كِلْتَیْ پڑھے جائیں گے: جَاءَ[2] رَجُلَانِ كِلَاهُمَا، رَأَيْتُ[3] رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا، اَرْسَلْتُ اِلَى رَجُلَيْنِ كِلَيْهِمَا۔ یاد رکھو كِلَا اور كِلْتَا کا استعمال اکثر ضمیر کے ساتھ ہوتا ہے۔

۵۔ اگر کوئی اسم جمع مذکّر سالم کا صیغہ ہو تو حالت رفعی میں ـُ وْنَ اور حالت نصبی وجرّی میں ـِ يْنَ پڑھانا چاہئے: اَرْسَلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْمُجَاهِدِيْنَ اِلَى الظَّالِمِيْنَ۔

عِشْرُوْنَ (۲۰)، ثَلٰثُوْنَ (۳۰)، اَرْبَعُوْنَ (۴۰) سے تِسْعُوْنَ (۹۰) تک کی دہائیوں کا اعراب بھی ایسا ہی ہوگا۔ حالت رفعی میں عِشْرُوْنَ اور حالت نصبی وجرّی میں عِشْرِيْنَ وغیرہ کہیں گے۔ ان دہائیوں کے بعد معدود ہمیشہ واحد اور منصوب ہوگا: عِشْرُوْنَ رَجُلًا یا مَرْءَةً۔ اُولُوْ (والے۔ حالت رفعی میں) اور اُولِي (حالت نصبی وجرّی میں) بھی اعراب میں جمع سالم مذکّر کے ساتھ ملحق ہیں، هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ (وہ عقل والے ہیں) رَأَيْتُ اُولِي الْاَلْبَابِ عِنْدَ اُولِي الْاَلْبَابِ (میں نے عقل والوں کو عقل والوں کے پاس دیکھا)۔

---

[1] اس کے تلفظ کا طریقہ دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۱ میں۔ [2] وہ دونوں مرد آئے۔ [3] میں نے ان دونوں مردوں کو دیکھا۔



تنبیہ ۲۔ تثنیہ اور جمع مذکّر سالم کا اعراب بالحروف ہے۔ اسی وجہ سے تثنیہ اور جمع کے آخر کا نُون، نون اعرابی (اعراب کا نون) کہلاتا ہے (دیکھو سبق ۵ تنبیہ ۳)۔

۶۔ کوئی اسم جمع مؤنّث سالم کا صیغہ ہو تو اُس کو حالت رفعی میں رفع ـٌ اور حالت نصبی وجرّی میں جرّ ـٍ پڑھا جائے گا یعنی حالت نصبی میں بھی جمع مؤنّث سالم کو جَرّ (زیر) ہی پڑھیں گے۔ (دیکھو سبق ۵-۳) طَرَدَ الْمُسْلِمَاتُ الْفَاسِقَاتِ اِلَى الْبَادِيَاتِ (مسلمان عورتوں نے بدکار عورتوں کو دیہاتوں کی طرف ہانکا)۔

۷۔ تم پڑھ چکے ہو کہ اسم پر اَلْ داخل ہو تو تنوین گرا دی جاتی ہے (دیکھو سبق ۲-۳) اب یہ بھی یاد رکھو کہ بعض اسم مُعْرَب[1] ایسے ہیں جن پر تنوین پہلے ہی سے نہیں آتی: مَكَّةُ، مِصْرُ، اَحْمَدُ، عُثْمَانُ، زَيْنَبُ، طَلْحَةُ (ایک صحابی کا نام) حَمْرَاءُ (سرخ [مؤنّث])، مَسَاجِدُ ایسے اسم غیر منصرف کہلاتے ہیں۔ اِن پر حالت رفعی میں ضمّہ ـُ اور حالت نصبی وجرّی میں فتحہ ـَ پڑھتے ہیں: رَاٰى عُثْمَانُ زَيْنَبَ فِيْ مَكَّةَ (عثمان نے زینب کو مکّے میں دیکھا یعنی حالت جرّی میں بھی بجائے زیر کے زبر ہی پڑھیں گے۔

مگر اسماء غیر منصرفہ جب معرّف بِاللّام ہوں یا مضاف تو حالت جرّی میں اُنھیں کسرہ ـِ دیا جائے گا: فِي الْمَسَاجِدِ۔ فِيْ مَسَاجِدِ الْمُسْلِمِيْنَ

---

[1] دیکھو صفحہ ۶۷ فقرہ ۱۰۔

تنبیہ ٣ - جن اِسموں پر تنوین آیا کرتی ہے - وہ مُنصَرِف کہلاتے ہیں۔ اسماء منصرفہ وغیر منصرفہ کا بیان چوتھا حصہ سبق ٥٧ میں دیکھو۔

٨ - مُوسیٰ، عِیسیٰ جیسے الفاظ پر کوئی اعراب پڑھا ہی نہیں جا سکتا اِس لئے تینوں حالتوں میں یکساں پڑھے جائیں گے: جَاءَ مُوسیٰ، رَأَیْتُ مُوسیٰ، هُوَ غُلَامُ مُوسیٰ - ایسے اسموں کو اسم مقصور کہتے ہیں۔

٩ - اَلْقَاضِيْ - اَلْعَالِيْ - اَلْجَارِيْ - اَلْمَاضِيْ جیسے الفاظ[1] (جن کے آخر میں ي ساکن ہو) حالت رفعي وجرّي میں ظاہری اعراب سے خالی رہتے ہیں اور حالت نصبي میں اُن کو حسب دستور نصب دیا جائے گا:

جَاءَ الْقَاضِيْ (قاضی آیا) حالت رفعي

جَاءَ غُلَامُ الْقَاضِيْ (قاضی کا غلام آیا) حالت جرّي

رَأَیْتُ الْقَاضِيَ (میں نے قاضی کو دیکھا) حالت نصبي

مذکورہ الفاظ پر لام تعریف نہ ہو تو حالت رفعي وجرّي میں قَاضٍ عَالٍ اور حالت نصبي میں قَاضِیًا - عَالِیًا وغیرہ پڑھیں۔

ان کی جمع سالم قَاضُوْنَ - عَالُوْنَ وغیرہ (حالت رفعي میں) یا قَاضِیْنَ - عَالِیْنَ وغیرہ (حالت نصبي وجرّي میں)۔

ان کا تثنیہ عام قاعدے کے مطابق ہوگا یعنی قَاضِیَانِ، عَالِیَانِ (حالت رفعي میں) یا قَاضِیَیْنِ، عَالِیَیْنِ (حالت نصبی وجرّي میں)۔

١٠ - یاد رکھو حالتوں کے اختلاف سے جن لفظوں کے آخر میں حرکت

[1] ایسے اِسموں کو اسم منقوص کہتے ہیں۔



یا حروف سے کچھ تبدیلی ہوتی رہتی ہے اُنھیں مُعْرَب کہتے ہیں ورنہ مَبْنِي کہلاتے ہیں اسموں میں مبني بہت کم ہیں - ضمیریں، اسم اشارہ، اسم موصول، اسم استفہام وغیرہ مَبْنِيْ ہیں - جن کا بیان آئندہ ہوگا - مبنیات کے اقسام چوتھا حصہ سبق ٥٧ میں دیکھو۔

تنبیہ ٤ - ضمائر مرفوعہ منفصلہ سبق ٦ میں لکھی گئی ہیں - باقی ضمیروں کا بیان سبق ١١ و ١٥ میں ہوگا - مفصل بیان تیسرا حصہ سبق ٤١ میں دیکھو۔

## سلسلۂ الفاظ نمبر ٨

| لفظ | معنی | لفظ | معنی |
|---|---|---|---|
| بَوَّابٌ | دربان | سَیِّدٌ | سردار - آقا |
| ثَمَرٌ (الف) | پھل | سَیِّدَةٌ | ملکہ شریف عورت - بی بی |
| جَبَلٌ (ج) | پہاڑ | فَاصِلَةٌ | دوری - فاصلہ |
| جَمَلٌ (ج) | اونٹ | فَارِهَةٌ | سبک رفتار |
| حَدِیْقَةُ الْحَیَوَانَاتِ | چڑیا گھر | کُمَّثْرٰی | امرود |
| دِیْوَانٌ (ي، دَوَاوِیْنُ) | کچہری | مُزَیَّنٌ | آراستہ |
| دُکَّانٌ (ی) | دکان | مُصَلًّى | نماز کی جگہ - عیدگاہ |
| رَاکِبًا | سوار ہو کر | نَاقَةٌ (ج: نُوْقٌ اور نَاقَاتٌ) | اونٹنی |
| سُوْقٌ (الف) | بازار | | |
| سَیَّارَةٌ[1] (+ سَیَّارَاتٌ) | موٹر | نُزْهَةٌ | تفریح |

[1] اس لفظ کے اصلی معنی سیر کرنے والی ہے - قافلہ کو بھی اور سیر کرنے والے ستاروں کو بھی کہتے ہیں۔

## مشق نمبر ٩ (الف)[1]

(١) اَلتِّلْمِیْذُ حَاضِرٌ (٢) اَلتَّلَامِذَۃُ حَاضِرُوْنَ (٣) اَلْبَوَّابُ قَائِمٌ عِنْدَ الْبَابِ وَالْکَلْبُ جَالِسٌ (٤) ضَرَبَ الْوَلَدُ کَلْبًا بِالْحَجَرِ (٥) جَاءَ مَحْمُوْدٌ مِنَ الْمَدْرَسَۃِ وَذَھَبَ اِلَی الْمَسْجِدِ لِلصَّلٰوۃِ (٦) رَأٰی حَامِدٌ اَسَدًا فِیْ حَدِیْقَۃِ الْحَیَوَانَاتِ (٧) اَکَلَ (کھایا) یَحْیٰی کُمَّثْرٰی وَخَالِدٌ رُمَّانًا (٨) جَاءَ اَحْمَدُ وَذَھَبَ مُحَمَّدٌ ضَاحِکَیْنِ (٩) ذَھَبَ[2] النِّسَاءُ اِلٰی دِھْلِیْ رَاکِبَاتٍ فِی السَّیَّارَۃِ (١٠) رَأَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ذَاھِبِیْنَ اِلَی الْمُصَلّٰی لِصَلٰوۃِ الْعِیْدِ (١١) یَذْھَبُ الْبَنُوْنَ وَالْبَنَاتُ اِلَی الْبُسْتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِلنُّزْھَۃِ (١٢) فِی الْبَغْدَادِ نَھْرٌ جَارٍ مَعْرُوْفٌ بِالدِّجْلَۃِ (١٣) فَاطِمَۃُ سَیِّدَۃُ النِّسَاءِ فِی الْجَنَّۃِ (١٤) جَاءَ قَاضٍ عَادِلٌ رَاکِبًا عَلَی الْفَرَسِ (١٥) رَأَیْتُ قَاضِیَیْنِ عَادِلَیْنِ جَالِسَیْنِ فِی الدِّیْوَانِ (١٦) ھَلْ ھُمْ قَاضُوْنَ ظَالِمُوْنَ؟ (١٧) لَا - بَلْ ھُمْ قَاضُوْنَ عَادِلُوْنَ (١٨) فِی الْھِنْدِ جَبَلٌ عَالٍ مَعْرُوْفٌ بِھِمَالِیَۃ (١٩) ذَھَبَ کِلَا الْوَلَدَیْنِ وَکِلْتَا الْبِنْتَیْنِ اِلَی الْمَدْرَسَۃِ الْعَالِیَۃِ (٢٠) رَأَیْتُ خَلِیْلًا وَسَعِیْدًا کِلَیْھِمَا لَاعِبَیْنِ فِی الْمَیْدَانِ (٢١) اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَعِبْرَۃً[3] لِّاُولِی الْاَبْصَارِ -

---

[1] اس مشق میں اور آئندہ مشقوں میں ہر ایک اسم کی اعرابی حالت اور اس کے اعراب کو خوب سمجھ لیا کرو۔
[2] عاقل کی جمع مؤنث کے لئے فعل واحد مذکر لا سکتے ہیں [3] مبتدا مؤخر ہے۔ اِنَّ کی وجہ سے منصوب ہے۔ فِیْ ذٰلِکَ خبر مقدم ہے باقی جار مجرور مبتدا سے متعلق ہے۔



تنبیہ۔ اس مشق میں وہی افعال استعمال کئے گئے ہیں جو پچھلے سبقوں میں مثالوں کے ضمن میں گذر چکے ہیں۔ ورنہ افعال کا بیان تو سبق ١٤ سے شروع ہوگا۔

## مشق نمبر ٩ (ب)

ذیل کی عبارتوں میں فعل، فاعل، مبتدا، خبر، جار یا مجرور کی خالی جگہ پڑھتے ہوئے مناسب الفاظ سے پُر کرو:-

(١) اَلْاَسَاتِذَۃُ ______ وَالتَّلَامِذَۃُ ______

(٢) ______ جَالِسَۃٌ عَلَی ______

(٣) جَاءَ ______ رَاکِبًا عَلَی ______

(٤) رَأٰی ______ حَارِسًا جَالِسًا ______ الْبَابِ

(٥) ______ اَنْھَارًا ______ فِی الْھِنْدِ

(٦) فِی الْھِنْدِ ______ جَارِیَۃٌ

(٧) ھَلْ ذَھَبَ ______ اِلٰی ______؟

(٨) ______ اَسَدًا وَفِیْلًا فِیْ ______

(٩) ______ عَلِیٌّ ______ عَلَی ______

(١٠) ______ ______ وَ ______ رَاکِبَیْنِ ______

(١١) یَذْھَبُ ______ اِلٰی ______ ______ الظُّھْرِ

(١٢) ______ عُثْمَانَ ______ مَکَّۃَ ______ اَمَامَ الْکَعْبَۃِ

## عربی میں ترجمہ کرو

(۱) ایک اونچا پہاڑ (۲) دُو گزرے ہوئے مہینے (۳) شہروں کے باغ کشادہ ہیں (۴) مکّے سے مصر تک دراز فاصلہ ہے (۵) مَیں نے آج دو بہتی ہوئی نہریں دیکھیں (۶) احمد کے بیٹے کے گھوڑے تیز رفتار ہیں (۷) عثمان تیز اونٹنی پر سوار ہو کر مکّے میں آیا (۸) دُو دربان امیر کے باغ کے دروازے پر کھڑے ہیں (۹) شہروں کے بازاروں کی دکانیں خوب (جِدًّا) آراستہ ہیں (۱۰) کیا انصاف پسند قاضی کچہری میں ہے؟

# اَلدَّرْسُ الْحَادِيْ عَشَرَ

## اَلْاِضَافَةُ

(سبق نمبر ۷ سے پیوستہ)

**تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے صیغے جب مضاف ہوں تو اُن کے آخر کا نونِ اعرابی گر جاتا ہے:-**

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| هُمَا بَيْتَا رَجُلٍ | (وہ ایک شخص کے دو گھر ہیں) | حالت رفعی | دراصل | بَيْتَانِ |
| رَأَيْتُ بَيْتَيْ رَجُلٍ | (میں نے مرد کے دو گھر دیکھے) | حالت نصبی | " | بَيْتَيْنِ |
| اَبْوَابُ بَيْتَيْ رَجُلٍ | (مرد کے دو گھروں کے دروازے) | حالت جرّی | " | بَيْتَيْنِ |
| هُمْ مُعَلِّمُوا الْوَلَدِ | (وہ لڑکے کے معلّمین ہیں) | حالت رفعی | " | مُعَلِّمُوْنَ |



| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| رَأَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ | (لڑکے کے معلّمین کو میں نے دیکھا) | حالت نصبی | دراصل | مُعَلِّمِيْنَ |
| بَيْتُ مُعَلِّمِي الْوَلَدِ | (لڑکے کے معلّمین کا گھر) | حالت جرّی | " | مُعَلِّمِيْنَ |

۲- اَبٌ[1] (باپ) اَخٌ[2] (بھائی) فَمٌ[3] (منہ) یہ الفاظ جب ضمیر واحد متکلّم کے سوا کسی اور لفظ کی طرف مضاف ہوں تو اُن کی صورتیں یہ ہوں گی۔

| حالت رفعی | حالت نصبی | حالت جرّی |
|---|---|---|
| اَبُوْ | اَبَا | اَبِيْ |
| اَخُوْ | اَخَا | اَخِيْ |
| فُوْ | فَا | فِيْ |

تنبیہ ۱- لفظ ذُوْ (والا- مالک- صاحب) کی بھی حالت اضافت میں یہ تین[3] صورتیں ہوں گی- لیکن ذُوْ اسم ظاہر کی طرف ہی مضاف ہوا کرتا ہے- ضمیر کی طرف نہیں ہوتا: ذُوْمَالٍ (مال والا) ذَامَالٍ- ذِيْ مَالٍ-

ذُوْ کا مؤنث ذَاتُ ہے-

ذُوْ کا تثنیہ ذَوَانِ اور جمع ذَوُوْنَ- مؤنث ذَوَاتَانِ- ذَوَاتُ-

ان سب کا اعراب عام اسموں کے جیسا ہوگا: ذَوَا مَالٍ (دو مرد مال والے) ذَوُوْ مَالٍ- ذَاتُ جَمَالٍ (جمال والی) ذَوَاتَا جَمَالٍ (جمال والی دو عورتیں) ذَوَاتُ جَمَالٍ (جمال والی بہت عورتیں)-

---

[1] اَبٌ کا تثنیہ اَبَوَانِ یا اَبَوَيْنِ اور جمع آبَاءٌ- [2] تثنیہ اَخَوَانِ یا اَخَوَيْنِ اور جمع اِخْوَانٌ- [3] تثنیہ فَمَانِ یا فَمَيْنِ اور جمع اَفْوَاهٌ-

تنبیه ۲ - اَبٌ - اَخٌ اور فَمٌ جب ضمیر واحد متکلّم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں اس طرح پڑھیں : اَبِيْ (میرا باپ) اَخِيْ (میرا بھائی) فِيْ (میرا منھ)۔

۳ - ایک اِسم کی طرف دو یا زیادہ اِسموں کو منسوب کرنا ہو تو اُن میں سے پہلے کو حسب دستور مضاف الیه سے پہلے لیکن دوسرے کو اس کے بعد رکھیں اور اس دوسرے اسم کے ساتھ ایک ضمیر لگائیں جو مضاف الیه کی طرف اشارہ کرتی ہو : بَيْتُ الْوَزِيْرِ وَبُسْتَانُهٗ (وزیر کا گھر اور اس کا باغ) بُيُوْتُ الْاُمَرَاءِ وَبَسَاتِيْنُهُمْ (امیروں کے گھر اور ان کے باغات)۔

۴ - جب اسم کو ضمیروں کی طرف مضاف کیا جائے تو یہ صورتیں ہوں گی :۔

| | غائب | | مخاطب | | متکلّم | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | مذکّر | مؤنّث | مذکّر | مؤنّث | مذکّر | مؤنّث |
| واحد | كِتَابُهٗ | كِتَابُهَا | كِتَابُكَ | كِتَابُكِ | كِتَابِيْ | كِتَابِيْ |
| تثنیه | كِتَابُهُمَا | كِتَابُهُمَا | كِتَابُكُمَا | كِتَابُكُمَا | كِتَابُنَا | كِتَابُنَا |
| جمع | كِتَابُهُمْ | كِتَابُهُنَّ | كِتَابُكُمْ | كِتَابُكُنَّ | كِتَابُنَا | كِتَابُنَا |

الف کے بعد یائے متکلّم کو زبر اور ضمیر واحد غائب کو پیش پڑھیں : عَصَايَ (میری لاٹھی)، عَصَاهُ (اس کی لاٹھی) يَدَايَ (میرے دونوں ہاتھ)۔

حروف جارّہ کے ساتھ بھی ضمیریں ملتی ہیں جو مجرور متّصل به حرف

[1] یہ ضمیریں مجرور متصل به اسم کہلاتی ہیں ۔ [2] اس ایک مرد کی کتاب۔



کہلاتی ہیں ۔ دیکھو ان کی گردانیں حسب ذیل ہیں :۔

| | غائب | | مخاطب | | متکلّم | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| | مذکّر | مؤنّث | مذکّر | مؤنّث | مذکّر | مؤنّث |
| واحد | لَهٗ | لَهَا | لَكَ | لَكِ | لِيْ | لِيْ |
| تثنیه | لَهُمَا | لَهُمَا | لَكُمَا | لَكُمَا | لَنَا | لَنَا |
| جمع | لَهُمْ | لَهُنَّ | لَكُمْ | لَكُنَّ | لَنَا | لَنَا |

اسی طور بِ کے ساتھ ملاکر : بِهٖ (اس کے ساتھ) بِهِمَا، بِهِمْ سے بِيْ، بِنَا تک پڑھو

مِنْ ″ ″ ″ مِنْهُ (اس سے) مِنْهُمَا، مِنْهُمْ ″ مِنِّيْ، مِنَّا ″ ″

عَلٰی ″ ″ عَلَيْهِ (اس پر) عَلَيْهِمَا، عَلَيْهِمْ ″ عَلَيَّ، عَلَيْنَا ″ ″

اِلٰی ″ ″ اِلَيْهِ (اس کی طرف) اِلَيْهِمَا، اِلَيْهِمْ ″ اِلَيَّ، اِلَيْنَا ″ ″

تنبیه ۳ - لِ (جو حرفِ جار ہے) ضمیر واحد متکلّم کے سوا باقی ضمیروں کے ساتھ لَ پڑھا جاتا ہے جیسا کہ ابھی لکھا گیا اور لِيْ کو لِيَ پڑھا جاتا ہے : لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ = دِيْنِيْ (تمہارے لئے تمہارا دین اور میرے لئے میرا دین)۔

ضمیر واحد متکلّم مِنْ کے ساتھ لگے تو مِنِّيْ پڑھنا چاہئے اور اِلٰی اور عَلٰی کے ساتھ لگے تو اِلَيَّ (میری طرف) اور عَلَيَّ (مجھ پر) اور فِيْ کے ساتھ فِيَّ پڑھنا چاہئے۔

[1] اُس کے واسطے یا اُس کا، اُس کی، اُس کے، اُس کو۔

ھُمْ اور کُمْ کے بعد جب کوئی اسم معرّف باللّام ہو تو ان دونوں کے میم کو ضمّہ ُ دے کر لامِ تعریف سے مِلا کر پڑھو، لَھُمُ الْمَالُ وَ لَکُمُ الْمَالُ۔

۵۔ مرکّب اضافی پر حرفِ ندا داخل ہو تو مضاف کو فتحہ َ پڑھتے ہیں یَا سَیِّدَ النَّاسِ (اے لوگوں کے سردار) یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ۔

تنبیہ ۴۔ حروفِ نِدا کئی ہیں، جن میں سے یَا زیادہ مستعمل ہے۔

جس اسم پر حرفِ ندا داخل ہو اُسے مُنادٰی کہتے ہیں۔

مُنادٰی مفرد وغیر مضاف ہو تو اس کے آخر کو ضمّہ پڑھنا چاہئے: یَا زَیْدُ (اے زید) یَا رَجُلُ (اے مرد) اور مضاف ہو تو فتحہ پڑھو جس کی مثال ابھی نقرہ ۵ میں لکھی گئی۔

مُنادٰی معرّف باللّام ہو تو یَا کے ساتھ اَیُّھَا (مذکّر کے لئے) اور اَیَّتُھَا (مؤنّث کے لئے) لگانا چاہئے: یَا اَیُّھَا الرَّجُلُ (اے مرد) یَا اَیَّتُھَا الْاِبْنَةُ (اے لڑکی)۔ کبھی یَا بغیر ہی اِن دونوں لفظوں کو مُنادٰی پر داخل کرتے ہیں: اَیُّھَا الرَّجُلُ (اے مرد) اَیَّتُھَا السَّیِّدَةُ (اے شریف عورت)۔

## سلسلۂ الفاظ نمبر ۹

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَبُوْبَکْرٍ | (بکر کا باپ) خاص نام ہے | اَمَامٌ | آگے۔ سامنے |
| | | اِنَّا (= اِنَّنَا) | بیشک ہم |



| | | | |
|---|---|---|---|
| بَنُوْ هَاشِمٍ | (ہاشم کی اولاد) عرب کا ایک قبیلہ ہے | سِنٌّ (الف) | دانت |
| خَتَنٌ | داماد | صِھْرٌ (الف) | سُسرا |
| خَلْفٌ | پیچھے | قَبِیْلَةٌ (ج: قَبَائِلُ) | قبیلہ۔ خاندان |
| دِرْھَمٌ | درم (چاندی کا ایک سکّہ) | عِنْدَ {یہ لفظ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے} | پاس |
| دِیْنَارٌ (ج: دَنَانِیْرُ) | اشرفی | لِسَانٌ | زبان۔ بولی |
| ذَھَبٌ | سونا | مَحْیَا | زندگی۔ جینا |
| رَاجِعٌ | لوٹنے والا | مَمَاةٌ | موت۔ مرنا |
| رَشِیْدٌ | ٹھیک سمجھ والا | نُسُكٌ | عبادت۔ قربانی |
| سَاعَةٌ | گھنٹہ۔ گھڑی۔ قیامت | وَسِخٌ | میلا |

## مشق نمبر ۱[1]

| | |
|---|---|
| (۱) یَا وَلَدُ! هَلِ اسْمُكَ عَبْدُ الْكَرِیْمِ؟ | لَا! بَلِ اسْمِيْ عَبْدُ اللّٰهِ اَیَّتُهَا السَّیِّدَةُ |
| (۲) یَا عَبْدَ اللّٰهِ! هَلْ اَنْتَ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ؟ | نَعَمْ یَا سَیِّدَتِيْ! نَحْنُ بَنُوْ هَاشِمٍ |
| (۳) اَهٰذَا كِتَابُكَ یَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ؟ | نَعَمْ! هٰذَا كِتَابِيْ اَیُّهَا الْاُسْتَاذُ |
| (۴) هَلْ هٰذَا بَیْتُ رُفَقَائِكَ؟ | لَا! لَیْسَ هٰذَا بَیْتَهُمْ بَلْ بَیْتُنَا |
| (۵) اَلَیْسَ هٰذَا كِتَابَ اَخِیْكَ؟ | بَلٰی! هُوَ كِتَابُ اَخِيْ |

[1] ہر اسم کے اعراب پر خاص توجّہ رکھو۔

(۶) هَلْ لَكَ اَخٌ يَا خَلِيْلُ ؟ — نَعَمْ يَا اُسْتَاذِيْ ! لِيْ اِخْوَانٌ

(۷) هَلْ هِيَ اُخْتُكَ الصَّغِيْرَةُ ؟ — نَعَمْ ! هِيَ اُخْتِيَ الصَّغِيْرَةُ

(۸) اَهٰذَا اَخُوْ مُحَمَّدٍ ؟ — لَا ! هُوَ اَخُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ

(۹) اَرَأَيْتَ اَخَا مُحَمَّدٍ ؟ — نَعَمْ ! اَخُوْ مُحَمَّدٍ لِيْ رَفِيْقٌ فِي الْمَدْرَسَةِ

(۱۰) هَلْ هٰذَا كِتَابُ اَخِيْ مُحَمَّدٍ ؟ — نَعَمْ هُوَ كِتَابُ اَخِيْهِ

(۱۱) هَلْ رَأَيْتَ بِنْتَيْ خَالِدٍ ؟ — نَعَمْ ! بِنْتَاهُ ذَوَاتَا عِلْمٍ وَجَمَالٍ

(۱۲) هَلْ يَدَاكَ نَظِيْفَتَانِ — نَعَمْ ! يَدَايَ نَظِيْفَتَانِ

(۱۳) هَلْ ثِيَابُ مُعَلِّمِيْكُمْ نَفِيْسَةٌ ؟ — نَعَمْ ! ثِيَابُهُمْ نَفِيْسَةٌ

(۱۴) هَلْ عِنْدَكَ سَاعَةُ فِضَّةٍ ؟ — نَعَمْ ! وَعِنْدَ اُمِّيْ سَاعَةٌ مِنَ الذَّهَبِ

(۱۵) هَلْ عَلَيْكَ لَهٗ دَرَاهِمُ ؟ — نَعَمْ ! عَلَيَّ لَهٗ دَرَاهِمُ وَلِيْ عَلَيْهِ دَنَانِيْرُ

(۱۶) هَلْ ذَهَبَ ابْنُ الْمَلِكِ وَبِنْتُهٗ اِلٰى شِمْلَه ؟ — لَا ! بَلْ هُمَا ذَاهِبَانِ اِلٰى حَيْدَرْ آبَاد

(۱۷) سَيِّدُ الْقَوْمِ خَادِمُهُمْ [الحديث] (۱۸) فِيْ فِيْنَا [يَا فِيْ فَمِنَا] لِسَانٌ وَاَسْنَانٌ (۱۹) لِسَانُكُمْ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُنَا هِنْدِيٌّ (۲۰) اِبْنُ اَبِيْ



بَكْرٍ نِ الْكَبِيْرُ عَبْدُ اللّٰهِ (۲۱) اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ هُمَا صِهْرَا رَسُوْلِ اللّٰهِ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ خَتَنَاهُ (۲۲) بِنْتَا اَبِي الْحَسَنِ وَاَبْنَاهُ صَالِحُوْنَ (۲۳) مُعَلِّمُوْ مَدْرَسَةِ الْمُسْلِمِيْنَ رِجَالٌ مِنَ الْعُلَمَاءِ الْكِبَارِ (۲۴) لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ (۲۵) اَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ ؟ (۲۶) وَرَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ (۲۷) اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۔

## نیچے لکھے ہوئے جملوں کو صحیح اعراب لگاؤ اور وجہ بتاؤ[1]

(۱) هما غلامان صالحان (۲) هما غلاما زيد (۳) هم معلّمون (۴) هم معلّمو المدرسة (۵) يدا ابنت الحسن نظيفتان ورجلاها وسختان (۶) انّ النساء الصالحات معلّمات في مدرسة البنات (۷) هذا فرس غلام ابن الوزير (۸) ولد المرءة العاقلة قائم (۹) ابن المرءة العاقل جالس امام المعلّم (۱۰) بنت الرجل الصالحة جميلة (۱۱) ارأيت الاسد الكبير في حديقة الحيوانات ؟ (۱۲) هل هو قاض عادل ؟ (۱۳) ارأيت القاضى العادل ؟ (۱۴) هل ذهب القاضى العادل راكبا على الناقة (۱۵) ضرب ابوخالد آبا حامد (۱۶) عثمان رأى زينب عند فاطمة (۱۷) ياعبد الكريم هل رأيت معلّمي مدرستنا ؟

[1] لازمی نہیں ہے۔

## عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۵۔ اُردو میں واحد مخاطب کے لئے عموماً جمع مخاطب کا صیغہ استعمال کرتے ہیں۔ عربی ترجمہ میں واحد بھی لاسکتے ہیں اور جمع بھی۔ عربی ترجمہ میں حرف استفہام (دیکھو سبق ۶ تنبیہ ۴) حذف نہ کرو۔ اگرچہ اردو میں حذف کرسکتے ہیں۔

| سوال | جواب |
|---|---|
| (۱) تمہارا نام عبدالرحمٰن ہے؟ | جی ہاں! میرا نام عبدالرحمٰن ہے۔ |
| (۲) عبدالرحمٰن! کیا یہ تمہاری کتاب ہے؟ | نہیں! یہ عبداللہ کی کتاب ہے۔ |
| (۳) کیا تمہارے پاس سونے کی گھڑی ہے؟ | نہیں! میرے پاس چاندی کی گھڑی ہے۔ |
| (۴) کیا وہ تمہارا بڑا بھائی ہے؟ | جی ہاں! وہ میرا بڑا بھائی ہے۔ |
| (۵) کیا یہ وزیر کے بیٹے کا گھر ہے؟ | نہیں! وہ بادشاہ کے بیٹے کا گھر ہے۔ |
| (۶) تیرے چھوٹے بھائی کے دونوں ہاتھ صاف ہیں؟ | جی ہاں! لیکن (بَلْ) اُس کے دونوں پاؤں میلے ہیں۔ |
| (۷) تم نے حامد کے بھائی کو دیکھا؟ | جی ہاں! حامد کا بھائی ایک اچھا لڑکا ہے۔ |
| (۸) تم نے محمود کی دونوں بہنوں کو دیکھا؟ | جی ہاں! اس کی دونوں بہنیں میری ماں کے پاس بیٹھی ہیں۔ |
| (۹) کیا تمہارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں؟ | جی ہاں! ہمارے معلّمین مدرسہ میں بیٹھے ہیں۔ |



## سوالات نمبر ۵

(۱) اعراب کیا ہے؟

(۲) اسم کی اعرابی حالتیں کتنی ہیں؟

(۳) اعراب کتنے قسم کا ہوتا ہے؟

(۴) اسم کو حالت رفعی میں کب سمجھنا چاہئے اور حالت نصبی میں کب اور حالت جرّی میں کب؟

(۵) تثنیہ کا اعراب بیان کرو۔

(۶) جمع مذکّر سالم اور جمع مؤنّث سالم کا اعراب کس طرح ہوتا ہے؟

(۷) اسم غیر منصرف کا اعراب بیان کرو۔

(۸) اَلْقَاضِيْ جیسے الفاظ تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھے جائیں گے؟

(۹) اَلْقَاضِيْ سے لام تعریف نکال دیں تو تینوں حالتوں میں کس طرح پڑھیں گے؟

(۱۰) اَلْعَالِيْ کا تثنیہ اور جمع بناؤ۔

(۱۱) اسم مبنی کسے کہتے ہیں ان کی چند قسمیں بیان کرو؟

(۱۲) تثنیہ اور جمع سالم مذکّر جب مضاف ہوں تو ان میں کیا تغیّر ہوگا؟

(۱۳) اَبٌ، اَخٌ اور فَمٌ ضمیر واحد متکلّم کے سوا کسی اسم کی طرف مضاف ہوں تو تینوں حالتوں میں انھیں کس طرح پڑھتے ہیں اور جب ضمیر واحد متکلّم کی طرف مضاف ہوں تو کس طرح پڑھو گے؟

(۱۴) اسم مضاف کی صفت لانا ہو تو وہ اپنے موصوف کے ساتھ رہے گی یا فاصلے سے؟

(۱۵) ذُوْ کا اعراب کیا ہوگا اور اس کے تثنیہ وجمع ومؤنّث کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۶) دو اسموں کو ایک اسم کی طرف مضاف کرنا ہو تو اس کی کیا صورت ہوگی؟

(۱۷) مضاف پر حرفِ ندا داخل ہو تو مضاف کا اعراب کیا ہوگا؟

(۱۸) ضمیریں مضاف الیہ واقع ہوں تو انھیں کونسی ضمیریں کہتے ہیں؟

(۱۹) عَلٰی کے ساتھ ضمیر ملاکر گردان کرو۔

# اَلدَّرْسُ الثَّانِيْ عَشَرَ

## اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ

۱۔ جن لفظوں کے ذریعے سے کسی چیز کی طرف اشارہ کیا جاتا ہے وہ اسماءِ اشارہ (اَسْمَاءُ الْاِشَارَةِ) ہیں اور وہ ۲ قسم کے ہیں :۔

(۱) قریب کے لئے (نزدیک کی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لئے) ان کی کثیر الاستعمال صورتیں یہ ہیں :۔

| | واحد | تثنیہ | جمع |
|---|---|---|---|
| مذکر | هٰذَا یہ ایک مرد | هٰذَانِ (حالت رفعی)<br>هٰذَيْنِ (حالت نصبی و جرّی)<br>یہ ۲ مرد | هٰؤُلَاءِ یہ بہت مرد |
| مؤنث | هٰذِهٖ یہ ایک عورت | هَاتَانِ (حالت رفعی)<br>هَاتَيْنِ (حالت نصبی و جرّی)<br>یہ ۲ عورتیں | هٰؤُلَاءِ یہ بہت عورتیں |

(۲) بعید کے لئے (جن سے دور کی چیز کی طرف اشارہ کیا جائے) ان کی عام صورتیں یہ ہیں :۔

| | واحد | تثنیہ | جمع |
|---|---|---|---|
| مذکر | ذَاكَ یا ذٰلِكَ وہ ایک مرد | ذَانِكَ (حالت رفعی)<br>ذَيْنِكَ (حالت نصبی و جرّی)<br>وہ ۲ مرد | اُولَاءِكَ جو اکثر اُولٰئِكَ لکھا جاتا ہے وہ بہت مرد |
| مؤنث | تَاكَ یا تِيْكَ یا تِلْكَ وہ ایک عورت | تَانِكَ (حالت رفعی)<br>تَيْنِكَ (حالت نصبی و جرّی)<br>وہ ۲ عورتیں | اُولَاءِكَ<br>اُولٰئِكَ<br>وہ بہت عورتیں |



تنبیہ ۱۔ اصل میں اسمائے اشارہ ذَا۔ ذَانِ وغیرہ بغیر ھا اور كَ کے ہیں۔ مگر ان کا استعمال بہت کم ہوتا ہے۔

تنبیہ ۲۔ كَذٰلِكَ (ویسا ہی۔ ایسا ہی) اور هٰكَذَا (ایسا ہی) بہت مستعمل ہیں۔

تنبیہ ۳۔ اسم اشارہ بعید کے آخر میں جو کاف (كَ) ہے اس کو کبھی مخاطب کے لحاظ سے ضمیر مخاطب مجرور کی طرح بدلا کرتے ہیں جس کے معنی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ تبدیلی زیادہ تر "ذٰلِكَ" میں ہوتی ہے: ذٰلِكَ ذٰلِكُمَا ذٰلِكُمْ ذٰلِكِ ذٰلِكُنَّ۔ ان سب کے معنی ایک ہی ہیں: ذٰلِكُمَا رَبُّكُمَا (وہ تم دونوں کا رب ہے) ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ (وہ اللہ تمہارا رب ہے)۔

تنبیہ ۴۔ اسمائے اشارہ تثنیہ کے سوا سب مبنی ہیں۔

۲۔ جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے مُشَارٌ اِلَيْهِ کہتے ہیں۔ اسم اشارہ اور مُشَارٌ اِلَيْهِ مل کر جملے کا ایک جز یعنی مبتدا یا فاعل یا مفعول ہوتے ہیں (مرکب توصیفی۔ مرکب اضافی کی مانند)۔

۳- مشارٌ الیہ ہمیشہ مُعرَّف باللّام یا مضاف ہوگا۔

۴- اگر مشارٌ الیہ معرّف بِاللّام ہو تو اسم اشارہ پہلے لانا چاہئے جیسے ھٰذَا الْکِتَابُ (یہ کتاب)۔

اور اگر وہ کسی اسم کی طرف مضاف ہو تو اسم اشارہ کو مضاف الیہ کے بعد لانا چاہئے جیسے کِتَابُکُمْ ھٰذَا (تمہاری یہ کتاب) اِبْنُ الْمَلِکِ ھٰذَا (بادشاہ کا یہ لڑکا)۔

اگر مذکورہ فقروں میں اسم اشارہ پہلے لایا جائے اور کہا جائے ھٰذَا کِتَابُکُمْ تو اس کے معنی ہوں گے "یہ تمہاری کتاب ہے"، اِس صورت میں "کِتَابُکُمْ" مشارٌ الیہ نہیں بلکہ خبر ہے۔ اسی لئے کہ جملہ پورا ہو جاتا ہے (دیکھو ذیل میں ۵-(ج))۔

۵- جب اسم اشارہ اکیلا (بغیر مشارٌ الیہ) جملے میں مبتدا واقع ہو تو دیکھیں:-

(الف) اگر خبر معرّف باللّام ہے تو اسم اشارہ اور خبر کے درمیان ایک ضمیر بڑھا دیں جو صیغے میں اسم اشارہ کے مطابق ہو (جیسا کہ سبق ۶ جملۂ اسمیّہ کے بیان میں تم نے پڑھا ہے) ھٰذَا ھُوَ الْکِتَابُ (یہ کتاب ہے) اُولٰئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (وہ لوگ [یا وہی لوگ] فلاح پانے والے ہیں)۔

اِن مثالوں میں مشارٌ الیہ[1] مقدّر ہے گویا دراصل یہ ہے ھٰذَا الشَّیْءُ

[1] دل میں پوشیدہ۔



ھُوَ الْکِتَابُ۔ اُولٰئِکَ النَّاسُ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۔

(ب) اگر خبر معرّف باللّام نہ ہو تو ضمیر نہ بڑھائیں: ھٰذَا کِتَابٌ (یہ ایک کتاب ہے)۔ اِس مثال میں بھی مشارٌ الیہ مقدّر ہے۔

(ج) اور اگر خبر مضاف ہو تو بھی ضمیر کی ضرورت نہیں: ھٰذَا ابْنُ الْمَلِکِ (یہ بادشاہ کا بیٹا ہے) ھٰذَا کِتَابُکُمْ (یہ تمہاری کتاب ہے) البتہ کلام میں زور پیدا کرنا مقصود ہوتا ہے تو ضمیر بڑھا دیتے ہیں: ھٰذَا ھُوَ کِتَابُکُمْ (یہی تمہاری کتاب ہے) ذَاکَ ھُوَ ابْنُ الْمَلِکِ (وہی بادشاہ کا بیٹا ہے)۔

تنبیہ ۵- اِبْنُ الْمَلِکِ ھٰذَا اور ھٰذَا ابْنُ الْمَلِکِ ان دونوں مثالوں کے فرق کو خوب ذہن نشین کرلو۔

تنبیہ ۶- ھٰھُنَا یا ھُنَا (یہاں) اور ھُنَاکَ (وہاں) بھی اسم اشارہ ہیں۔ ان کے استعمال کا کوئی خاص قاعدہ نہیں ہے۔

## سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

| لفظ | معنی | لفظ | معنی |
|---|---|---|---|
| تِیْنٌ | انجیر | لَا رَیْبَ | کچھ شک نہیں |
| حُمْرَۃٌ | سرخی | عَمٌّ (الف) | چچا |
| خَالٌ (الف = اَخْوَالٌ) | ماموں | عَمَّۃٌ | پھوپھی |
| خَالَۃٌ | خالہ | اَلْمُتَّقِیْ | پرہیزگار |
| رَیْبٌ | شک | مَطْلُوْبٌ | مقصود |

| | | | |
|---|---|---|---|
| مَنْظَرٌ (ل) | نظّارہ | قَالَ (فعل ماضی مذکّر) | اُس مرد نے کہا |
| هُدًى | ہدایت | قَالَتْ (فعل ماضی مؤنّث) | اُس عورت نے کہا |
| وَجْهٌ (ب) | مُنہ | كَاَنَّ | گویا کہ۔ جیسا کہ |

## مشق نمبر ۱۱

(۱) هٰذَا هُوَ مَطْلُوْبِيْ (۲) هٰذِهِ امْرَأَةٌ حَسَنَةٌ (۳) هٰذَانِ الرَّجُلَانِ اَخَوَانِ (۴) هٰؤُلَاءِ الْاَشْخَاصُ اِخْوَانٌ (۵) كِتَابُ هٰذَا الْوَلَدِ نَظِيْفٌ وَكَذٰلِكَ وَجْهُهٗ (۶) كِتَابُ الْوَلَدِ هٰذَا وَسِخٌ (۷) اِسْمُ هٰذِهِ الْبِنْتِ زَيْنَبُ (۸) تِلْكَ الْمَنَاظِرُ حَسَنَةٌ (۹) هَاتَانِ الْيَدَانِ نَظِيْفَتَانِ (۱۰) اَهٰذَا اَخُوْكَ اَمْ ذَاكَ؟ (۱۱) ذَاكَ عَمِّيْ وَهٰذَا ابْنُ عَمِّيْ (۱۲) هٰذَا الرَّجُلُ خَالِيْ وَتِلْكَ الْمَرْأَةُ خَالَتِيْ وَهٰذِهٖ عَمَّتِيْ (۱۳) وَجْهُ هٰذِهِ الْاِبْنَةِ لَيْسَ بِقَبِيْحٍ (۱۴) اُخْتَايَ تَانِكَ قَائِمَتَانِ اَمَامَ الْمُعَلِّمَةِ (۱۵) هٰذِهِ الْكُمَّثْرٰى حُلْوَةٌ جِدًّا وَكَذٰلِكَ هٰذَا التِّيْنُ (۱۶) تِلْكَ الْبُيُوْتُ لِذَيْنِكَ الرَّجُلَيْنِ (۱۷) فِيْ يَدَيْكَ هَاتَيْنِ حُمْرَةٌ (۱۸) ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (۱۹) اُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ (۲۰) قِيْلَ (کہا گیا) اَهٰكَذَا عَرْشُكِ؟ (۲۱) قَالَتْ كَاَنَّهٗ (گویا کہ وہ) هُوَ (۲۲) اِنَّا هٰهُنَا قَاعِدُوْنَ



(۲۳) فَذَانِكَ بُرْهَانَانِ مِنْ رَّبِّكَ اِلٰى فِرْعَوْنَ (دیکھو سبق ۱۰ ـ ۷)

(۲۴) قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ۔

## عربی میں ترجمہ کرو

(۱) یہ طبیب عالم ہے (۲) میرا یہ دوست دولتمند ہے (۳) وہ دوست (جمع) دولتمند ہیں (۴) بادشاہ کا یہ لڑکا سخی ہے (۵) یہ دونوں بھائی ہیں (۶) وہ اُونٹنی خوبصورت ہے (۷) یہ خوبصورت لڑکا نیک ہے (۸) اے عبداللہ! کیا یہ تمھارا لڑکا ہے؟ (۹) وہ لڑکے اپنے باپ کے سامنے کھڑے ہیں (۱۰) یہ (ایک) اچّھا آدمی ہے اور وہ دونوں بدکار ہیں (۱۱) وہ لڑکی نیک ہے اور ویسی ہی اس کی ماں۔

# سوالات نمبر ۶

(۱) اسماء اشارہ کی کثیر الاستعمال صورتیں کیا ہیں؟

(۲) اسماء اشارہ میں معرب کون سے الفاظ ہیں؟

(۳) جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے اُسے کیا کہتے ہیں؟

(۴) مشارٌ الیہ ہمیشہ کس طرح استعمال ہوتا ہے؟

(۵) مشارٌ الیہ معرّف باللام ہو تو اسم اشارہ کہاں رکھنا چاہئے؟

(۶) جب اسم اشارہ بغیر مشارٌ الیہ کے جملے میں آئے تو اس کے استعمال کی کیا صورتیں ہوں گی؟

(۷) کِتَابُکُمْ هٰذَا اور هٰذَا کِتَابُکُمْ کے معنی اور ترکیب میں کیا فرق ہے؟

(۸) ذٰلِكَ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُمْ، ذٰلِكِ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُنَّ ان تمام الفاظ کے معنوں میں کچھ فرق ہے یا نہیں؟

(۹) ذٰلِكَ یا تِلْكَ وغیرہ کے لک میں مذکورہ طریقہ پر تبدیلیاں کب ہوتی ہیں۔ مثالیں دے کر سمجھاؤ۔



# اَلدَّرْسُ الثَّالِثُ عَشَرَ

## اَسْمَاءُ الْاِسْتِفْهَامِ

۱۔ مَنْ (کون)، مَا (کیا)، مَاذَا (کیا)، اَیْشَ[1] (کیا)، اَیٌّ (کون سا)، اَیَّةٌ (کون سی)، کَمْ (کتنا۔ کتنی)، کَیْفَ (کیسا۔ کیسی)، اَیْنَ (کہاں)، مَتٰی (کب)، لِمَا (کیوں)، لِمَاذَا (کیوں)، اَنّٰی (کہاں سے۔ کس طرح سے)۔

تنبیہ ۱۔ اسمائے استفہام اَیٌّ اور اَیَّةٌ کے سوا سب مبنی ہیں (دیکھو سبق ۱۰۔۱۰)۔

تنبیہ ۲۔ سبق ۶ تنبیہ ۴ میں تم نے پڑھا ہے کہ هَلْ اور اَ سے جملے میں استفہام کے معنی پیدا ہوتے ہیں وہ دونوں حرف استفہام ہیں۔ یعنی جملے میں مبتدا یا فاعل نہیں بن سکتے اور اسماء استفہام تو مبتدا، فاعل یا مفعول بن سکتے ہیں۔

۲۔ اسماء استفہام جملوں کے شروع میں داخل ہوتے ہیں: مَنْ اَبُوْكَ (تیرا باپ کون ہے؟) مگر جب وہ مضاف الیہ واقع ہوں تو عام قاعدے کے مطابق انھیں مضاف کے بعد لانا چاہئے: کِتَابُ مَنْ (کس کی کتاب) یا اسم استفہام پر لِ (حرفِ جار) بڑھا کر جملے کے شروع میں بھی لا سکتے ہیں: لِمَنِ الْکِتَابُ

[1] دراصل اَیُّ شَیْءٍ۔

(کس کی کتاب ہے؟) لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ (آج کے دن مُلک کس کا ہے؟)

۳- **حروفِ جارّہ (دیکھو سلسلۂ الفاظ نمبر ۶)** اسماء استفہام کے **شروع میں لگائے جاتے ہیں** : لِمَنْ (کس کا) لِمَا (کس کا)، بِكَمْ (کتنے میں)، اِلٰی اَیْنَ (کہاں کو)، مِنْ اَیْنَ (کہاں سے) اِلٰی مَتٰی (کب تک)، مِمَّا دراصل مِنْ مَا (کس چیز سے) مِمَّنْ دراصل مِنْ مَنْ (کس شخص سے)، عَمَّا = عَنْ مَا (کس چیز سے (کس چیز کی نسبت) فِيْمَا (کس چیز میں)۔

۴- بعض حروفِ جارّہ کے ساتھ کبھی بغیر الف کے بولا جاتا ہے چنانچہ لِمَا سے لِمَ، عَمَّا سے عَمَّ، فِيْمَا سے فِيْمَ ہوجاتا ہے۔

۵- اَيُّ اور اَيَّةُ اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوا کرتے ہیں : اَيُّ رَجُلٍ یا اَيُّ الرِّجَالِ (کون سا مرد)، اَيَّةُ مَرْاَةٍ یا اَيَّةُ النِّسَاءِ (کون سی عورت) سمجھ لو اَيُّ کے بعد نکرہ تو واحد ہوگا اور مُعرّف باللّام جمع۔

۶- کَمْ کے بعد اسم "منصوب" اور واحد ہوتا ہے : کَمْ دِرْهَمًا عِنْدَكُمْ (تمہارے پاس کتنے درم ہیں؟)، کَمْ سَنَةً عُمْرُكَ (تیری عمر کے سال کی ہے؟)۔

۷- کَمْ کبھی استفہام کے لئے نہیں بلکہ خبر کے لئے ہوتا ہے اسے کَمْ خَبَرِيَّه کہتے ہیں۔ اُس وقت اُس کے معنی ہوں گے "کئی ایک" یا "بہتیرے"۔ کَمْ خَبَرِيَّه کے بعد اسم مجرور ہوتا ہے کبھی "واحد"، کبھی "جمع" جیسے کَمْ عَبْدٍ یا عَبِيْدٍ اَعْتَقْتُ (میں نے بہتیرے غلام آزاد کر دیئے)۔ کَمْ استفہامیہ کے بعد کمتر اور خبریّہ کے بعد اکثر مِنْ کا بھی استعمال



ہوتا ہے : کَمْ مِنْ رُبِّيَّةٍ عِنْدَكَ؟ کَمْ مِنْ دِيْنَارٍ یا دَنَانِيْرَ[1] صَرَفْتُهَا عَلَى الْفُقَرَاءِ (میں نے بہتیری اشرفیاں فقیروں پر صرف کیں)۔

## سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۱

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَمْرٌ | کام۔حکم | عَصَا | لاٹھی |
| بَيْنَ | درمیان | قَلَمُ الْحِبْرِ | سیاہی کا قلم |
| حِبْرٌ | سیاہی | قَلَمُ الرَّصَاصِ | پنسل سیسہ کا قلم |
| خَمْسَةٌ | پانچ | قَهَّارٌ | زبردست |
| رُبِّيَّةٌ | روپیہ | وَاحِدٌ | ایک |
| سَمِيْنٌ (ج) | فربہ | يَمِيْنٌ | دایاں ہاتھ - دائیں |
| ضَرُوْرِيٌّ | ضروری | يَسَارٌ | بایاں ہاتھ - بائیں |
| عَافِيَةٌ | آرام | | |

## مشق نمبر ۱۲ (الف)

| | |
|---|---|
| (۱) مَا هٰذَا؟ | هٰذَا قَلَمُ الرَّصَاصِ |
| (۲) وَمَا ذَاكَ | ذَاكَ قَلَمُ الْحِبْرِ |
| (۳) مَا هٰذِهٖ؟ | هٰذِهٖ دَوَاةٌ |
| (۴) وَمَا ذَا فِي الدَّوَاةِ؟ | فِي الدَّوَاةِ حِبْرٌ |

[1] غیر منصرف ہے اس لئے حالت جرّی میں فتحہ دیا گیا۔

| سوال | جواب |
|---|---|
| (٥) مَنْ هٰذَانِ الرَّجُلَانِ ؟ | هٰذَانِ عَمِّيْ وَخَالِيْ |
| (٦) وَمَنْ تِلْكَ الْبِنْتُ بَيْنَهُمَا ؟ | تِلْكَ اُخْتِي الصَّغِيْرَةُ زُبَيْدَةُ |
| (٧) اَيُّ رَجُلٍ جَالِسٌ خَلْفَكَ ؟ | ذَاكَ اَخِي الْكَبِيْرُ حَامِدٌ |
| (٨) مَنْ هٰؤُلَاءِ الرِّجَالُ ؟ | هٰؤُلَاءِ اَسَاتِذَةُ الْمَدْرَسَةِ |
| (٩) مَنْ هٰؤُلَاءِ النِّسَاءُ ؟ | هُنَّ مُعَلِّمَاتٌ فِيْ مَدْرَسَةِ الْبَنَاتِ |
| (١٠) اَيْنَ اَخُوْكَ الصَّغِيْرُ ؟ | هُوَ ذَهَبَ اِلَى الْمَدْرَسَةِ |
| (١١) مَتٰى ذَهَبَ ؟ | ذَهَبَ قَبْلَ سَاعَتَيْنِ |
| (١٢) لِمَنْ هٰذَا الْكِتَابُ ؟ | هٰذَا هُوَ كِتَابِيْ |
| (١٣) مَنْ رَبُّكَ ؟ | اَللّٰهُ رَبِّيْ |
| (١٤) مَنْ نَبِيُّكَ ؟ | مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَبِيِّيْ |
| (١٥) مَا دِيْنُكَ | اَلْاِسْلَامُ دِيْنِيْ |

## مشق نمبر ١٢ (ب)

| سوال | جواب |
|---|---|
| (١) مَا اسْمُكَ يَا وَلَدُ ؟ | اِسْمِيْ عَبْدُ اللّٰهِ سَيِّدِيْ |
| (٢) مَا اسْمُ اَبِيْكَ يَا عَبْدَ اللّٰهِ ؟ | اِسْمُهٗ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ |
| (٣) مِنْ اَيْنَ اَنْتُمْ ؟ | نَحْنُ مِنْ مَكَّةَ |
| (٤) اِلٰى اَيْنَ ذَاهِبُوْنَ اَنْتُمْ ؟ | نَحْنُ ذَاهِبُوْنَ اِلَى الْهِنْدِ |
| (٥) كَيْفَ حَالُكُمْ ؟ | اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْنُ بِالْعَافِيَةِ |



| سوال | جواب |
|---|---|
| (٦) كَمْ وَلَدًا لَكَ يَا خَالِدُ ؟ | لِيْ خَمْسَةُ اَوْلَادٍ يَا سَيِّدِيْ |
| (٧) كَمْ بِنْتًا حَاضِرَةٌ فِي الْمَدْرَسَةِ ؟ | يَا سَيِّدِيْ خَمْسُوْنَ بِنْتًا حَاضِرَةٌ اَلْيَوْمَ فِي الْمَدْرَسَةِ |
| (٨) كَمْ لَكَ مِنَ الْاِخْوَانِ وَالْاَخَوَاتِ ؟ | لِيْ اُخْتَانِ وَاَخٌ وَاحِدٌ |
| (٩) بِكَمْ هٰذِهِ الْبَقَرَةُ السَّمِيْنَةُ ؟ | هٰذِهِ الْبَقَرَةُ بِعِشْرِيْنَ رُبِيَّةً |
| (١٠) لِمَ جَالِسٌ اَنْتَ هٰهُنَا ؟ | اَنَا جَالِسٌ لِاَمْرٍ ضَرُوْرِيٍّ |
| (١١) مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يَا مُوْسٰى ؟ | هِيَ عَصَايَ |
| (١٢) قَالَ اَنّٰى لَكِ هٰذَا ؟ | قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ |
| (١٣) لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ ؟ | لِلّٰهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ |
| (١٤) مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ ؟ | اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ |

## مشق نمبر ١٢ (ج) ذیل کے سوالات کے جوابات پڑھے ہوئے الفاظ کی مدد سے لکھو

| | |
|---|---|
| (١) مَا هٰذَا ؟ | (٧) مَنْ هٰؤُلَاءِ ؟ |
| (٢) مَا هٰذِهٖ ؟ | (٨) اَيْشَ اسْمُكَ ؟ |
| (٣) مَا ذَاكَ ؟ | (٩) اَيْنَ اَخُوْكَ يَا اَحْمَدُ ؟ |
| (٤) مَا تِلْكَ ؟ | (١٠) مَا اسْمُ اَخِيْكَ ؟ |
| (٥) مَنْ هٰذَا ؟ | (١١) مَنْ ضَرَبَ اَخَاكَ ؟ |
| (٦) مَنْ هٰذَانِ | (١٢) مَنْ ضَرَبَ اَخِيْ ؟ |

| | |
|---|---|
| (۱۳) کَمْ لَكَ مِنَ الْاِخْوَانِ ؟ | (۱۸) اَیَّةُ النِّسَاءِ جَالِسَةٌ عِنْدَ اُمِّكَ ؟ |
| (۱۴) بِنْتُ مَنْ هٰذِهٖ ؟ | (۱۹) كَیْفَ هٰذَا الْكِتَابُ ؟ سَهْلٌ اَمْ صَعْبٌ ؟ |
| (۱۵) اَیْنَ اَبُوْهَا ؟ | (۲۰) مَتٰى ذَهَبَ اَبُوْكَ اِلٰى بَمْبَائِیْ ؟ |
| (۱۶) اَرَأَیْتَ اَبَاهَا ؟ | |
| (۱۷) اَرَأَیْتَ بَیْتَ اَبِیْهَا ؟ | |

## عربی میں ترجمہ کرو

| | |
|---|---|
| (۱) تم کون ہو؟ | جناب (یا سیّدی) میں حامد ہوں |
| (۲) تمھارے باپ کا نام کیا ہے؟ | میرے باپ کا نام حسن ابن علی ہے |
| (۳) عبد الرحمٰن کے کتنے بیٹے اور کتنی بیٹیاں ہیں؟ | اس کو ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں |
| (۴) تمھارے سامنے کونسی عورت کھڑی ہے؟ | وہ میرے بھائی کی بیوی ہے |
| (۵) اس (عورت) کے ہاتھ میں کیا ہے؟ | اس کے ہاتھ میں کپڑے ہیں |
| (۶) وہاں کتنے آدمی کھڑے ہیں؟ | وہاں پانچ آدمی کھڑے ہیں |
| (۷) آج کتنے لڑکے حاضر ہیں؟ | جناب! آج تین ۳ لڑکے حاضر ہیں |
| (۸) محمود تو یہاں کیوں کھڑا ہے؟ | میں ایک ضروری کام کے لئے کھڑا ہوں |
| (۹) یہ کتاب کتنے کی ہے؟ | یہ کتاب پانچ روپے کی ہے۔ |



| | |
|---|---|
| (۱۰) خالد تمھارے کتنے بھائی ہیں؟ | جناب میرے دو بھائی ہیں |
| (۱۱) یہ چھوٹا کتّا کس کا ہے؟ | یہ میرے ماموں کا کتّا ہے |
| (۱۲) ابھی تم کہاں جا رہے ہو؟ | جناب! ہم مدرسے جا رہے ہیں |
| (۱۳) تیرا بھائی کب گیا؟ | وہ ایک گھنٹہ قبل گیا |

## ذیل کے جملوں کی ترکیب کرو

تنبیہ۔ چھٹے سبق میں جملۂ اسمیّہ اور دسویں سبق میں جملۂ فعلیّہ کی ترکیب کی طرف کچھ اشارہ ہو چکا ہے۔ یہاں پھر چند آسان جملوں کی ترکیب سادہ طریقے پر لکھی جاتی ہے۔

جملۂ اسمیّہ ہو یا فعلیّہ اگر اس میں کسی بات کی خبر دی گئی ہو تو اسے خبریّہ کہو اور کوئی بات پوچھی گئی ہو تو استفہامیّہ کہو جسے انشائیّہ بھی کہتے ہیں۔

(۱) حَامِدٌ جَالِسٌ
مبتدا خبر } جملۂ اسمیّہ خبریّہ

(۲) عَلِیٌّ رَجُلٌ سَخِیٌّ
مبتدا موصوف صفت مل کر خبر } جملۂ اسمیّہ خبریّہ

(۳) مَنْ جَالِسٌ عَلَى الْكُرْسِیِّ ؟
اسم استفہام مبتدا خبر حرف جار مجرور (متعلق خبر) } جملۂ اسمیّہ استفہامیہ

(۴) هَلْ كَتَبَ زَیْدٌ مَكْتُوْبًا اِلٰى خَالِدٍ ؟
حرف استفہام فعل فاعل مفعول جار مجرور (متعلق فعل) } جملۂ فعلیّہ استفہامیہ

# سوالات نمبر ۷

(۱) اسماء استفہام کون کون سے لفظ ہیں اور حروف استفہام کون کون سے ؟ اور دونوں میں فرق کیا ہے ؟

(۲) اسماء استفہام کو جملوں میں کہاں رکھنا چاہیئے ؟

(۳) اسماء استفہام میں کون سا لفظ معرب ہے ؟

(۴) کَمْ کتنے قسم کا ہے اور ہر قسم کے بعد اسم کا اعراب کیا ہوتا ہے ؟

(۵) اَیٌّ اور اَیَّۃٌ کا استعمال کس طرح ہوتا ہے ؟ مثالیں دے کر سمجھاؤ ۔

(۶) عَمٌّ اور فَمٌ اصل میں کیا ہیں ؟

## ذیل کی عبارت کو اعراب لگاؤ

لمن هذه الناقة الفارهة ومن راكب عليها ؟ هل هو عمّك ؟ وايّة مرءة قائمة عند باب دارك ولماذا ؟ ومن عن يمينها ؟ هل هو ولدها الكبير ؟ كم لك من الناقات يا صالح وكم لك من البقرات ؟ كم شاة عندك يا حامد وكم بقرة ؟ هل ارسل محمود مكتوبا الى ابيه ؟ نعم يا سيّدى كم[1] مكتوب ارسل محمود الى ابيه لكن ما جاء جواب من عنده ۔

[1] کَمْ خبریّہ ہے۔



# اَلدَّرْسُ الرَّابِعُ عَشَرَ

## اَلْفِعْلُ

۱- فعل درحقیقت دو قسم کا ہوتا ہے ۔ ایک ماضی جس سے کام کا ہو چکنا معلوم ہوتا ہے : کَتَبَ (اُس نے لکھا) ۔ دوسرا مضارع جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کام ابتک پورا نہیں ہوا ہے بلکہ ہو رہا ہے یا ہوگا : یَکْتُبُ (وہ لکھتا ہے یا لکھے گا) ۔

بعض علمائے صرف امر حاضر (اُکْتُبْ = لکھ) کو فعل کی تیسری قسم مانتے ہیں ۔

۲- حروفِ اصلیّہ[1] فعل میں عموماً تین ہوتے ہیں : کَتَبَ (اُس نے لکھا) گو بعض فعلوں میں چار بھی ہوتے ہیں : تَرْجَمَ (اُس نے ترجمہ کیا) ۔

تنبیہ ۱- لفظ کے حروفِ اصلیّہ کو مادّہ کہتے ہیں ۔ فعلوں میں ماضی کا صیغۂ واحد مذکّر غائب ہی ایک ایسا لفظ ہے جس میں محض مادّے کے حروف رہتے ہیں ۔ یہاں تک کہ مصدر اور اس کے تمام مشتقّات کے حروفِ اصلیّہ کی شناخت صیغۂ مذکور ہی پر منحصر ہے اس سے اگر مصدری معنی بتلانے کے لئے اسی صیغے کو لکھیں تو مناسب ہوگا تاکہ طالب علم کو لفظ کے مادّے سے بھی واقفیت ہو جائے ۔ پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ کَتَبَ

[1] حروف اصلیہ اور حروف زوائد کا بیان سبق ۸ میں گذر چکا ہے ۔

کے معنی "لکھنا" اگرچہ دراصل اس کے معنی ہیں "اُس نے لکھا"۔ ہاں مصدری معنی بولنے کی ضرورت ہو تو مصدر ہی بولنا چاہیے: تَعَلَّمُوْا الْكِتَابَةَ وَالْقِرَاءَةَ (لکھنا اور پڑھنا سیکھو)۔ اَلْكِتَابَةُ كَتَبَ کا اور اَلْقِرَاءَةُ قَرَأَ کا مصدر ہے۔

**۳۔ سہ حرفی ماضی معروف صیغۂ واحد مذکر غائب فَعَلَ، فَعِلَ یا فَعُلَ کے وزن پر ہوتا ہے: ضَرَبَ (اُس نے مارا) سَمِعَ (اُس نے سُنا) كَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)۔ چنانچہ اس امر کی تفصیل سبق ۱۶ اور چار حرفی فعل کا بیان سبق ۲۵ (الف) میں ہوگا۔**

## اَلْفِعْلُ الْمَاضِي الْمَعْرُوْفُ

**۴۔ فعل ماضی کی گردان یعنی اس کے کُل صیغے حسب ذیل ہیں:۔**

| [illegible] | واحد | تثنیہ | جمع |
|---|---|---|---|
| غائب — مذکر | كَتَبَ (اُس ایک مرد نے لکھا) | كَتَبَا (اُن دو مردوں نے لکھا) | كَتَبُوْا (اُن بہت مردوں نے لکھا) |
| غائب — مؤنث | كَتَبَتْ (اُس ایک عورت نے لکھا) | كَتَبَتَا (اُن دو عورتوں نے لکھا) | كَتَبْنَ (اُن بہت عورتوں نے لکھا) |
| حاضر — مذکر | كَتَبْتَ (تو ایک مرد نے لکھا) | كَتَبْتُمَا (تم دو مردوں نے لکھا) | كَتَبْتُمْ (تم بہت مردوں نے لکھا) |
| حاضر — مؤنث | كَتَبْتِ (تو ایک عورت نے لکھا) | كَتَبْتُمَا (تم دو عورتوں نے لکھا) | كَتَبْتُنَّ (بہت عورتوں نے لکھا) |
| متکلم — مذکر | كَتَبْتُ (مَیں ایک مرد نے لکھا) | كَتَبْنَا (ہم دو مردوں نے لکھا) | كَتَبْنَا× (ہم بہت مردوں نے لکھا) |
| متکلم — مؤنث | كَتَبْتُ (مَیں ایک عورت نے لکھا) | كَتَبْنَا× (ہم دو عورتوں نے لکھا) | كَتَبْنَا× (ہم بہت عورتوں نے لکھا) |



تنبیہ ۲۔ کُل صیغے تو اٹھارہ[۱۸] ہیں لیکن گردان میں صرف چودہ[۱۴] صیغے پڑھے جاتے ہیں۔ کیوں کہ اتنے ہی صیغوں میں سب کے معنی نکل آتے ہیں۔ پھر ایک ہی لفظ کو بار بار دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ البتہ چودہ[۱۴] صیغوں میں بھی ایک لفظ كَتَبْتُمَا ۲ دو دفعہ آجاتا ہے۔ ضرورت تو اس کی بھی نہیں لیکن خاص مصلحت سے اِس کے دُہرانے کا رواج پڑ گیا ہے۔ جہاں ایسا نشان × ہے وہ صیغے نہیں پڑھے جاتے۔

تنبیہ ۳۔ فعل کے ہر صیغے میں فاعل کی ضمیر ہوتی ہے ان ضمیروں کو ضمائر مرفوعہ متصلہ کہتے ہیں۔

تنبیہ ۴۔ كَتَبَتْ (صیغۂ واحد مؤنث غائب) کو مابعد کے لفظ سے ملانا ہو تو آخر کی جزم نکال کر زیر پڑھیں: كَتَبَتِ الْمُعَلِّمَةُ الْمَكْتُوْبَ (اُستانی نے خط لکھا)۔ اور جن صیغوں کے آخر میں الف یا واو ہو تو مابعد سے ملانے کے وقت اُن کا تلفظ نہ کریں: اَلرَّجُلَانِ كَتَبَا الْمَكْتُوْبَ، اَلرِّجَالُ كَتَبُوا الْمَكْتُوْبَ۔

**۵۔ فَعِلَ اور فَعُلَ کے وزن کے افعال بھی مذکورہ گردان کے قیاس پر گردانے جائیں:۔**

شَرِبَ (اُس نے پیا)، شَرِبَا، شَرِبُوْا سے شَرِبْنَا تک

كَرُمَ (وہ بزرگ ہوا)، كَرُمَا، كَرُمُوْا سے كَرُمْنَا تک

۶- فَعَلَ، فَعِلَ اور فَعُلَ یہ اوزان ماضی معروف کے ہیں۔ ان سب کا مجہول فُعِلَ کے وزن پر آتا ہے: کَتَبَ سے کُتِبَ (وہ لکھا گیا)، شَرِبَ سے شُرِبَ (وہ پیا گیا)، کَرُمَ سے کُرِمَ (عزّت کیا گیا)۔

فعل مجہول کے ساتھ فاعل نہیں آتا بلکہ صرف مفعول آتا ہے۔ اُسی کو نائب الفاعل (فاعل کا قائم مقام) کہتے ہیں اور فاعل کی طرح اسی کو رفع دیتے ہیں: شُرِبَ اللَّبَنُ (دودھ پیا گیا)۔ اس جملہ میں یہ نہیں بتایا گیا کہ "پینے والا" (فاعل) کون ہے۔

۷- ماضی پر لفظ مَا[1] لگا دینے سے ماضی منفی ہو جاتا ہے: مَا کَتَبَ (اُس نے نہیں لکھا)، مَا شَرِبَ (اُس نے نہیں پیا)۔

۸- اکثر اوقات ماضی لفظ قَدْ یا لَقَدْ (بیشک) بڑھایا جاتا ہے جس سے تاکید کے معنی پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن ترجمے میں ہمیشہ اس کے معنی لینے کی ضرورت نہیں: قَدْ ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا (بیشک زید نے بکر کو مارا) یا (زید نے بکر کو مارا)۔

۹- پچھلے سبق میں تم نے پڑھا ہے کہ جس جملہ کا پہلا جزو فعل ہو وہ جملۂ فعلیہ ہے۔ جملۂ فعلیہ میں فعل کے بعد عمومًا فاعل آتا ہے جو حالت رفعی میں ہوتا ہے: جَلَسَ زَیْدٌ (زید بیٹھا) اور فعل متعدّی ہو تو تیسرا جزو مفعول ہوتا ہے جو حالت نصبی میں ہوا کرتا ہے (دیکھو سبق ۱۰): اَکَلَ زَیْدٌ خُبْزًا۔ ان کے سوا باقی سب متعلّقات کہلاتے ہیں جیسے مَعَ اللَّحْمِ (گوشت کے ساتھ)

[1] مانفیہ ہے۔



فِی الْبَیْتِ (گھر میں) اَلْیَوْمَ (آج) وغیرہ۔ کبھی مفعول کو فاعل پر بلکہ فعل پر بھی مقدّم کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح متعلّقات کو فاعل پر مفعول پر بلکہ فعل پر بھی مقدّم کر سکتے ہیں: اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ (آج میں نے کامل کر دیا تمھارے لئے تمھارا دین) اس جملہ میں اَلْیَوْمَ اور لَکُمْ متعلّقات ہیں۔ پہلا فعل پر دوسرا مفعول پر مقدّم ہے۔

۱۰- جملۂ فعلیہ میں فعل ہمیشہ واحد کا صیغہ رہے گا (خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع)۔ البتّہ فاعل مذکّر کے لئے مذکّر کا صیغہ آئے گا اور مؤنّث کے لئے مؤنّث کا صیغہ: کَتَبَ وَلَدٌ، کَتَبَ وَلَدَانِ، کَتَبَ اَوْلَادٌ، کَتَبَتِ ابْنَةٌ، کَتَبَتِ ابْنَتَانِ اور کَتَبَتْ بَنَاتٌ۔ مگر فاعل پہلے آئے تو فعل و فاعل کے صیغے یکساں ہوں گے۔ اس مسئلہ کی تفصیل دوسرا حصّہ سبق ۱۸ میں لکھی جائے گی۔

## سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۲

تنبیہ - ذیل کے سلسلۂ الفاظ میں ہر ایک فعل ماضی کے ساتھ اس کا مضارع بھی لکھ دیا گیا ہے۔

ہر ایک فعل ماضی کو گذری ہوئی گردان پر ایک بار گردان لیں تو اچھا ہوگا۔ پھر ہر ایک فعل کا ماضی مجہول بھی بنا لیں اور گردان کر لیں خصوصًا مدارس کے عزیز طلبہ ضرور اتنی تکلیف برداشت کر لیں۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَکَلَ (یَاْکُلُ) | کھانا | تَرَکَ (یَتْرُکُ) | چھوڑنا |
| بَعَثَ (یَبْعَثُ) | بھیجنا | خَرَجَ (یَخْرُجُ) | نکلنا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| دَخَلَ (يَدْخُلُ) | داخل ہونا | فَتَحَ (يَفْتَحُ) | فتح کرنا۔ کھولنا |
| طَلَبَ (يَطْلُبُ) | مانگنا۔ بلانا | فَرِحَ (يَفْرَحُ) | خوش ہونا |
| طَلَعَ (يَطْلُعُ) | طلوع ہونا | فَهِمَ (يَفْهَمُ) | سمجھنا |
| غَرَبَ (يَغْرُبُ) | غروب ہونا | قَتَلَ (يَقْتُلُ) | قتل کرنا |
| غَلَبَ (يَغْلِبُ) | غالب ہونا | نَجَحَ (يَنْجَحُ) | کامیاب ہونا |

| | | | |
|---|---|---|---|
| اَقْرَبُوْنَ | قریبی رشتہ دار | غُلَامٌ | لڑکا۔ غلام۔ خادم |
| اَلَّذِيْنَ | جو لوگ۔ وہ لوگ جو | فَرْحٌ (مصدر) | خوشی۔ خوش ہونا |
| اَلْاٰنَ | ابھی | فِئَةٌ | گروہ۔ جماعت |
| اِلَى الْاٰنِ | اب تک | قَوْلٌ (الف) | بات |
| تَمْرِيْضٌ | بیمار کی خدمت کرنا (نرسنگ) | كَاَنَّمَا | گویا کہ |
| جَنَّةٌ | باغ | كَمَا | جیسا کہ |
| جَمِيْعٌ | سب کے سب | لِاَنَّ | اس لئے کہ |
| زَرْعٌ (ب) | کھیتی | اَلْمُسْتَشْفٰى | شفاخانہ۔ ہسپتال |
| سَارِقٌ | چور | مَرِيْضٌ (ج: مَرْضٰى) | بیمار |
| شَهَادَةٌ | گواہی۔ سند | اِلَّا | مگر |
| طَعَامٌ | کھانا | فَ | تو۔ پھر۔ کیوں کہ |
| اَلْعَامُ | سال۔ سالِ رواں | جُزْءٌ | ٹکڑا۔ پارہ |



## مشق نمبر ۱۳ (الف)

| اَلْمَاضِي الْمَعْرُوْفُ[1] | اَلْمَاضِي الْمَجْهُوْلُ[2] |
|---|---|
| هُوَ (يا رَشِيْدٌ) قَرَءَ الْقُرْاٰنَ<br>قَرَءَ رَشِيْدٌ الْقُرْاٰنَ | هُوَ (يا الْقُرْاٰنُ) قُرِءَ<br>قُرِءَ الْقُرْاٰنُ |
| هُمَا (يا رَجُلَانِ) قَرَأَ كِتَابًا | هُمَا (يا رَجُلَانِ) طُلِبَا |
| هُمْ (يا الرِّجَالُ) قَرَءُوا الْقُرْاٰنَ | هُمْ (يا الرِّجَالُ) طُلِبُوْا |
| هِيَ (يا بِنْتٌ) كَتَبَتْ مَكْتُوْبًا | هِيَ (يا بِنْتٌ) طُلِبَتْ |
| هُمَا (يا بِنْتَانِ) كَتَبَتَا مَكْتُوْبَيْنِ | هُمَا (يا بِنْتَانِ) طُلِبَتَا |
| هُنَّ (يا الْبَنَاتُ) كَتَبْنَ مَكَاتِيْبَ | هُنَّ (يا الْبَنَاتُ) طُلِبْنَ |
| اَنْتَ اَكَلْتَ تُفَّاحًا | اَنْتَ بُعِثْتَ اِلَى لَاهُوْرَ |
| اَنْتُمَا اَكَلْتُمَا رُمَّانًا | اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلَى كَرَاتْشِيْ (کراچی) |
| اَنْتُمْ اَكَلْتُمْ بِطِّيْخًا | اَنْتُمْ بُعِثْتُمْ اِلَى مَكَّةَ |
| اَنْتِ طَلَبْتِ الْعِلْمَ | اَنْتِ بُعِثْتِ اِلَى الْمَدْرَسَةِ |
| اَنْتُمَا طَلَبْتُمَا الْعِلْمَ | اَنْتُمَا بُعِثْتُمَا اِلَى الْبَيْتِ |
| اَنْتُنَّ طَلَبْتُنَّ الْعِلْمَ | اَنْتُنَّ بُعِثْتُنَّ اِلَى الْمُسْتَشْفٰى |
| اَنَا شَرِبْتُ مَاءً | اَنَا بُعِثْتُ اِلَى دِلْهِيْ (دہلی) |
| نَحْنُ شَرِبْنَا لَبَنًا | نَحْنُ بُعِثْنَا اِلَى كَلْكَتَّة |

[1] فعل معروف وہ ہے جس کی نسبت فاعل کی طرف ہو

[2] مجہول وہ فعل ہے جس کی نسبت مفعول کی طرف ہو اس کے ساتھ فاعل کا ذکر ہی نہ ہو۔

## مشق نمبر ۱۳ (ب)

| سوال | جواب |
|---|---|
| (۱) یَا رَشِیْدُ اِهَلْ قَرَأْتَ الْقُرْاٰنَ ؟ | نَعَمْ یَا سَیِّدِیْ قَرَأْتُ جُزْءً ا مِنْهُ |
| (۲) هَلْ کَتَبْتَ الْمَکْتُوْبَ اِلٰی اَبِیْکَ ؟ | نَعَمْ کَتَبْتُ الْبَارِحَةَ |
| (۳) مَتٰی طَلَعَتِ الشَّمْسُ ؟ | مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ اِلَی الْاٰنَ |
| (۴) هَلْ غَرَبَ الْقَمَرُ ؟ | نَعَمْ غَرَبَ الْقَمَرُ قَبْلَ سَاعَةٍ |
| (۵) مَا ذَا اَکَلْتِ الْیَوْمَ یَا مَرْیَمُ ؟ | یَا سَیِّدِیْ اَکَلْتُ الْخُبْزَ مَعَ اللَّبَنِ |
| (۶) اِلٰی اَیْنَ بُعِثَ اَبُوْكِ ؟ | بُعِثَ اَبِیْ اِلٰی اِلٰهٰ اٰبَادْ |
| (۷) مَنْ دَخَلَ الدَّارَ ؟ | هِیَ اُمِّیْ دَخَلَتِ الدَّارَ |
| (۸) وَمَنْ خَرَجَ مِنْهَا ؟ | هُمَا اَخَوَایَ قَدْ خَرَجَا مِنَ الدَّارِ |
| (۹) مَنْ ضَرَبَ اَخَوَیْكِ[1] | ضَرَبَتْهُمَا اُمِّیْ |
| (۱۰) هَلْ فُتِحَ بَابُ الْمَدْرَسَةِ ؟ | لَا ـ مَا فُتِحَ اِلَی الْاٰنَ |
| (۱۱) لِمَ فَرِحَ مُحَمَّدٌ وَرَشِیْدٌ ؟ | لِاَنَّ هُمَا نَجَحَا فِی الْاِمْتِحَانِ |
| (۱۲) کَمْ وَلَدًا نَجَحَ فِی الْاِمْتِحَانِ السَّنَوِیِّ ؟ | نَجَحَ خَمْسُوْنَ وَلَدًا فِیْ هٰذَا الْعَامِ |
| (۱۳) هَلْ فَهِمْتُمْ قَوْلَنَا ؟ | مَا فَهِمْنَا قَوْلَکُمْ |
| (۱۴) لِمَ مَا فَهِمْتُمْ کَلَامِیْ ؟ | لِاَنَّ لِسَانَکُمْ هِنْدِیٌّ |
| (۱۵) لِمَ طُلِبْتَ فِی الدِّیْوَانِ ؟ | طُلِبْتُ لِلشَّهَادَةِ |
| (۱۶) لِمَ بُعِثْتِ اِلَی الْمُسْتَشْفٰی یَا اُخْتِیْ ؟ | بُعِثْتُ لِلتَّمْرِیْضِ (لِخِدْمَةِ الْمَرْضٰی) |

[1] اَخٌ کا تثنیہ اَخَوَانِ یا اَخَوَیْنِ۔



## مشق نمبر ۱۳ (ج)

### مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) کَمْ (خبریہ) مِنْ فِئَةٍ قَلِیْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً کَثِیْرَةً بِاِذْنِ اللّٰهِ (۲) مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا (۳) کَمْ (خبریہ) تَرَکُوْا مِنْ جَنّٰتٍ وَعُیُوْنٍ وَزُرُوْعٍ وَمَقَامٍ کَرِیْمٍ (شاندار مقامات) (۴) لِلرِّجَالِ نَصِیْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِیْبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالْاَقْرَبُوْنَ (۵) فَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ فَلَیْسَ مِنِّیْ (۶) فَشَرِبُوْا مِنْهُ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْهُمْ (۷) کُتِبَ (فرض کیا گیا) عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ (۸) وَاِذَا[1] الْمَوْءُدَةُ[2] سُئِلَتْ بِاَیِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ ؟

## عربی میں ترجمہ کرو

تنبیہ ۔ اُردو میں حرف استفہام چھوڑ بھی دیتے ہیں لیکن عربی میں نہیں چھوڑتے ۔

| سوال | جواب |
|---|---|
| (۱) حامد نے کھانا کھایا ؟ | نہیں اب تک اُس نے کھانا نہیں کھایا |
| (۲) تم (مذکر) نے پانی پیا ؟ | جی ہاں مَیں نے کھانا کھایا اور پانی پیا |
| (۳) تم نے آج کیا کھایا ؟ | مَیں نے روٹی اور گوشت کھایا |
| (۴) تیری بہن مدرسہ گئی ؟ | ہاں ایک گھنٹہ پیشتر وہ مدرسہ گئی |
| (۵) آفتاب کب طلوع ہوا ؟ | آفتاب ابھی طلوع ہوا |

[1] جب ۔ [2] زندہ دفنائی ہوئی (لڑکی)۔

| | |
|---|---|
| (۶) مسجد میں کون داخل ہوا؟ | وہ مدرسہ کے معلّمین ہیں |
| (۷) وہ کون گھر سے نکلا؟ | وہ میرا چھوٹا بھائی ہے |
| (۸) تم (مؤنّث) نے میری بات سمجھی؟ | ہم نے تمھاری بات نہیں سمجھی |
| (۹) تم (جمع مؤنّث) نے میری بات کیوں نہیں سمجھی؟ | اس لئے کہ تمھاری زبان عربی ہے |
| (۱۰) کیا کوئی شیر قتل کیا گیا اے خالد؟ | جی ہاں ایک بڑا شیر قتل کیا گیا |
| (۱۱) شیر کو کس نے مارا (قتل کیا)؟ | جناب! شیر کو مَیں نے مارا |
| (۱۲) تمھارا خادم کہاں بھیجا گیا؟ | وہ بازار بھیجا گیا |

# اَلدَّرْسُ الْخَامِسُ عَشَرَ

## اَلْفِعْلُ الْمُضَارِعُ

۱۔ جس فعل میں زمانہ حال و استقبال دونوں سمجھے جائیں وہ فعل مضارع ہے جیسے یَضْرِبُ (مارتا ہے یا مارے گا)۔

۲۔ ی، ت، ا اور ن علاماتِ مضارع ہیں۔ ماضی کے صیغۂ واحد مذکر غائب کا پہلا حرف ساکن کرکے مذکورہ چاروں علامتوں میں سے ایک لگانے اور آخر میں رفع ـُ دینے سے مضارع بن جاتا ہے: فَتَحَ سے یَفْتَحُ، تَفْتَحُ، اَفْتَحُ، نَفْتَحُ۔ مضارع کے کُل صیغے ذیل کی گردان سے سمجھ لو۔



## مضارع معروف کی گردان

| دائیں سے بائیں پڑھو | | واحد | تثنیہ | جمع |
|---|---|---|---|---|
| غائب | مذکّر | یَفْتَحُ (وہ کھولتا ہے یا کھولے گا) | یَفْتَحَانِ | یَفْتَحُوْنَ |
| | مؤنّث | تَفْتَحُ (وہ کھولتی ہے یا کھولے گی) | تَفْتَحَانِ | یَفْتَحْنَ |
| حاضر | مذکّر | تَفْتَحُ (تو کھولتا ہے یا کھولے گا) | تَفْتَحَانِ | تَفْتَحُوْنَ |
| | مؤنّث | تَفْتَحِیْنَ (تو کھولتی ہے یا کھولے گی) | تَفْتَحَانِ | تَفْتَحْنَ |
| متکلّم | مذکّر | اَفْتَحُ (مَیں کھولتا ہوں یا کھولوں گا) | نَفْتَحُ | نَفْتَحُ |
| | مؤنّث | اَفْتَحُ (مَیں کھولتی ہوں یا کھولوں گی) | نَفْتَحُ | نَفْتَحُ |

۳۔ ماضی کی طرح مضارع بھی تین وزن پر آتا ہے یَفْعَلُ، یَفْعِلُ اور یَفْعُلُ: فَتَحَ کا مضارع یَفْتَحُ، ضَرَبَ کا یَضْرِبُ اور کَرُمَ کا یَکْرُمُ ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل آئندہ حصہ دوم سبق ۱۶ میں لکھی جائے گی۔

تنبیہ ۱۔ تَفْتَحُ اور تَفْتَحَانِ گردان میں کئی جگہ آئے ہیں انھیں اچھی طرح سمجھ لو۔ عبارت میں موقع دیکھ کر معنیٰ کی تعیین کرلی جاتی ہے۔

تنبیہ ۲۔ ماضی کی گردان کی طرح مضارع کی گردان میں بھی چودہ ۱۴ ہی صیغے پڑھے اور یاد کئے جاتے ہیں۔

۴۔ مضارع معروف کو مجہول بنانا ہو تو علامتِ مضارع کو ضمّہ ـُ اور ماقبلِ آخر کو فتحہ ـَ دو: یَضْرِبُ سے یُضْرَبُ (وہ مارا جاتا

ہے یا مارا جائے گا)۔ يَفْتَحُ سے يُفْتَحُ، يَكْرُمُ سے يُكْرَمُ۔

۵۔ مضارع مُثْبَتْ کو مَنْفِي بنانے کے لئے اکثر لَا لگایا جاتا ہے کبھی مَا بھی لگا دیتے ہیں: لَا يَذْهَبُ (وہ نہیں جاتا ہے یا نہیں جائے گا)، مَا يَعْلَمُ (وہ نہیں جانتا یا نہیں جانے گا)۔

تنبیہ ۳۔ مضارع کو زمانہ مستقبل کے ساتھ مخصوص کرنا ہو تو سَ یا سَوْفَ (عنقریب) لگا دیں: سَيَفْتَحُ (وہ عنقریب کھولے گا) سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ (کچھ عرصہ سے تم جان لوگے)۔

۶۔ یہ تو جانتے ہو کہ مفعول کی جگہ ضمیریں بھی آتی ہیں۔ عربی میں اس کی دو۲ قسمیں ہیں: (۱) مُتَّصِل جو فعل سے مل کر آتی ہیں (۲) مُنْفَصِل جو علیحدہ مستقل ہوتی ہیں چونکہ مفعول حالتِ نصبي میں ہوتا ہے اس لئے مفعول کی ضمیریں ضمائر منصوبہ کہلاتی ہیں۔

۷۔ ضمائر منصوبہ متّصلہ کے الفاظ وہی ہیں جو ضمائر مجرورہ متّصلہ کے الفاظ ہیں (دیکھو سبق ۱۱) صرف واحد متکلم میں ـِي کی جگہ نِي لگانا پڑتا ہے:۔

ضَرَبَهٗ (اس نے اس کو مارا)، ضَرَبَهُمَا (اس نے ان دونوں کو مارا) سے ضَرَبَنِيْ ضَرَبَنَا تک يَضْرِبُهٗ (وہ اس کو مارتا ہے یا مارے گا) يَضْرِبُهُمَا سے يَضْرِبُنِيْ يَضْرِبُنَا تک۔

اسی طرح ہر فعل کے ہر صیغے کے ساتھ مذکورہ ضمیر ملا سکتے ہو۔ لیکن



فعل ماضی جمع مذکر مخاطب (= ضَرَبْتُمْ) کے ساتھ ملانا ہو تو ضَرَبْتُمُوْهُ (تم نے اس کو مارا) ضَرَبْتُمُوْهُمَا وغیرہ کہنا چاہیئے۔

۸۔ ضمائر منصوبہ منفصلہ کے الفاظ یہ ہیں:۔

اِيَّاهُ (اسی ایک مرد کو) اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُمْ، اِيَّاهَا، اِيَّاهُمَا، اِيَّاهُنَّ، اِيَّاكَ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُمْ، اِيَّاكِ، اِيَّاكُمَا، اِيَّاكُنَّ، اِيَّايَ، اِيَّانَا۔

کلام میں زیادہ زور اور حَصْر پیدا کرنے کے لئے زیادہ تر اِن ضمیروں کا استعمال ہوتا ہے خصوصًا جبکہ اُن کو فعل پر مقدّم کر دیں: اِيَّاكَ نَعْبُدُ (صرف تجھ ہی کو ہم پوجتے ہیں)۔

## سلسلۂ الفاظ نمبر ۱۳

تنبیہ۔ ماضی اور مضارع میں عین کلمہ کی حرکت کا خاص طور پر خیال رکھا کرو۔

| | | | |
|---|---|---|---|
| خَلَقَ (يَخْلُقُ) | پیدا کرنا | عَمِلَ (يَعْمَلُ) | کرنا۔ عمل کرنا |
| رَفَعَ (يَرْفَعُ) | اُٹھانا۔ بلند کرنا | فَطَرَ (يَفْطُرُ) | پیدا کرنا |
| سَئَلَ (يَسْئَلُ) | پوچھنا۔ سوال کرنا | فَعَلَ (يَفْعَلُ) | کرنا |
| ظَلَمَ (يَظْلِمُ) | ظلم کرنا | مَلَكَ (يَمْلِكُ) | مالک ہونا |
| عَبَدَ (يَعْبُدُ) | پوجنا۔ بندگی کرنا | نَظَرَ (يَنْظُرُ) | دیکھنا |
| اِبِلٌ (اسم جنس) | اُونٹ | اِنَّمَا | صرف۔ اور کچھ نہیں |
| اَهَمُّ | بہت توجّہ کے قابل۔ بہت ضروری | بَرِيْءٌ | بری۔ الگ |

| | | | |
|---|---|---|---|
| بَطْنٌ (ب) | پیٹ | مَسَاءً | شام کے وقت |
| جُزْءٌ | کسی چیز کا ایک ٹکڑا<br>قرآن کا پارہ | ضَرٌّ | نقصان |
| | | عَابِدٌ | پوجنے والا |
| جَرِيْدَةٌ (ج: جَرَائِدُ) | اخبار | قَهْوَةٌ | کافی |
| اَلْجَامِعُ<br>(یا اَلْمَسْجِدُ الْجَامِعُ) | جامع مسجد | مَعَاذَ اللهِ | خدا کی پناہ۔ خدا بچائے |
| | | اِيْ وَاللهِ (اس کا مختصر اِيْوَ) | ہاں خدا کی قسم |
| رَادِيُوْ | ریڈیو | | |
| اَمْسِ | کل (جو دن گذر گیا) | وَجَعٌ | درد |
| غَدًا | کل (جو دن آنے والا ہے) | يَتِيْمٌ (ج: يَتَامٰی) | جس بچے کا باپ گذر جائے |
| صَبَاحًا | صبح کے وقت | | |

## مشق نمبر ۱۴ (الف)

| | |
|---|---|
| (۱) هَلْ تَفْهَمُ اللِّسَانَ الْعَرَبِيَّ؟ | نَعَمْ اَفْهَمُهٗ قَلِيْلًا |
| (۲) مَنْ يَكْتُبُ هٰذَا الْكِتَابَ؟ | تَكْتُبُهٗ اُخْتِيْ مَرْيَمُ |
| (۳) مَا شَاءَ اللهُ! هِيَ تَكْتُبُ جَيِّدًا وَاَنْتَ لَا تَكْتُبُ؟ | يَا سَيِّدِيْ! اَنَا لَا اَكْتُبُ لِاَنَّ فِيْ يَدِيْ وَجَعٌ |
| (۴) اِلٰى اَيْنَ تَذْهَبُ يَا اَحْمَدُ؟ | اَنَا اَذْهَبُ اِلَى السُّوْقِ |
| (۵) مَتٰى تَرْجِعُ مِنَ السُّوْقِ؟ | سَاَرْجِعُ مِنْهَا فِيْ سَاعَةٍ وَاحِدَةٍ |



| | |
|---|---|
| (۶) يَا اَوْلَادُ! اَيَّ كِتَابٍ تَقْرَؤُوْنَ؟ | يَا سَيِّدَنَا نَقْرَاُ تَسْهِيْلَ الْاَدَبِ |
| (۷) هَلْ تَشْرَبُوْنَ الشَّايَ؟ | نَحْنُ لَا نَشْرَبُ الشَّايَ وَلَا الْقَهْوَةَ |
| (۸) هَلْ بُعِثْتُمْ اِلَى الْحَاكِمِ الْيَوْمَ؟ | لَا بَلْ نُبْعَثُ غَدًا بَعْدَ الظُّهْرِ |
| (۹) مَنْ طَلَبَكُمْ اِلٰى بَمْبَايْ؟ (بمبئی) | طَلَبَنَا اَبُوْنَا اِلٰى بَمْبَايْ |
| (۱۰) هَلْ تَعْلَمُوْنَ مَنْ خَلَقَكُمْ وَوَالِدَيْكُمْ؟ | اَللهُ خَلَقَنِيْ وَخَلَقَ وَالِدَيَّ |
| (۱۱) مَاذَا تَطْلُبِيْنَ مِنَّا يَا عَائِشَةُ؟ | اِنَّمَا اَطْلُبُ مِنْكُمْ كِتَابًا يَنْفَعُنِيْ |
| (۱۲) هَلْ رَاَيْتُمُوْنَا اَمْسِ فِي الْجَامِعِ؟ | لَا وَاللهِ مَا رَاَيْنَاكُمْ هُنَاكَ |
| (۱۳) هَلْ تَسْمَعُ اَخْبَارَ الْحَرْبِ فِي الرَّادِيُوْ؟ | اِيْ وَاللهِ اَسْمَعُ صَبَاحًا وَمَسَاءً |
| (۱۴) وَهَلْ تَقْرَاُ الْجَرَائِدَ؟ | كَيْفَ لَا اَقْرَؤُهَا وَهِيَ مِنْ اَهَمِّ الْاُمُوْرِ |
| (۱۵) مَاذَا تَعْلَمُ فِيْ هٰذِهِ الْحَرْبِ الْعَظِيْمَةِ؟ | مَعَاذَ اللهِ مِنْ شَرِّهَا۔ فَاِنَّهَا نَارُ اللهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ اَخَذَتِ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ |

## مشق نمبر ۱۴ (ب) مِنَ الْقُرْاٰنِ

(۱) وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ

(۲) لِيْ عَمَلِيْ وَلَكُمْ عَمَلُكُمْ وَاَنْتُمْ بَرِيْئُوْنَ مِمَّا اَعْمَلُ وَاَنَا بَرِيْءٌ مِمَّا تَعْمَلُوْنَ

(۳) اِنَّ اللهَ لَا يَظْلِمُ النَّاسَ شَيْئًا وَلٰكِنَّ النَّاسَ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ

(۴) قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِىْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا (۵) اَلَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْيَتَامٰى ظُلْمًا (ناجائز طور پر) اِنَّمَا يَاْكُلُوْنَ فِىْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا (۶) وَمَالِىَ[1] لَا اَعْبُدُ الَّذِىْ فَطَرَنِىْ؟ (۷) اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ؟ وَاِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ؟ (۸) قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَا اَعْبُدُ مَا[2] تَعْبُدُوْنَ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ - وَلَا اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ وَلَا اَنْتُمْ عَابِدُوْنَ مَا اَعْبُدُ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِىَ دِيْنِ [= دِيْنِىْ] (۹) لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ -

## عربی میں ترجمہ کرو

| سوال | جواب |
| --- | --- |
| (۱) تم مدرسہ میں کیا پڑھتے ہو؟ | جناب میں تسہیل الادب پڑھتا ہوں |
| (۲) تم میرے بھائی کو پہچانتے ہو؟ | جی ہاں! میں اس کو پہچانتا ہوں |
| (۳) آج باغ کا دروازہ کھولا جائے گا؟ | آج باغ کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا |
| (۴) دربان کہاں گیا؟ | میں نہیں جانتا وہ کہاں گیا |
| (۵) کیا تو آج تفریح کے لئے جائے گا | نہیں بھائی! میں آج مدرسہ جاؤں گا |
| (۶) محمود نے کھانا کھایا؟ | اب تک نہیں کھایا وہ اب کھائے گا |
| (۷) تم کس کی پوجا کرتے ہو؟ | ہم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پوجتے |
| (۸) تم ہم سے کیا مانگتے ہو؟ | ہم تو صرف ایک کتاب مانگتے ہیں |
| (۹) ہم سے کونسی کتاب طلب کرتے ہو؟ | ہم آپ سے کتاب سیرۃ النبیؐ طلب کرتے ہیں |
| (۱۰) کیا تم ہر روز[1] قرآن پڑھتے ہو؟ | ہم ہر روز اس میں سے ایک پارہ پڑھتے ہیں |

[1] یہاں مَا استفہامیہ ہے۔ مَالِیَ کے معنی ہوں گے "کیا ہے مجھے" یعنی مجھے کیا ہوا ہے کہ نہ عبادت کروں اس کی جس نے مجھے پیدا کیا ہے [2] مَا موصولہ ہے یعنی "جو" جس کو



## عربی میں ایک خط

اَنَا اَرْسَلْتُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا اِلٰى اَخِى الصَّغِيْرِ وَكَتَبْتُ فِيْهِ :-

اَيُّهَا الْاَخُ الْعَزِيْزُ - اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اَنْتُمْ جَمِيْعُكُمْ تَفْرَحُوْنَ فَرَحًا شَدِيْدًا لَمَّا[2] تَعْلَمُوْنَ اَنِّىْ قَرَاْتُ وَرُفَقَائِىْ الْجُزْءَ الْاَوَّلَ مِنْ كِتَابِ تَسْهِيْلِ الْاَدَبِ فِىْ مُدَّةٍ قَلِيْلَةٍ وَالْاٰنَ نَفْهَمُ قَلِيْلًا مِنْ لِسَانِ الْعَرَبِ وَلِهٰذَا اَكْتُبُ الْيَوْمَ مَكْتُوْبًا فِى الْعَرَبِىِّ - وَسَنَبْدَاُ[3] اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى بَعْدَ يَوْمَيْنِ الْجُزْءَ الثَّانِىَ مِنْ هٰذَا الْكِتَابِ -

يَا اَخِىْ ! لِمَ لَا تَقْرَءُ هٰذَا الْكِتَابَ ؟ فَاِنَّهٗ سَهْلٌ جِدًّا - لَيْسَ بِصَعْبٍ مِثْلَ الْكُتُبِ الرَّائِجَةِ[4] فِى الْمَدَارِسِ الْعَرَبِيَّةِ الْقَدِيْمَةِ - نَحْنُ قَرَءْنَاهُ فَوَجَدْنَاهُ سَهْلًا وَسَتَعْلَمُ اَنْتَ اِذَا بَدَءْتَ هٰذَا الْكِتَابَ اَنَّ الْعَرَبِىَّ لَيْسَ بِصَعْبٍ كَمَا[5] يَحْسَبُهُ الطَّالِبُوْنَ -

اَطْلُبُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى الْعَافِيَةَ وَالْعِلْمَ النَّافِعَ وَالْعَمَلَ الصَّالِحَ لِىْ وَلَكُمْ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ - اٰمِيْنَ - وَالسَّلَامُ

طَالِبُ خَيْرِكَ
عَبْدُ الرَّحْمٰن

[1] كُلَّ يَوْمٍ = ہر روز۔ [2] جب [3] بَدَءَ = شروع کرنا۔ [4] جو کتابیں رائج ہیں۔ [5] جیسا کہ خیال کرتے ہیں اس کو۔

# سوالات نمبر ۸

(۱) فعل کِسے کہتے ہیں اور کتنے قسم کا ہوتا ہے ؟

(۲) فعل میں عموماً حروف اصلیہ کتنے ہوتے ہیں ؟

(۳) لفظ کا مادّہ کِسے کہتے ہیں ؟

(۴) افعال مجرّد میں کونسا صیغہ محض مادّے کے حروف سے بنتا ہے ؟

(۵) افعال اور اسماء مشتقّہ اور مصادر میں حروف اصلیہّ کی شناخت کون سے صیغے سے کی جاتی ہے ؟

(۶) فعل ثلاثی کا ماضی کس وزن پر آتا ہے اور مضارع کے کیا اوزان ہیں ؟

(۷) ماضی اور مضارع کے درحقیقت کتنے صیغے ہوتے ہیں اور کتنے صیغے یاد کرنے کا رواج ہے اور کیوں ؟

(۸) عربی میں جملے کے اندر عام طور پر فعل کہاں رکھا جاتا ہے اور فاعل کہاں اور مفعول کہاں ؟

(۹) فاعل کی وحدت وجمع وتذکیر وتانیث سے فعل میں کیا تغیّر ہوگا ؟

(۱۰) فاعل اور مفعول کا اعراب کیا ہے ؟

(۱۱) ضَرَبَہٗ میں ہٗ کونسی ضمیر کہلاتی ہے ؟

(۱۲) اِیَّاكَ کیا لفظ ہے ؟

(۱۳) ماضی اور مضارع کو مجھول کِس طرح بنایا جائے اور منفی کِس طرح ؟

(۱۴) فعل مجھول جس اسم کی طرف منسوب ہو اسے کیا کہتے ہیں ؟

(۱۵) علاماتِ مضارع کیا ہیں ؟

(۱۶) تَکْتُبُ کے کیا کیا معنی ہوسکتے ہیں اور تَکْتُبَانِ کون کونسا صیغہ ہوسکتا ہے ؟

(۱۷) مضارع میں کون کونسا زمانہ پایا جاتا ہے ؟

(۱۸) سَ یا سَوْفَ لگانے سے مضارع پر کیا اثر ہوتا ہے ؟

قد تمّ الجزء الاوّل من کتاب تسھیل الادب فی لسان العرب فالحمدللّٰہ ویلیہ الجزء الثانی

الحمدللّٰہ "عربی کا معلّم" حصّۂ اوّل بعونہٖ تعالٰی ختم ہوا - اب دوسرا حصّہ سبق ۱۶ سے شروع ہوگا۔

## صرفی و نحوی اصطلاحات کے انگریزی مترادفات ـ تابع

## (INDEX OF GRAMMATICAL TERMS—CONTD.)

| English | اردو |
|---|---|
| Aorist | فعل مضارع |
| Intransitive Verb | فعل لازم |
| Transitive Verb | فعل متعدی |
| Active Verb | فعلِ معروف یا معلوم |
| Passive Verb | فعل مجھول |
| Imperative | امر |
| Prohibitive Imperative | نہی |
| Alphabet | حروف تہجی |
| Consonants | حروف صحیحہ |
| Vowels | حروف علت |
| Definite Article | حرف تعریف |
| Indefinite Article | حرف تنکیر |
| Prepositions | حروف جارہ |
| Exclamatory Particles | حروف ندا |
| Interrogative Particles | حروف استفہام |
| Conjunctions | حروف عطف |
| Compounds | مرکبات |
| Adjectival Construction | مرکب توصیفی |
| Possessive Construction | مرکب اضافی |
| Sentence | مرکب تام یا جملہ |
| Nominal Sentence | جملۂ اسمیہ |
| Varbal Sentence | جملۂ فعلیہ |

| English | اردو |
|---|---|
| Accusative Case | حالت مفعولی یا حالت نصبی |
| Genetive Case | حالت جری |
| Annexation | اضافت |
| That which is Annexed | مضاف |
| That to which is Annexed | مضاف الیہ |
| Adjective | صفت |
| Noun Qualified | موصوف |
| Case-Sign | اعراب |
| Infinitive Noun | مصدر |
| Forms or Measures | ابواب |
| Conjugation; Inflection | گردان ( تصریف ) |
| Mood | صیغہ |
| Subject | مبتدا |
| Predicate | خبر |
| Nominative; Agent | فاعل |
| Object | مفعول |
| First Person | متکلم |
| Second Person | مخاطب |
| Third Person | غائب |
| Past Tense | فعل ماضی |
| Present Tense | فعل حال |
| Future Tense | فعل مستقبل |